بلی کے خواب میں چھیچھڑے



تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Vist Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمد الك يا واهب العطيات على ما لوليتنا من نعمائك التامات ورزقتنا من الطيبات ونصلي ونسلم افضل الصلوات واكمل التسليمات على خير البريات المبعوث بالحجج والبينات وعلى اله وعترته الزكيته المنزهته عن الوسخات المطهرة عن سمات الدناسات

اما بعد : کتاب ہذا میں ان خوابوں کا بیان ہے جو کہ لوگوں نے خود گھڑے یا انہیں نیند میں دیکھا تو در حقیقت اس کی اپنی حالت بد (بری) نظر آئی جسے اس نے اپنے لئے بہتری سمجھی حالانکہ دراصل اسے اس کی بدحالی سے آگاہ کیا گیا لیکن وہ بجائے عبرت حاصل کرنے کے خود کو کچھ کا کچھ سمجھا اسی لئے اس کا نام ہے "بلی کے خواب میں چھیچھڑے" اس میں عوام کو تنبیہ ہے کہ ایسے بد حال لوگوں کے خوابوں سے یقین کریں کہ یہ لوگ راندہ درگاہ حق (بارگاہ حق سے رسوا ہونے والے) ہیں۔ خوابوں کو حق کی نشانی نہ سمجھیں بلکہ عبرت حاصل کریں۔

وما توفيقى الا بالله العلى العظيم وصلى الله على حبيبه الكريم وعلى اله واصحابه اجمعين

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

اِنکشافِ حقیقت!

سب کو معلوم ہے کہ خطّۂ ہند میں وہابیت پھر دیو بندیت مندرجہ ذیل صاحبان کی مرہونِ منّت رہے۔

اول: مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی بانی وہابیت فی الہند

دوم: مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند

سوم: مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، سرپرست دیو بند وقُطب دیو بند

چھارم: مولوی خلیل احمد صاحب اَنبیٹھوی صدر مدرسہ سہارنپور

پنجم: مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مجدّد و حکیم فرقہ دیو بندیہ

امام احمد رضا فاضل بریلوی قُدّس سرُّہ سے پہلے بھی ہزاروں عُلَماء مشائخ نے اسماعیل دہلوی اور وہابیت کی تَردیدیں کیں لیکن امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃاللہ علیہ کو اللہ کی طرف سے کچھ ایسی غیبی تائید تھی کہ اب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہابیت اور دیو بندیّت کا بیڑا غرق کیا ہے تو امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃاللہ علیہ نے اور یہ خیال کسی حد تک صحیح بھی ہے کہ مذکورہ بالا ائمہ وہابیت و دیو بندیت کے ساتھ قادیانیت کو امام احمد رضا فاضل بریلوی قُدّس سرُّہ نے عَرب و عَجم کے عُلَماء و مشائخ سے متعارف کرا کر ان تمام کو عَرب و عَجم میں رُسوا و ذلیل کیا۔ اب حق تو یہ تھا کہ ان میں سے جو بھی امام احمد رضا رحمۃاللہ علیہ کے زمانہ میں تھے۔ مُلّا رشید احمد گنگوہی و اشرفعلی تھانوی و خلیل احمد انبیٹھوی یہی صاحبان امام احمد رضا رحمۃاللہ علیہ کی تصانیف (جو سینکڑوں کی تعداد میں ان کے زمانہ میں چھپ کر منظر عام پر آگئیں) سے غلطیاں نکالتے اگر ان میں کوئی خامی (برائی) تھی تو عوام کو آگاہ کرتے حالانکہ امام احمد رضا نے ان کی زندگی کو موت سے بدل دیا تھا۔

اعلیٰ حضرت کی حَیات میں بھی مولوی اشرف علی تھانوی اور اس کے مُعتَقِدین صرف اپنی صفائی دیتے رہے۔ خود تھانوی نے اپنی صفائی میں کئی رسالے لکھے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے عَرب میں اعلیٰ حضرت کی تَردید (رد) کے بجائے اپنے مذہب کی صفائی لکھ ماری۔ اس کے بعد والے بیشمار فُضَلائے دیو بند کو

عِلمی ٹھیکیداری کے باوجود اعلیٰ حضرت قُدّس سرُّہ کی تَردید کی توفیق نہ ہوئی۔ مولوی حسین احمد کانگریسی نے بھی **الشھاب الثاقب** لکھی تو اعلی حضرت کو درجنوں گالیاں تودیں لیکن آپ کے علمی قلعہ کے نزدیک جانے سے خوفزدہ رہا بلکہ اس نے بھی **الشھاب الثاقب** میں اپنے مذہب کی صفائی پر اِکتِفا(بس) کیا اس طرح منظور اسمبلی وغیرہ کا حال رہا۔ چودھویں صدی کے اَواخِر (آخر) میں چند تَونگروں(دولت مندوں) نے اپنے اہلِ مذہب سے رسوائی سے بچنے کی خاطر اعلیٰحضرت کے خلاف قلم اٹھایا تو سوائے بہتان تراشیوں یا عبارت کی تَحریف (تبدیلی) کے بعد تَردید کا طوفان بپا کیا لیکن ناکام رہے۔ اس دوران فقیر کا یہ رسالہ "**بلی کے خواب چھیچھڑے**" فقیر نے تیار کیا اور بھی بکثرت رَسائل مذہب دیوبند میں فقیر کے قلم سے نکلے۔ اس صدی پندرھویں میں نئی چال چلے ہیں کہ اہلِ سُنَّت بریلوی عَقائد کا لباس پہن کر اعلیٰ حضرت کے مذہبی بندھ کو توڑنے کے درپے ہیں۔ ان میں طاہر القادری، گوہر شاہی، سیف الرحمن اور مولوی غلام رسول سعیدی وغیرہ وغیرہ نُمایاں ہیں۔ لیکن یہ اعلیٰ حضرت کی کرامات سمجھئے کہ ان کا اپنا شعر ان کے لئے بھی صادق آتا ہے کہ

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا[1]

وجہ تالیف:

1970ء میں مولوی عبدالکریم شاہ نامی ساکن ڈیرہ غازی خان نے ملکانی بنگلہ ضلع رحیم یار خان میں مُناظرہ کے لئے اہلِ سُنَّت بریلوی کو للکارا اور تاریخ کا تَعیُّن بھی خود کیا۔ یہ ملکانی بنگلہ فقیر کے آبائی گاؤں کے نزدیک ہے اس وقت فقیر بہاول پور ہجرت کرکے ایک مدرسہ دینی کی تعمیر اور تَعلیم وتَدریس میں مصروف ہے۔ رہا ملکانی بنگلہ کے اَحباب فقیر کے ہاں بہاولپور پہنچ کر صورتِ حال سنائی فقیر نے کہا تاریخ مُعَیَّن میں تم جلسہ میلاد شریف کا اعلان کردو۔ فقیر حاضر ہو جائے گا۔ چونکہ اس سے قبل مولوی عبدالستار تونسوی فقیر کے مُناظرہ سے بُری طرح ذلیل ہوا تھا اور یہ دیوبندی فرقہ کا مُناظرِ اَعظم سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے مولوی عبدالکریم شاہ فقیر کا نام سن کر میدان میں تو نہ آیا۔ لیکن حسبِ عادت بزدلی دکھائی کہ مسلکِ اہلِ سُنَّت کے خلاف ایک اِشتہار شائع کیا۔ اس میں امام احمد رضا خان بریلوی پر کیچڑ اُچھالا۔ فقیر نے مُختصر جواب لکھ کر دیوبندیوں کے خوابوں کا ذکر کیا ہے۔ تاکہ عوام اہلِ اسلام سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ جس پارٹی کے خوابوں کا یہ حال ہے ان کے خیالوں کا حال کتنا ہی برا ہو گا پھر ان کا کردار وگُفتار کیسی زَبُوں(ناکارہ) سے زَبُوں(ناکارہ) تر ہو گی۔

دیوبندی کے دَجل وفَریب(دھوکہ) کے نمونے

عبدالکریم شاہ کے اِشتہار میں ایک عُنوان ہے 'بریلویوں کے ڈھول کا پول اس سے چند خیانتیں اور دھوکے مع جوابات ملاحظہ ہوں۔

رضوی زادے پر کَنجری فدا:

ایک دن رضا علی نے کوچہ (گلی) سیتارام سے گزر کیا ایک ہِندوانی بازاری طوائِف نے آپ پر رنگ چھڑکا۔

جواب: اگر دھوکہ شاہ عبدالکریم عبارت میں خیانت نہ کرتا تو اس کا دھوکہ ظاہر ہو جاتا اس عبارت کے اگلے الفاظ یہ ہیں یہ کیفیت شارِع عام پر ایک جو شیلے مسلمان نے دیکھتے ہی بالا خانے(مکان کی اوپر کی منزل) پر جاکر تَشَدُّد کرنا چاہا مگر حضور(اعلی حضرت کے داداجان) نے اسے روکا اور فرمایا بھائی! اس نے مجھ پر رنگ ڈالا ہے خدا اسے رنگ دے گا یہ فرمانا تھا کہ وہ طوائِف بے تابانہ قوموں پر آکر گرپڑی معافی مانگی اور اسی وقت مشرَّف بہ اسلام ہوئی۔ حضرت نے اسی وقت اس نوجوان کے ساتھ عَقد(معاہدہ) کر دیا بتایئے اس میں کیا خرابی ہے؟ مسلمانوں سوچو دیوبندی خان کو اس بات کا دکھ ہوا کہ وہ ہندوانی طوائِف مسلمان

[1] (حدائق بخشش از اعلی حضرت احمد رضا خان ، 28/1، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی ، سن اشاعت 1433ھ/2012ء)

کیوں ہو گئی اگر یہ غلیظ مُلّاں پوری عبارت نقل کر دیتا تو اس کا فَریب(دھوکہ) ظاہر ہو جاتا۔[2]

حجروں کے مجرے:

دھوکے شاہ عبدالکریم نے"مجروں میں مجرے" کے عُنوان سے ایک اور بکواس ماری ہے۔لکھتا ہے: مذکور رضا علی خان نے ایک عزیز وارث علی خان کو کچھ رقم(پیسے)دی وہ شخص آزاد طَبَع(بے تعصب)تھا چنانچہ رقم لے کر کنجری کے پاس گیا دیکھا کہ وہاں مُجرے میں آپ کا عَصا(لاٹھی)اور چھتری رکھی ہے اسی طرح دوسرے اور تیسرے بالاخانے(مکان کی اوپر کی منزل)میں بھی چھتری اور عَصا(لاٹھی)موجود ہے۔

جواب: تَعجُّب(حیرت) ہے کہ دھوکہ شاہ نے اس کرامت اَفروز واقعہ کو بھَڑووں(بے شرموں) کی طرح مزے لے لے کر غلط رنگ میں پیش کیا ہے اور اصل عبارت کے الفاظ بھی بدل دیئے ہیں تا کہ بے ایمانی میں کَسر(کمی) نہ رہ جائے حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ جہاں بھی وہ نوجوان بری نیت سے گیا حضرت رضا علی صاحب علیہ الرحمۃ کی چھتری اور عَصا(لاٹھی) کو موجود پایا اور وہ زنا سے بچ گیا۔بتایئے اس میں کیا حُجروں میں مُجرے ہیں ؟ شاید مُلّاں جی کو رنج ہوا کہ وہ نوجوان مسلمان گناہ سے کیوں بچ گیا۔؟[3]

بانی بریلویت کی ضد اور شرارت:

دھوکہ شاہ لکھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃاللہ علیہ کی عمر(5۔6)سال تھی کہ کنجریوں کو دیکھ کر کُرتے کا دامن منہ پر ڈال کر ان کے سامنے ننگا ہو جاتا تھا۔استاد کے اصرار کے باوجود"الف ل"نہ کہا اور اسے استاد کہتا تھا کہ تو بندہ ہے یا جن۔

جواب: یہ مولوی عبدالکریم کی اپنی خَبیث(گندی)ذہنیت ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کو یہ لکھ رہا ہے کہ وہ کنجریوں کو دیکھ کر ننگا ہو جاتا تھا حالانکہ یہ صرف ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کمسِنی(کم عمری) میں(4۔5)سال کی عمر میں لمبا کرتا پہنے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے کہ اتفاقاً بازاری عورتیں اس طرف سے گزریں مگر اعلیٰ حضرت نے کمال شرم و حیا سے اپنے کُرتے کا دامن اٹھا کر آنکھوں پر ڈال لیا اور ان کو دیکھنا پسند نہ فرمایا۔ پھر کنجریوں نے اعتراض کیا کہ واہ تمہیں جو چیز چھپانے کی ہے وہ کھول رہے ہو اور آنکھیں چھپا رہے رہے ہو۔اعلیحضرت نے ایام کمسِنی میں جواب دیا کہ "ہاں پہلے نظر بہکتی ہے پھر نفس بہکتا ہے میں نے اس لئے آنکھوں پر کپڑا ڈال لیا کہ کچھ نظر ہی نہ آئے یہ واقعہ ہے مگر دھوکہ شاہ اپنے عِناد(بُغض) سے مجبور ہو کر غلط رنگ میں پیش کر رہا ہے اور رَتّی بھر شرم و حیا محسوس نہیں کرتا۔[4] نیز دھوکہ شاہ نے ایک واقعہ "الف ل"پڑھنے کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ واقعہ "الف ل" کا نہیں "ل۔الف"پڑھنے کا ہے مگر بے ایمانی ہر وقت دھوکہ شاہ کے ساتھ رہتی ہے۔رہا یہ کہ استاد کے بار بار کہنے پر اعلیٰ حضرت نے "لام الف"کیوں نہ پڑھا تو جواب اسی جگہ موجود ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا یہ تو پڑھ چکے ہیں۔"وہ تھانوی گنگوہی کی طرح کندذہن(کمزور زہن)تو تھے نہیں کہ ایک سبق بار بار پڑھتے رہتے اور یاد ہی نہ کرتے باقی رہا اعلیٰ حضرت کے استاد انہیں کہتے تھے کہ تم جن ہو تو وہ یوں ہے کہ جب اعلی حضرت کے استاد محترم آپ کو سبق دیتے تو آپ یاد کر کے سنا دیتے تو اس حیرت انگیز ذَہانت کو دیکھ کر ایک روز استاد صاحب فرمانے لگے "احمد میاں"تم یہ تو' کہو تو آدمی ہو یا جن مجھے پڑھانے میں دیر لگتی ہے تم کو یاد کرنے میں دیر نہیں

---

[2] (حیات اعلیٰ حضرت ۔ مولانا رضا علی خان ۔ پہلا واقعہ ۔38/1 ۔ مطبوعہ اکبر بک سیلرز ۔ سن اشاعت 2014ء)

[3] (حیات اعلیٰ حضرت ۔ مولانا رضا علی خان ۔ پہلا واقعہ ۔38/1 ۔ مطبوعہ اکبر بک سیلرز ۔ سن اشاعت 2014ء)

[4] (حیات اعلیٰ حضرت ۔ بچپن کے حالات ۔49/1 ۔ مطبوعہ اکبر بک سیلرز ۔ سن اشاعت 2014ء)

لگتی۔[5]””بتایئے ایسا کہنے میں کوئی خرابی ہے؟ دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی کے متعلق تمہارا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ ”وہ شخص ایک مقرَّب فرشتہ تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا“(ارواح)[6]

رضوی ڈھول زنان خانے میں:

بھگوڑے شاہ اور دھوکے شاہ نے لکھا ہے کہ ”احمد رضا اکثر زنان خانے میں رہتا تھا حتیٰ کہ خُطوط(خط) اور فتویٰ بھی لکھتا تھا۔

جواب: اگر بُغض و عناد سے دل جل نہ گیا ہو تو بتایئے اس پر کیا اعتراض ہے؟ اپنے گھر میں خُطوط ہر آدمی لکھتا ہے ہر مسلمان اپنے گھر میں زنان خانہ میں جہاں گھر کی عورتیں رہتی ہیں نماز بھی پڑھتا ہے قرآن عظیم کی تلاوت بھی کرتا ہے اس میں کیا خرابی ہے، کہیں دھوکہ شاہ نے یہ تو نہیں سمجھ لیا کہ دیوبندیوں کے زنان خانے میں خُطوط اور فتاویٰ لکھتے تھے۔

غَباوَت میں کمال:

دھوکہ شاہ بھگوڑے شاہ لکھتا ہے کہ ”جب احمد رضا چلتا تھا تو جوتے کی چاپ بھی سنائی نہ دیتی تھی اور غَباوَت(بیوقوفی) کا یہ عالم تھا کہ عینک آنکھوں سے چڑھا کر ماتھے پر رکھ دیتا مگر بعد میں اِدھر اُدھر تلاش شروع کر دیتا۔

جواب: بتایئے یہاں ایسی بدزبانی کا کون سا موقع تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت قُدِّس سرُّہٗ کا یہ عمل مبارک ا[7] َحادیث مبارکہ کے مطابق تھا(خدا کی زمین پر اکڑ کر مت چلو) سیدنا فاروق اَعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں چلتے تو پنجوں پر بار(بوجھ) ہوتا اور ایڑی زور سے نہ مارتے اس قسم کی متعدَّد(کثیر) روایات ملتی ہیں۔ مگر دھوکہ شاہ مغلوب الغضب ہو کر اعلیٰ حضرت قُدِّس سرُّہٖ پر چور کی چال قرار دے رہے ہیں اگر یہ چور کی چال ہے تو آپ موٹے موٹے بوٹ پہن کر پولیس والوں کی چال چل لیا کریں۔ باقی رہا عینک کو آنکھوں پر چڑھانا اور پھر خیال سے اتر جانا یاد نہ رہنا بتقاضائے بشریت ممکن ہے۔ اس میں کون سا ضروریات دین کا انکار ہے۔ بلکہ ایسی بھول پر تو اَحادیث مبارکہ میں بھولنے والے کو اجر و ثواب کی بَشارت(خوشخبری) دی گئی ہے۔ اعلیٰ حضرت کو اس عمل سے اجر و ثواب اور دھوکہ شاہ کو دنیا میں ذِلَّت اور آخرت میں عذاب۔

حقہ و پان: دھوکے شاہ مولوی عبدالکریم نے بے لگام ہو کر حُقّہ اور پان کا بھی مذاق اڑایا ہے۔

جواب: حالانکہ حُقّہ و پان کے حرام ہونے پر کسی بھی فرقہ کے کسی عالم نے فتویٰ نہیں دیا ہے خود بانی مدرسہ دیوبند محمد قاسم نانوتوی اپنے ہاتھ سے اپنے مہمانوں کو چِلَّم بھر کر حُقّہ پلاتے تھے،[8](سوانح قاسمی 368/1) دیوبندی مذہب قُطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ”حُقّہ پینا مُباح ہے۔“[9]

---

[5] (حیات اعلی حضرت، اعلیحضرت، تعلیم، 52/1، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، سن اشاعت 2014ء)

[6] (ارواح ثلاثه، قاسم نانوتوی کی حکایات، حکایت نمبر 242، 240/11، مطبوعہ کتب خانہ امداد الغرباء سہارنپور)

[7] (حیات اعلی حضرت، عادات واخلاق، پہلا واقعہ، 72/1، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، سن اشاعت 2014ء)

[8] (سوانح قاسمی، 468/1، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاهور، سن اشاعت 1373ھ)

[9] (فتاوی رشیدیه، حرمت وجواز کے مسائل، 562/1، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

سوال: حُقّہ پینا کیسا ھے۔ پان میں تمباکو کیسا ھے؟

جواب: حُقّہ پینا تمباکو (پان میں) کھانا درست ہے (فتوی رشیدیہ 263) انگریزی حکیم الامت نے اغلاط العوام 4 پر حُقّہ کے پانی کو پاک بتایا ہے۔[10] امام اہلِ سُنَّت اعلیٰ حضرت قُدِّس سرُّہٖ نے حُقّہ کے پانی سے مسئلہ اس وقت بتایا ہے جب دوسرا پانی اصلاً نہ ملے۔ حُقّہ کا پانی نَجِس نہیں خواہ رنگ ہو مزہ بدل جائے اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے یہ نہیں فرمایا ہر روز پانچ وقت حُقّہ کے پانی سے وضو کیا کرو۔[11]

ھندو کا احترام:

دھوکہ شاہ نے ابلیسی قیاس کے پیش نظر لکھا کہ احمد رضا گائے کا گوشت نہ کھاتا تھا۔ ہندوستان کو دار السلام قرار دیا تھا۔ ہندو کی دیوالی کی مٹھائی نصیبِ غازی سمجھتا تھا۔

جواب: مقامِ حیرت ہے کہ ہندوؤں کے پِٹُّھو (کارندہ) کانگریس کے ایجنٹ (Agent) حسین احمد مدنی کا چیلہ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی جیسے دو قومی نظریہ کے عَلَمبردار ہندو مسلم اتحاد کے دشمن کو ہندوؤں کے احترام کا الزام دے رہا ہے۔ سچ ہے بےحیا باش چه خواہی کن۔ (یعنی بے حیائی اختیار کرلو پھر جو چاہے کرو) گائے کا گوشت حلال ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے اپنی متعدَّد (کثیر) تصانیف میں تَصریح (وضاحت) فرمائی لیکن گائے کا گوشت کھانا فرض یا واجب نہیں۔ حضور اقدس ﷺ کا تناول فرمانا بھی ثابت نہیں۔ دھوکے شاہ مولوی عبدالکریم یا اس کے کسی ہَمنوا میں دَم خَم ہو تو ثابت کرے۔ اعلیٰ حضرت نے اس کو حرام قرار نہ دیا بلکہ حَیات اعلیٰ حضرت ص 91 پر گائے کا گوشت بھری پوریاں کھانا بھی ثابت ہے[12] اور ملفوظات (16/1) پر گائے کے گوشت کے متعلق ہے "وہ قطعاً حلال اور نہایت غریب پرور گوشت ہے[13]" اسی طرح ہندوستان کو دار السلام کہنا بھی باعثِ طعن والزام نہیں ہے اگر عبدالکریم جاہلِ اپنے اکابر کی کُتُب سے واقف ہوتا تو زبان درازی کرکے مذاق نہ اڑاتا کیونکہ دیوبندی حکیم الامت تھانوی نے تحذیر الاخوان (8-9-10-20-55) پر بار بار ہندوستان کو دار السلام تسلیم کیا ہے۔ ایک جگہ لکھتا ہے ترجیح (ہندوستان کے) دار السلام ہونے کی بھی دی جائے گی اس صورت میں بھی ہندوستان دار السلام ہوگا (تحذیر الاخوان 9)[14] باقی رہی ہندوؤں کی دیوالی کی مٹھائی تو اعلیٰ حضرت قُدِّس سرُّہٖ نے اس کو تَبرُّک قرار نہ دیا بلکہ فرمایا یہ سمجھ کرلے "مال موذی نصیب غازی ہے[15]" بتایئے اس میں کیا شرعی خرابی ہے لیکن ہم ثابت کرتے ہیں کہ ہندوں کی ہولی دیوالی کی مٹھائی اور کھانا تو خود دیوبندی چٹ کرتے رہے ہیں۔ مولوی گنگوہی سے کسی نے سوال کیا "ہندو تہوار ہولی دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیر یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟ جواب دیا درست ہے" (فتاوی رشیدیہ 274 از رشید گنگوہی)[16]

---

10)(اغلاط العوام فی باب الاحکام ، کتاب الطھارۃ ، مسئلہ 14 ، 26/1 ، مطبوعہ الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن ، انڈیا ، سن اشاعت ، 2021 ، ء)

11)(فتاوی رضویہ ، کتاب الطھارۃ ، باب المیاہ ، 320/2 ، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور) ، سن اشاعت ، 1412ھ/1991ء)

12)(حیات اعلی حضرت ، از ظفر الدین رضوی ، 91/1 ، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی پاکستان ، سن اشاعت 1930)

13)(ملفوظات اعلی حضرت ، گائے کا گوشت نقصان دہ ہے؟ ، 67/1 ، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی ، سن اشاعت 1430ھ/2009ء)

14)(تحذیر الاخوان عن الربو فی الھندستان ، 8/1 ، مطبوعہ کانپور)

15)(ملفوظات اعلی حضرت ، دیوالی کی مٹھائی ، 163/1 ، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی ، سن اشاعت 1430ھ/2009ء)

16)(فتاوی رشیدیہ ، حرمت وجواز کے مسائل ، ص575 ، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

ڈھول کی پیٹ پوجا:

دھوکے شاہ عبد الکریم نے توشہ جیلانی اور میلاد شریف کی شیرنی کا بھی مذاق اڑایا ہے اور لکھا ہے کہ میلاد کی شیرنی آنے پر آپ کھڑے ہو جاتے اور یا پلیٹ سلام علیک یا دیگ سلام علیک کہتے۔

جواب: دھوکے شاہ کی اس بیہودہ گفتار سے واقعی دیوبندی خوش ہوئے ہوں گے ان میں ایک مَسخرہ ایکٹر (Actor) بھی ہے۔ ہم اس کے جواب میں صرف اتنا کہتے ہیں کہ دھوکے شاہ عبد الکریم سوالا کھ مرتبہ لعنتہ الله علی الکاذبین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تا کہ شیخ نجدی اور دیو لعین دور ہو جھوٹ پر جھوٹ مارنا دیوبندی دَھرَم (مسلک) ہی کا طُرّہ اِمتیاز (باعثِ امتیاز) ہے ہم مُلّاں جی کو ہزار روپیہ اِنعام دیں گے اگر وہ یہ شعر یا مصرعہ یا پلیٹ سلام علیک اور یہ پوری عبارت اعلیٰ حضرت کی کسی کُتُب سے دکھادے۔ باقی رہا میدہ، گندم، سوجی، شکر، گھی، بادام، پستہ، کشمش، وغیرہ کا حلوہ اگر مُلّاں دھوکے شاہ جی کو پسند نہیں ہے اور یہ بدعت و حرام ہے تو پھر کوا۔ بکرے کے کپورے وغیرہ کھایا کرے کیونکہ دیوبندی مذہب کے قُطب مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ 926 پر زاغِ معروفہ مشہور کالا کو کھانا ثواب بتایا ہے[17] اور فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول 152 میں ہے کہ گائے کی اوجھڑی اور بکرے کے کپورے کھانے جائز ہیں[18] اور ارواح ثلٰثہ 271 زیر حکایت 224 ہے کہ جب بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی مرنے لگا تو کہنے لگا کہیں سے کڑی لا کر کھلاؤ یہ ہیں دیوبندیوں کی غذائیں۔[19] پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا۔

دھوکہ شاہ کی بے ایمانی اور دھوکے تو یہیں سے ثابت ہیں کہ جب حلوے کی دیگ پک جاتی ہے تو بغداد کی طرف منہ کر کے فاتحہ پڑھتے اور ہضم و ختم کر دیتے۔ یہ بہتان پڑھ کر قارئین سوچیں کہ کیا یہ لوگ بے شرمی اور بے حیائی کو اپنا کمال سمجھتے ہیں لیکن مجبور ہیں جب یہ نبی علیہ السلام پر بہتان تراشنے میں عار (عیب) نہیں سمجھتے تو اعلیٰ حضرت ان کے لئے کچھ بھی نہیں۔

وَصیّت اعلیحضرت:

دھوکے شاہ عبد الکریم نے وَصیّت کا عامیانہ (عوامی) انداز میں مذاق اڑایا ہے دودھ کا برف، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ، شامی کباب، پراٹھے، بالائی، فیرنی ارد کی پھریری، دال گوشت، بھری کچوریاں، سیب کا پانی، اناز کا پانی، سوڈے کی بوتل۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت کے جس وصایا شریف سے یہ وَصیّت نقل کی ہے اس میں یہ وضاحت موجود ہے کہ ان اشیاء (چیزوں) پر فاتحہ پڑھ کر فُقراء و مساکین کو دیں۔ اعلیٰ حضرت کو آخر وقت بھی غُرباء فُقراء کا خیال تھا اور پھر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ دیوبندی مُلّاؤں کی طرح گدا گر و بھکاری نہ تھے خود صاحبِ حیثیت تھے انہوں نے یہ فاتحہ کی وَصیّت اپنے خانوادہ کے اَفراد کو فرمائی بتایئے اس میں کیا شرعی قَباحَت (برائی) ہے؟ بالفرض سیدنا اعلیٰ حضرت خود ان اَشیاء کو تَناوُل فرمائیں تو پھر کیا خرابی اور کون سا شرعی جرم ہے[20]؟ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فرمایا کرتے ہے: ''اہلِ اللہ اگر عمدہ غذا کھاتے ہیں تو ان کو اس میں نُعماء۔۔۔ کا مشاہدہ ہوتا ہے''۔[21]

(الافاضات الیومیه 4/119)

---

[17] (فتاوی رشیدیه، حرمت وجواز کے مسائل، ص598، مطبوعه دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

[18] (فتاوی رشیدیه، حرمت وجواز کے مسائل، ص550، مطبوعه دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

[19] (ارواح ثلاثه، قاسم نانوتوی کی حکایات، حکایت نمبر 224، ص 226، مطبوعه امداد الغرباء شائع گردید)

[20] (حیات اعلی حضرت، از ظفر الدین رضوی، مکتوب وصایا، 750/3، مطبوعه مکتبه رضویه کراچی پاکستان، سن اشاعت 1930)

[21] (ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص)، 192/1، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه، سن اشاعت 1423ھ)

اور اعلیٰ حضرت کی عبارت میں یہ بھی ہے اَعرّاِسے اگر بطیّب خاطر ممکن ہو تو۔

گستاخی رضا 1:

دھوکے شاہ مولوی عبد الکریم ڈیروی نے لکھا احمد رضا نے لکھا ہے کہ انبیاء کی قُبور (قبروں) میں اَزواجِ مُطہرّات پیش کی جاتی ہیں۔[22]

جواب: یہ واقعہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا اپنا من گھڑت نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ انبیاء علیہم السلام پر دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں "سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی قُبورِ مُطہرّہ میں اَزواجِ مُطہرّات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ یہ واقعہ اعلیٰ حضرت نے علامہ امام زرقانی علیہ الرحمہ سے نقل فرمایا جو شرح زرقانی میں موجود ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ويضاجع ازواجه، يستمتع بهن أكمل من الدنيا[23] (شرح زرقانی 229/2)

ترجمہ: آپ ﷺ اپنی اَزواج سے شب باشی (صحبت) فرماتے اور دنیوی زندگی سے بڑھ کر ان ازواج سے مُتمتّع ہوتے ہیں۔

(نکتہ) یہ حوالہ دیکر دیوبندی اپنا اصلی عقیدہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) حضور ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے۔ (تقویۃ الایمان)[24]

حالانکہ اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے مزار میں حقیقی حیات سے زندہ ہیں۔

گستاخی نمبر 2:

مقیاس حنفیت سے ایک حوالہ دیا ہے کہ زوجین کے جُفت ہونے (صحبت کرتے) کے وقت حضور حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔

جواب: زوجین کے جُفت کے وقت اللہ تعالیٰ شہ رگ سے زیادہ قریب ہوتا ہے یا نہیں؟

قرآن عظیم میں ہے "نحن اقرب اليه من حبل الوريد" قرآن پاک میں ہی ہے "الله يعلم ما تحمل كل انثى و ما تغيض الارحام الخ" اور "والله يعلم ما في الارحام وتقلبك في الساجدين" بتایئے اَرحام کی حالت و نیت اور پیٹ میں بچوں کے بڑھنے کی حقیقت اللہ تعالی کے علم و مشاہدہ میں ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو یہ تنقیص (نُقص (عیب)) خداوندی ہے یا نہیں؟ کیا بول و براز (پاخانہ، پیشاب) پر سورج کی شُعاعیں پڑنے سے ناپاک ہو جاتی ہیں؟ اس کی مزید تحقیق فقیر کے رسالے "حاضر و ناظر" کا مطالعہ کیجئے۔[25]

ڈھول کی فطرت عورت سے محبت:

دھوکے شاہ عبد الکریم نے لکھا کہ: (الملفوظات صفحہ 6 صفحہ 7) صاحب مزار نے مرید کو کہا کہ وہ خوب صورت باندی حجرہ میں لے جاؤ اور اپنا کام پورا کرو۔

جواب: دھوکہ شاہ نے حوالہ نامکمل نقل کیا ہے عبارت اور اس کے مفہوم کا حُلیہ (چہرہ) بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ دوم یہ کہ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا اپنا کوئی واقعہ نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے۔ سیدی امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کا وہ اپنے شیخ طریقت سیدی احمد کبیر بدوی جی کے مزار اقدس پر حاضر تھے۔ ان کی

---

22 (ملفوظات اعلی حضرت، 362/3، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی، سن اشاعت 1430ھ/2009ء)

23 (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد السادس، ما ورد فی آی التنزيل، النوع الثالث: في وصفه تعالى له بالشهادة وشهادته له بالرسالة، 358/8، مطبوعه دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417ھ 1996ء)

24 (تقویۃ الایمان، فصل پنجم، اشراک فی العادات کی برائی کے بیان میں، 132/1، مطبوعہ مکتبہ خلیل لاہور، سن اشاعت 1999ء)

25 (مقیاس حنفیت، 288/1، مطبوعہ المقیاس پبلیشرز لاہور، سن اشاعت (18 مرتبہ 1426ھ)

نظر ایک تاجر لڑکی پر پڑی وہ آپ کو پسند آئی آپ کے پیر مرشد نے قبرِ مُطہَّر سے فرمایا تمہیں پسند ہے؟ عرض کی "جی ہاں" مرشد سے کوئی بات چھپانی نہیں چاہیئے۔ فرمایا اچھا ہم نے وہ کنیز تم کو ہِبہ کی" آپ خاموش ہیں سوچ رہے ہیں وہ لڑکی تاجر کی ہے حضور سیدی احمد فرماتے ہیں فوراً اس تاجر نے صاحب مزار کی نذر کی۔ بتایئے ہبہ کے بعد شرعی باندی یا کنیز سے مجامَعت (ہمبستری) میں کیا شرعی خرابی ہے [26]؟ حدیث شریف **صحیح بخاری** میں ہے کہ حضرت اُمُّ المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتی ہیں میں نے ایک کنیز آزاد کی جب حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا تم اپنے ماموں کو ہبہ کرتیں تو زیادہ ثواب ملتا۔[27] دھوکہ شاہ کو ہبہ اور شرعی باندی و کنیز کے مسائل بھی معلوم نہیں۔ دیوبندیوں میں جہالت کی وبا (بیماری) اس قدر عام ہے کہ ان کے بڑے بڑوں کو معلوم نہیں کہ یہ واقعہ **الابریز في مناقب عبد العزیز دباغ علیه الرحمه** میں موجود ہے۔ **الابریز** کو **جمال الاولیا4** مولوی اشرفعلی تھانوی نے مُعتبر مانا ہے بلکہ دیوبند میں اس کا اردو ترجمہ عام شائع کیا ہے۔[28]

گستاخی نمبر3:

نذور القبور کے سرے سے منکر ہیں "فقیر کی تصنیف" (**تحقیق الاکابر فی غذور المقابر**) پڑھ یئے اویسی "غفرلہ"

میاں بیوی کے وقت مرشد حاضر ہوتا ھے:

جواب: اول تو **ملفوظات** میں لفظ حاضر ناظر موجود نہیں۔ دوم یہ کہ یہ واقعہ سیدی حضرت احمد سجلماسی علیہ الرحمۃ اور ان کے پیر و مرشد غوثِ وقت سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ کا ہے اور (**الابریز شریف صفحه 21**) پر موجود ہے۔ **الابریز فی مناقب سیدی عبد العزیز** علامہ احمد بن مبارک کی تصنیف ہے "الابریز کو مولوی اشرفعلی تھانوی نے" (**جمال الاولیا** صفحہ **4**) پر مُعتبر مانا ہے۔

آخری حمله اور اس کا جواب:

سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قُدّس سرُّہ کی **احکام شریعت 246** سے ایک حوالہ بزعم خود (اپنے گمان دے) مُشت زنی کا نقل کرکے اپنا نامہ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کیا ہے۔ لکھتا ہے کہ میاں بیوی کا ایک دوسرے کی مشت زنی کرنا بنیت صالحہ موجِب (سبب) ثواب واجر ہے۔ حالانکہ سیدنا اعلیٰ حضرت قُدّس سرُّہ کی مذکورہ کتاب میں مُشت زَنی کا لفظ ہرگز ہرگز موجود نہیں۔ کوئی دیوبندی یہ حوالہ دکھاوے تو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مُلّاں دھوکے شاہ عبدالکریم یا کسی مائی کے لال میں دم ہے اور جرات ہے تو اس حوالہ میں مُشت زَنی کے الفاظ دکھائے ورنہ سوالاکھ مرتبہ **لعنته الله علی الکاذبین** پڑھ کر اپنے سینہ پر دم کرے تاکہ شیخ نجدی دور ہو۔

اصل مسئله احکام شریعت میں ھے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شوہر اپنی بی بی اور بی بی اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں اور اس کا چھونا کیسا ہے یعنی مرد اپنی عورت کو اور عورت اپنے شوہر کو چھو سکتی ہے یا نہیں **بینوا توجروا**۔

---

[26] (ملفوظات اعلیٰ حضرت، 361/3، مطبوعه مکتبة المدینه کراچی، سن اشاعت 1430ھ/2009ء)

[27] (الصحیح البخاری، کتاب الهبة، باب هبة المرأة لغیر زوجها وعتقها، إذا كان لها زوج فهو جائز، إذا لم تكن سفيهة، فإذا كانت سفيهة لم يجز، 158/3، الحديث 2592، مطبوعه دار طوق النجاة الطبعة: الأولى، 1422ھ)

[28] (جمال الاولیاء، مقدمة المصنف، 4/1، مطبوعه مکتبه اسلامیه بلال گنج لاهور، سن اشاعت، 1359ھ)

الجواب: زَن و شوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھونا مطلقاً جائز ہے۔ حتّٰی کے فرج وذکر (مرد و عورت کے شرمگاہوں) کو بہ نیت صالحہ موجِب ثواب و اجر ہے "کمانص علیه سیدنا الامام الاعظم رضی الله تعالی عنه" البتہ بحالتِ حیض ونفاس زیرِ ناف زن سے زانو تک چھونا منع ہے اور شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں۔ (تاریخ احکام شریعت صفحه 246)[29]

بتایئے اس میں مُشت زَنی کہاں ہے؟ بتایئے کہ زندگی میں عورت مرد کا ایک دوسرے کو چھونا منع و گناہ ہے تو پھر یہ لوگ پیدا کیسے ہو گئے؟

خواب اور گستاخی:

مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر قارئین بتائیں کہ امام الانبیاء ﷺ کی کھلی گستاخی ہے یا نہیں۔ خواب کا بہانہ ہے کیونکہ حضور ﷺ کے متعلق بیداری و خواب یکساں ہے جیسا کہ ہم آگے چل کر اس کی وضاحت کریں گے۔

حضور ﷺ کا پل صراط سے گرنا:

مولوی دیوبندی حسین بھچروی تلمیذ (شاگرد) رشید احمد گنگوہی اپنی تفسیر میں لکھتا ہے "ورائیت انه یسقط فامسکته واعصمته عن السقوط" میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ پل صراط سے گر رہے ہیں تو میں نے آپ کو بچا لیا۔[30] (بلغته الحیران مبشرات 8)

فائدہ: دیوبندی اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ خواب کا واقعہ ہے ہم کہتے ہیں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے خواب دیکھنے والے کی ایمانی تہی دَستی (مفلسی) کے ترجمان ہوتے ہیں۔

(فتح الباری 336/13) میں ہے:

---

[29] (احکام شریعت، حصه سوئم، مسئله 11، 245/1، مطبوعه نظامیه کتاب گھر، لاهور، 1436ھ/2015ء)

[30] (بلغة الحیران فی ربط آیات الفرقان از مولانا حسین علی، مبشرات، ص8، مولوی حسین احمد صاحب پبلشرز / حمایت اسلام پریس لاہور)

وإذا كان على غير صورته كان النقص من جهة الرائي لتخيله الصفة على غير ما هي عليه ويحتاج ما يراه في ذلك المنام إلى التعبير وعلى ذلك جرى علماء التعبير فقالوا إذا قال الجاهل رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فإنه يسأل عن صفته فإن وافق الصفة المروية وإلا فلا يقبل منه وأشاروا إلى ما إذا رآه على هيئة تخالف هيئته مع أن الصورة كما هي فقال أبو سعد أحمد بن محمد بن نصر من رأى نبيا على حاله وهيئته فذلك دليل على صلاح الرائي وكمال جاهه وظفره بمن عاداه ومن رآه متغير الحال عابسا مثلا فذاك دال على سوء حال الرائي ونحا الشيخ أبو محمد بن أبي جمرة إلى ما اختاره النووي فقال بعد أن حكى الخلاف ومنهم من قال إن الشيطان لا يتصور على صورته أصلا فمن رآه في صورة حسنة فذاك حسن في دين الرائي وإن كان في جارحة من جوارحه شين أو نقص فذاك خلل في الرائي من جهة الدين قال وهذا هو الحق وقد جرب ذلك فوجد على هذا الأسلوب وبه تحصل الفائدة الكبرى في رؤياه حتى يتبين للرائي هل عنده خلل أو لا لأنه صلى الله عليه وسلم نوراني مثل المرآة الصقيلة ما كان في الناظر إليها من حسن أو غيره تصور فيها وهي في ذاتها على أحسن حال لا نقص فيها ولا شين و [31]

یعنی: جب کوئی شخص خواب میں حضور ﷺ کو اپنی اصلی حالت پر نہ دیکھے تو دیکھنے والے میں کوئی نُقص (عیب) ضرور ہے۔ جس نے انہیں اچھی صورت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے دین کی خوبی ہے۔ اگر حضور ﷺ کے کسی عضو مبارک میں کوئی نُقص (عیب) دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے دین کا خَلل ہے۔ کہا کہ یہی حق ہے کئی بار اس کا تجربہ کیا گیا۔ بالکل ٹھیک ہے اور اس میں خوابوں کے بارے میں فائدہ کبریٰ حاصل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ دیکھنے والے کو اپنا خلل غیر خلل معلوم ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ صاف و شفاف آئینہ کی طرح نورانی ہیں۔ ناظر کے حُسن و قبیح (اچھائی و برائی) کی تصویر اس میں کھینچ جاتی ہے۔ اور وہ اپنے حال پر رہتا ہے۔ نتیجہ نکلا کہ خود مولوی میں کوئی خامی (عیب) ہے جو دنیا میں عذاب میں مبتلا ہوتا۔ حضور ﷺ کے صدقے محفوظ رہا۔

اشرفعلی رسول اللہ (معاذ اللہ)

تھانوی کا مرید لکھتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں یعنی ''لاالہ الا اللہ اشر فعلی تھانوی رسول اللہ'' اتنے میں دل میں خیال پیدا ہوا کہ تجھے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے۔ لیکن زبان سے بے ساختہ (بلااختیار) بجائے رسول اللہ کے نام اشرفعلی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (یعنی اشرفعلی تھانوی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص (حضور) کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رِقّت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ وہ اثر ناطقی بدستور تھا لیکن حالت بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر

[31] (فتح الباري شرح صحيح بخاري لابن حجر، كتاب التعبير، باب من رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام. 387/12. الناشر: دار المعرفة بيروت، 1379ھ)

دوسری کَروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تَدارُک (ازالہ) میں (رسول اللہ ﷺ پر) درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں (اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشر فعلی تھانوی) حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رِقَّت رہی خوب رویا اور بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔ (رسالہ الامداد، 35)[32]

تھانوی کا جواب:

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ **بعونہ تعالی** (مدد خدا کے ساتھ) مُتَّبِع سُنَّت ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ:

(1) مرید کا خواب اور پیر کا جواب قارئین کرام نے ملاحظہ فرمالیا غور فرمایئے کہ کسی مومن سے سوتے جاگتے کبھی کلمہ شریف میں ایسی غلطی یا بھول نہیں ہوتی کہ وہ **محمد رسول اللہ** ﷺ کی جگہ اور کا نام تو کیا بلکہ اس کا وہم بھی نہیں ہو سکتا تو جس کے منہ سے خواب باوجود علم اور کوشش کے صحیح کلمہ شریف نہ نکلا موت کے وقت اس کا کیا حال ہوگا؟ کیونکہ نیند موت کی مانند ہے[33] یہ بھی اَحادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ موت کے وقت شیطان مرنے والے کے سامنے آتا ہے اور کلمہ شریف میں اپنے نام کا اشارہ کرتا ہے اور اس خواب میں مولوی تھانوی اس کے سامنے ہے اور وہ پھر بھی کلمہ شریف میں اس کا نام لے رہا ہے (اللہ تعالی کی پناہ) اور پھر وہ خواب سے بیدار ہو کر بیداری میں جانتے ہوئے بھی اس کے تَدارُک (ازالہ) کے خیال سے درود شریف پڑھتا ہے تو بھی اس کی زبان سے حضور اکرم نور مجسم ﷺ کا نام مبارک نہیں نکلتا بلکہ **نَبِیُّنَا** کہہ کر وہ اشرفعلی کا نام لیتا ہے اور بہانہ یہ کرتا ہے کہ میں بے اختیار ہوں مجبور ہوں اندازہ کیجئے کہ اس مرید پر کس قدر غلط اثر ہو گیا اور اس کا دل کتنا تاریک (اندھیر) ہو گیا تھا۔ کہ وہ بیداری میں بھی جانتے ہوئے کفر کا اِرتکاب (جرم) کر رہا ہے کیونکہ کسی غیر نبی اور غیر رسول کو نبی اور رسول کہنا صریح (واضح) کفر ہے اور اس کفر پر وہ بے اختیار اور مجبور ہو گیا اور پھر یہ کس قدر لرزا دینے والی بات ہے کہ مرید کو یہ احساس بھی ہے کہ وہ غلطی پر ہے اگرچہ بے اختیاری کا بہانہ کرتا ہے مگر پیر اس کو اور پختہ اور مستحکم کرتا ہے کہ اس واقعہ میں تسلی تھی جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اطمینان رکھو گھبرانے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی مرید کے دل میں جو خطرہ تھا اس کو دور نہیں کیا بلکہ خوب جمادیا اور پھر اس کو رسالہ میں شائع کر دیا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ اس کو لکھتا کہ توبہ واِستغفار کرو یہ کفریہ کلمہ تمہاری زبان سے شیطانی اثر کی وجہ سے جاری ہوا ہے مجھے اس سے بہت تکلیف ہو گی (خبردار) ویسی بات پھر نہ ہونے پائے۔

(2) ہم نے اہلِ اللہ کے حالات پڑھے اور سنے ہیں کہ جب مرید سے کوئی غلطی سرزد ہونے لگتی ہے جس سے اس کے ایمان کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے تو کامل پیر روحانی تَصَرُّف کر کے اس کو ہلاکت ایمان سے بچا لیتا ہے اور یہاں یہ حالت ہوئی کہ پیر کے آنے سے پہلے تو وہ خواب میں بھی کفر کلمہ کہہ رہا تھا اور پیر کے آنے کے بعد وہ بیداری میں بھی کلمہ کفر کہنے لگ گیا اور پھر اس کا سارا دن ایسے ہی کچھ خیال میں گزرتا ہے۔

---

[32] (الامداد، 35/3، مطبوعہ مطبع امداد المطابع، سن اشاعت صفر المظفر 1336ھ)

[33] (مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب صفۃ الجنۃ واھلھا، الفصل الثالث، 1573/3، الحدیث 5654، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، الطبعۃ الثالثۃ 1985ء)

عذرِ گناہ بدتر از گناہ:

بعض بیوقوف اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ خواب میں ہوا میں کہتا ہوں کے بعد بیداری پر بھی یہی کلمہ کہہ رہا تھا اور یہی ہمارے نزدیک قابلِ گرفت ہے مثلاً ایک شخص خواب میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور اس کو اس بات کا علم ہے کہ طلاق دینا برا ہے بیدار ہونے کے بعد اس کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس سے غلطی نہ ہو جائے بایں خیال وہ بیٹھ جاتا ہے اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر وہ چاہتا ہے کہ اس غلطی کے تَدارُک (ازالہ) میں وہ بیوی سے محبت کی باتیں کرے لیکن پھر بھی یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو طلاق دی میں نے اس کو طلاق دی حالانکہ اب وہ بیدار ہے خواب میں نہیں ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان قابو میں نہیں تو کیا اس شخص کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی اور ضرور ہوگی تو عجیب بات ہے کہ طلاق واقع ہونے میں تو یہ عذر قبول نہ ہوا اور مولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا نبی اور رسول اللہ کہنے میں عذر قبول ہو جائے۔

(3) عام مسائل کے برعکس رسول اللہ ﷺ کا معاملہ بڑا نازک ہے۔

با مصطفی ہوشیار باش:

علمائے کرام نے تَصرِیح (وضاحت) فرمائی ہے کہ کلمہ کفر میں اور حضور علیہ السلام کی شان مبارک میں گستاخی کے معاملہ میں کسی کی نادانی وجہالت اور زبان کا بہکنا اور بے قابو ہو جانا کسی قَلَق (بیقراری) اور نشہ کی وجہ سے لاچار و مُضطر (پریشان) ہو جانا قلتِ نگہداشت (دیکھ بھال) یا بے پرواہی اور بے کسی یانیت اور اِرادہ گستاخی نہ ہونا وغیرہ کے اَعذار (عذر) قبول نہیں ایسا شخص کافر اور گستاخ قرار دیا جائے (شفا شریف)[34]

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

کہ نفس گم کردہ آید جنید و بایزیدا ینجا

تھانوی انبیاء علیہم السلام کے برابر (معاذاللہ)

تھانوی کے مرید نے پرچہ پیش کیا اس میں لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ کو نبیوں اور صحابہ کرام کے برابر سمجھتا ہوں۔[35]

(مزید المجید تھانوی 18 اشرف المعمولات 5)

نوٹ: اس مضمون کو سابق مضمون سے ملا کر نتیجہ نکالئے۔

دیوبندی حضرات نے اس واقعہ مرید اور پیر کے جواب کو صحیح اور درست ثابت کرنے میں بہت سے صفحات سیاہ کر دیے ہیں لیکن اس کو غلطی تسلیم نہیں کیا۔ چنانچہ "سیف یمانی"[36] میں منظور نعمانی نے بڑا زور لگایا ہے کہ یہ عبارت صحیح ہے اس کا تفصیلی جواب فقیر کی کتاب "والخبطی فی کلمہ چشتی" میں ہے۔

---

[34] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى، مسرد الفصول والأبواب والعناوين الجانبية، القسم الرابع، الفصل الرابع، حكم من فعل ذلك دون قصد أو اعتقاد، 672/2، مطبوعه دار الفيحاء – عمان الطبعة: الثانية 1407 ھ)

[35] (ملفوظات حكيم الامت (لعنتى شخص)، 133/15، مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه، سن اشاعت 1423ھ)

(مزيد المجيد، الهادي بابت ربيع الثاني 1320ھ، ص32، رساله الهادي دهلي)

[36] (سيف يمانى، 41/1، مطبوعه المشرق للنشر والتوزيع اردو بازار لاهور)

تھانوی کا نکاح حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (معاذاللہ)

ایک مرد صالح کو مَکشُوف (ظاہر) ہوا کہ اَحقر اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا (اشرف علی) کا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا کہ کَمسِن (کم عمر) عورت ہاتھ آئے گی اس مُناسبت سے میں حضور ﷺ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضور ﷺ کا سن شریف اس سے زیادہ تھا اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔[37]

(رسالہ الامداد، ماہ صفر ۱۳۳۵ھ الخطوب المذیبہ)

فوائد:

(01) ٹھنڈے دل سے اور غیر جانبدار ہو کر سوچئے کہ یہ کتنی بڑی توہین اور گستاخی ہے اہلِ بیت کرام نبوت اُمُّ المومنین محبوبہ سید المرسلین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پر نثار۔

(02) کوئی جاہل سے جاہل اور بے غیرت سے بے غیرت آدمی تمام مومنوں کی ماں کے گھر تشریف لانے کو ماں کو اپنے نکاح میں لینے سے تعبیر نہیں کر سکتا۔

(03) اس ذہن کی ذہنیت کا بھی اندازہ کر لیجئے کہ پچاس برس سے زائد عمر میں بھی معاً کس طرف ذہن منتقل ہوا۔

سیدہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا تھانوی کی نوکرانی کی طرح: (معاذاللہ):

گھر کی خدمت کرنے والی: شفیق احمد خادم حضور عالی خواب لکھتا ہوں جس کا حضور عالی سے وعدہ کر آیا تھا۔ اَحقر (حقیر) نے خواب میں دیکھا کہ ماہ مبارک رمضان شریف ہے اور عشاء کا وقت ہے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور عالی کے در دولت میں تشریف فرماہیں تراویح میں حضور انور کا قرآن پاک سننے کا اِرادہ رکھتے ہوئے حضور کے در دولت میں صفوف کے بچھانے اور پردے ڈلوانے کے اہتمام میں رہی ہیں اس کے بعد اَحقر (حقیر) کی آنکھ کھل گئی[38]

فوائد:

(01) پہلا کشف تو یہ تھا کہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (معاذ اللہ) تھانوی کے گھر آنیوالی ہیں لیکن اس خادم صاحب کے خواب نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر پہنچا دیا۔ نہ معلوم اس کو کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ اُمُّ المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اس لئے کہ خواب میں تو کوئی ایسا اشارہ بھی نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو۔

(02) یہ بھی عجیب بات ہے کہ حضور ﷺ نے مائی صاحبہ کو ایسی جگہ تنہا کیسے بھیج دیا جہاں صفوف اور پردے کا بھی انتظام نہ تھا کہ مائی صاحبہ کو خود پھر کر یہ اہتمام کرنا پڑا۔

(03) سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے جو اس خواب کے جھوٹ پر دلالت کرتی ہے کہ کیا تھانوی نماز تراویح اپنے در دولت پر پڑھا کرتے تھے یا مسجد میں۔

---

[37] (الامداد، 35/3، مطبوعہ مطبع امداد المطابع، سن اشاعت صفر المظفر 1335ھ)

[38] (اصدق الرویا، النور بباتہ ذوالقعدۃ، حصہ دوئم، 50/2، غیر مطبوعہ)

(04) یہ بھی ثابت ہوا کہ خادم نے یہ بھی خواب پہلے تھانوی کو خود سنایا اور پھر تھانوی نے اس سے وعدہ لیا کہ اس کو لکھ کر بھیجنا۔ چنانچہ اس نے وعدہ کے مطابق لکھ کر بھیج دیا تھانوی نے اسے شائع کر دیا کیا یہ تحقیق ہی نہیں کی کہ ایسا خواب سچا بھی ہو سکتا ہے یا نہیں ان کو تحقیق سے کیا ان کو اپنی تعریف سے مطلب تھا اگرچہ مائی صاحبہ کی توہین لازم آجائے۔

حضور ﷺ نے علمائے دیوبند سے اردو سیکھی (معاذاللّٰہ)

ایک صالح حضور ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرّف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگیا آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحان اللہ اس سے مرتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔(براہین قاطعہ 26)[39]

فوائد:

(01) اس عبارت کا صاف اور واضح مفہوم یہی ہے کہ پہلے تو ہمیں اردو زبان نہیں آتی تھی جب سے مدرسہ دیوبند کے مولویوں سے ہمارا معاملہ کا تعلق ہوا ہمیں یہ زبان آگئی یعنی ان سے سیکھ لی۔

(02) اس من گھڑت خواب کو مدرسہ دیوبند کی سند بنایا کہ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا نا معلوم دیوبند کے مولوی روضہ انور پر حضور ﷺ ہم کو پڑھاتے رہے یا حضور ﷺ دیوبند کے مدرسہ میں تشریف لا کر ان سے اردو سیکھتے رہے(اس پر مزید تبصرہ آئیگا ان شاءاللہ)

(معاذاللّٰہ حضور ﷺ دیوبندیوں کے باورچی)

ایک دن اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج (بڑے بھائی کی بیوی) آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب۔۔۔رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اٹھ تو اس قابل نہیں کہ حاجی امداد کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔اس کے مہمان عُلَماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔(تذکرہ الرشید 64/1 شمائم امدایہ تھانوی 26)[40]

فوائد: اس خواب کو لکھنے اور شائع کرنے کا مقصد کیا ہے یہی عُلَماء دیوبند کا مقام اتنا بلند ہے کہ وہ خاتون اس قابل نہیں تھی کہ دیوبند کے مولویوں کا کھانا پکائے بلکہ ان کا کھانا پکانے کے قابل حضور ﷺ ہیں اس طرح سے حضور ﷺ کو باورچی بنا دیا(معاذ اللہ)

حضور ﷺ اشرف علی کی شکل میں (معاذاللّٰہ)

مولوی نذیر احمد کیرالوی اپنا خواب بیان کرتا ہے حضور آقائے نامدار ﷺ کو خواب میں اشرف علی کی شکل میں دیکھا اور حضور سیاہ اچکن بٹنوں والی زیبِ تن فرما ہوئے تھے جیسا کہ اشرف علی تھانوی کا ہے سیاہ اچکن پہنتے ہیں۔(اصدق الرویا 25/2)[41]

(**ایضاً**) جناب آج چند روز ہوئے کہ اس خاکسار نے جناب اقدس رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی کہ آپ ایک نہر کے کنارے جا رہے ہیں مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جناب کی صورت کے مشابہہ (ملتے جلتے) ہیں(اصدق الرؤیا 10/2)[42]

---

[39](سیف یمانی بحوالہ براہین قاطعہ 26، 20/1، مطبوعہ المشرق للنشر والتوزیع اردو بازار لاہور)

[40](تذکرۃ الرشید،سلوک و تحصیل طریقت، 46/1، ناشر :ناظم کتب خانہ یحیوی متصل مظاہر علوم، سہارنپور، 1987ء)

[41](اصدق الرویا، النور بباتہ ماہ ذوالحجہ، 1355ھ حصہ دوئم، 2/2، غیر مطبوعہ)

[42](اصدق الرویا، النور بباتھماہ صفر المظفر، 1355ھ، حصہ دوئم، 10/2، غیر مطبوعہ)

(ایضاً) مبارکپور میں جب میں تھا تو میں نے حضور کو آپ کی صورت میں دیکھا فقط زیارت ہوئی کوئی بات چیت کی دولت نصیب نہیں ہوئی۔

(اصدق الرؤیا25/2)

(ایضاً) ملا جیون طالب علم مدرسہ **امداد العلوم** تھانہ بھون نے تین خواب دیکھے اور وہ کہتا ہے تینوں خواب میں میں نے حضور اکرم ﷺ کو آپ کی شکل میں دیکھا اور پھر آدمیوں سے کہتا تھا کہ حضور ﷺ ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔(اصدق الرؤیا25/2)[43]

(ایضاً) اس خواب سے پہلے تین مرتبہ خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ ہمارے مولانا اشرف علی تھانوی کی شکل میں حضور ﷺ نظر آئے۔ میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضور ﷺ بولے نہیں۔(اصدق الرؤیا 37)[44]

مدینہ پاک تھانہ بھون ھے:

جیسا کہ مدینہ شریف میں (جیسا ویسا نہیں رہ سکتا) رہ کر میل کچیل والا نہیں رہ سکتا۔ اللہ کا شکر ہے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ایسا ویسا نہیں رہ سکتا۔(الافاضات الیومیہ ، صفحہ27)

فائدہ: حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ ہجرت کر گئے تھے اب تھانہ بھون صرف تھانوی کے لئے رہ گیا تھا پھر اس جملے کو مذکورہ بالا اور آنے والے خوابوں سے ملا کر نتیجہ نکالئے۔(ورنہ اویسی غفرلہ کا تبصرہ پڑھ لیجئے)

تبصرہ اویسی:

ان خوابوں کے شائع کرنے کا مطلب کیا ہے؟

غالباً یہی کہ تھانوی درپردہ رسول اللہ ﷺ تھے **(معاذ اللہ)** یا حضور ﷺ تھانوی کی شکل میں مُتَشَکَّل ہو کر اس لئے نظر آتے تھے کہ ہم گویا تھانوی ہی ہیں **(معاذ اللہ)** اصل میں مریدوں کے ذہنوں میں یہ بیٹھانا مقصود ہے کہ تھانوی کو دیکھنا حضور ﷺ کو ہی دیکھنا ہے **(معاذ اللہ)**

تھانوی کی جگہ نبی علیہ السلام تھے (معاذ اللہ)

نور محمد مدیر رسالہ (صراط مستقیم) حیدر آباد دکن اپنا خواب تحریر کرتے ہیں: حضور (اشرف علی تھانوی) سفر میں ہیں اور کسی جگہ قیام ہے جو ہماری قیام گاہ سے تھوڑے فاصلہ پر ہے عادت یہ ہے کہ روزانہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور حسبِ معمول کسی وقت کی نَشِست (بیٹھک) میں **مفاوضات فیضانیہ** سے **مُستَفید** ہوتے ہیں ایک روز میں نے دیکھا کہ مختلف ملکوں کے لوگ توشہ و سامانِ سفر اپنے کاندھوں پر لئے ہوئے مختلف جگہ سے آرہے ہیں ان میں خصوصاً بلوچستان کے لوگ زیادہ ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ مولانا صاحب یعنی حضور مبارک کا نام لے کر کہتے ہیں تشریف لائے ہیں اس لئے ہم لوگ سفر کر کے حاضر ہوئے اس کے بعد میں نے دیکھا آپ نہیں ہیں در حقیقت حضور اکرم ﷺ **(قد ابی وامی و اولادی آبائی و قومی)** ہیں اور اس وقت تک جتنے روز مجالس (مجلسوں) میں حاضری ہوئی ہے وہ آنا حضور ﷺ کی مجلس تھی۔(اصدق الرؤیا 2/1)[45]

فوائد:

---

[43](اصدق الرویا. النور بیاته ماه جمادی الاولی 1355ھ. حصه دوئم ، 25/2. غیر مطبوعه)

[44](اصدق الرویا. النور بیابت ماه رجب المرجب ، 1355ھ. حصه دوئم ، 37/2. غیر مطبوعه)

[45](اصدق الرویا. النور بیاته ماه جمادی الاولی 1355ھ. حصه دوئم ، 1/2. غیر مطبوعه)

(01) خواب کو غور سے پڑھیئے بالخصوص یہ جملہ کہ آپ نہیں ہیں در حقیقت حضور ﷺ ہیں اس جملہ سے بالکل واضح ہو گیا کہ تھانوی حقیقت میں تھانوی نہیں بلکہ حضور ﷺ ہیں۔ (معاذ اللہ)

(02) اس خواب میں تبلیغی جماعت کی مولویوں کا نقشہ پیش کیا گیا ہے تاکہ اس خواب سے وہ اس فَریب (دھوکہ) میں آجائیں کہ جہاں ان کی مجلس ہوتی ہے وہاں حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں اور ان کی مجلس حضور پاک کی مجلس ہوتی ہے چنانچہ خواب کے آخری جملے اس کی شہادت ہیں ان کی مجالس میں تو حضور ﷺ تشریف لائے اور ان کی مجلس حضور پاک ہی کی مجلس ہوئی (معاذ اللہ) اگر اہلِ سُنّت یہ کہہ دیں کہ حضور پاک کسی خاص محفل میلاد میں تشریف فرما ہو جاتے ہیں تو پھر انہی حضرات کی طرف سے شرک کا فتوی لگاتے ہیں۔

تھانوی کے جنازہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی حاضری (معاذ اللہ)

ایک صاحب نے لکھا کہ آج کئی دن گزر گئے ہیں میں نے ایک خواب اشرف علی کے متعلق دیکھا تھا لیکن فوراً بوجہ مشغولیت امتحان کے اطلاع نہ دے سکا اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص رات کو مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مولانا کا انتقال ہو گیا ہے اور ہمارا ملنے والا ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور یہ کہہ رہا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خبر دینے کے لئے جارہا ہوں اب وہ شخص حضور ﷺ کے مزار مبارک پر جا کر آواز دی کہ مولانا کا انتقال ہو گیا ہے حضور ﷺ یہ خبر سن کر فوراً قبر مبارک سے اٹھے اور آپ کے جنازہ کے لئے چلے (اصدق الرؤیا) [46]

اشرف علی تھانوی امام اور امام الانبیاء ﷺ اس کے مُقتَدی (معاذ اللہ)

خواب نظر آیا لیکن ایک اونچی کرسی کی سی (طرح) مسجد ہے اور جمعہ نماز کے لئے صف بندی ہو رہی ہے اور اَحقر صحن مسجد میں ہے کسی شخص نے کہا کہ یہ حضور ﷺ ہیں تو حضور ﷺ اَحقر کے بائیں جانب تھے اَحقر نے حضور ﷺ سے مصافحہ کیا اور اَحقر نے حضور ﷺ کے لئے اپنا رومال بچھا دیا۔ اتنے ہی میں صحن مسجد میں دو شخصوں میں کچھ جھگڑا ہو گیا حضور ﷺ اس طرف تَصوُّر ہو گئے حضور ﷺ کا لباس مبارک سفید تھا مگر حضور ﷺ کا حُلیہ مبارک اَحقر کو یاد نہ رہا اور اس مسجد میں حضرت والا نماز جمعہ یعنی آپ اشرف علی تھانوی پڑھا رہے ہیں اور حضرت محمد ﷺ نے اَحقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا تھا اس خواب کی وجہ سے دن کو ایک قسم کی خوشی ایسی معلوم ہوئی جس کے اِظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا جو تحریر کروں۔ (اصدق الرویا 23/2) [47]

فوائد: دونوں خوابوں میں غور فرمایئے پہلے خواب سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے تھانوی کی نماز جنازہ پڑھی ظاہر ہے کہ تھانوی کی نماز جنازہ کسی مولوی نے پڑھائی ہو گی تو وہ مولوی امام ہوا اور حضور ﷺ مُقتَدی بنے اور دوسرے خواب سے صراحتًہ (واضح طورپر) ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے تھانوی کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی تو تھانوی امام ہوئے اور حضور ﷺ مُقتَدی ان خوابوں کی اشاعت کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ تھانوی کا اتنا بلند مقام ہے کہ حضور ﷺ بھی ان کی اِقتداء کرتے ہیں۔

تھانوی کی مریدنی رسول اللہ ﷺ کی بغل میں (معاذ اللہ)

تھانوی کی مریدنی کہتی ہے ایک جنگل ہے اور میں اس میں ہوں اور ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر زینہ ہے ایک میں اور دو تین آدمی ہیں ہم سب کھڑے ہیں حضور ﷺ کے انتظار میں اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی تھوڑی دیر میں حضور ﷺ تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر میرے سے بغل گیر ہوئے۔

---

[46] (اصدق الرویا، النور بابتہ ماہ صفر المظفر 1355ھ، حصہ دوئم، 10/2، غیر مطبوعہ)

[47] (اصدق الرویا، النور بابتہ ماہ جمادی الاولی 1355ھ، حصہ دوئم، 23/2، غیر مطبوعہ)

اور مجھ کو زور سے بھینچ (دبا) دیا جس سے سارا تخت ہل گیا حضور بولے کیا تجھ کو پل صراط پر چلنے کی عادت ڈالتا ہوں صورت شکل بالکل تھانوی جیسی ہے، اتنے میں آنکھ کھل گئی۔(اصدق الرویا23/2)[48]

فوائد:(01) تھانوی کی مریدنی نے کہا میں ہوں ایک تخت ہے پھر کیا ایک میں اور دو تین آدمی ہیں نامعلوم یہ دو تین آدمی ایک دم کہاں سے آگئے۔ ہو سکتا ہے کہ شاید پہلے نظر نہ آئے ہوں یا غیب سے نمودار ہو گئے ہوں۔

(02) اس کے بعد شرمناک الفاظ کہ حضور ﷺ نے تشریف لا کر نہ تو ان دو تین آدمیوں سے سلام کلام فرمایا بس آتے ہی ایک غیر عورت سے بغل گیر ہو گئے اور اتنا زور سے دبایا کہ سارا تخت ہل گیا وہ بھی ان دو تین آدمیوں کے سامنے بتایئے کوئی بزرگ یا عالم تشریف لائیں اور ان کے انتظار میں دو تین آدمی اور ایک عورت از راہ عقیدت مندی کھڑی ہیں وہ بزرگ یا عالم آتے ہی اس صورت سے چمٹ جائے اور اتنے زور سے دبائے کہ سارا تخت ہلا کر رکھ دے نہ ان آدمیوں سے سلام اور نہ کلام تو ان آدمیوں پر اس کا کیا اثر ہو گا اور پھر اس بات کو شائع کر دیں تو پڑھنے والوں کی نظر میں اس بزرگ یا عالم کی حیثیت کیا ہو گی؟ ایک عام بزرگ اور عام عالم کے لئے یہ بات انتہائی نامناسب اور شرمناک تصوّر کی جائے گی چہ جائیکہ حضور ﷺ کی طرف ایسی بات کی نسبت (**نعوذ باللہ**) حضور ﷺ تو غیر عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے تھے۔[49]

سوال یہ خواب ھے؟

جواب: معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور ﷺ جس کو خواب میں ملتے ہیں تو وہ بلاشبہ آپ ہی ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے[50] تو حضور ﷺ تو ایسی حرکت نہیں فرما سکتے ہاں اس خاتون نے آخر میں جو کہا ہے کہ صورت و شکل بالکل اشرف علی تھانوی کی سی ہے تو اس سے مسئلہ کچھ حل ہو جاتا ہے اور یہ جو اس خاتون نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تجھ پر پل صراط پر چڑھنے کی عادت ڈالتا ہوں۔ تو یہ بھی خوب ہے حضور ﷺ پوری ظاہری حیات میں کسی صحابی یا صحابیہ کو اس طرح پل صراط پر چڑھنے کی عادت نہیں ڈالی نامعلوم اس خاتون کے لئے یہ طریقہ کیوں اختیار فرمایا؟

اور یہ بھی قابل غور ہے کہ عادت تو اس کام کی ڈالی جاتی ہے جو ہمیشہ کرتا ہو پل صراط پر تو ایک ہی مرتبہ چلنا ہے شاید اس مریدنی کو بار بار گزرنا ہو گا بلاشبہ جو کوئی ایسی بات حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے جو آپ نے نہیں فرمائی اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔[51]

سیدہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سینے سے چمٹایا!

مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی فضل الرحمٰن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹالیا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔(الاضافات الیومیہ تھانوی 62/37)[52]

---

[48](اصدق الرویا، النور بباتہ ماہ جمادی الاولی 1355ھ، حصہ دوئم، 23/2، غیر مطبوعہ)

[49](الصحیح البخاری، كتاب الشروط، باب ما يجوز من الشروط في الإسلام والأحكام والمبايعة، 188/3، الحديث 2713، مطبوعه دار طوق النجاة الطبعة: الأولى، 1422ھ)

[50](الصحيح المسلم، كتاب الرؤيا، باب قول النبي عليه الصلاة والسلام من رآني في المنام فقد رآني، 1775/4، الحديث 2266، مطبوعه: دار إحياء التراث العربي – بيروت)

[51](الصحيح المسلم، مقدمة الكتاب، باب في التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، 10/1، الحديث 3، مطبوعه: دار إحياء التراث العربي – بيروت)

[52](ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص)، 65/8، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، سن اشاعت 1423ھ)

گستاخی ہی گستاخی:

مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑھاپے میں ایک کمسِن شاگردنی سے نکاح کیا اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آنے والی ہیں جس کی تعبیر مولوی اشرف علی نے یہ کی کہ کوئی کمسِن عورت میرے ہاتھ آئے گی کیونکہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مبارک جب حضور ﷺ سے ہوا تو آپ کی عمر مبارک سات سال تھی وہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڑھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔(رسالہ الامداد ماہ صفر 1335ھ)[53]

تبصرہ اویسی غفرلہ:

یہ اُمُّ المومنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی ہے اگر کوئی اسے گستاخی نہیں سمجھتا تو اس سے یوں منواؤ کہ مثلاً اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ سے رات خواب میں یہ کیا اور وہ کیا یعنی اس کو اپنی بیوی سے تعبیر کرے تو وہ کیا اس کو برداشت کر سکتا ہے ہر گز نہیں تو پھر ہم سنی مسلمان اپنی صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماں کے لئے ایسی باتیں کسی طرح برداشت کر سکتے ہیں۔

مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

> پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔ وہیں جناب (تھانوی صاحب) کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔۔۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں۔ اب یہ بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت شکل ،وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ کیسے ہو گئیں۔[54](کتاب حکیم الامت از عبدالماجد دریا آبادی 559)

نبی کریم ﷺ دیوبندی مولویوں کے پیچھے!

انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے پیر حاجی امداد اللہ ہیں پھر حاجی سے سن کر میں نے بھی یہی کہا کہ پھر دریافت فرمایا کہ حاجی صاحب کے پیچھے کون ہیں۔ باجی نے فرمایا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ الخ (معاذ اللہ) (اصدق الرویا 2/26)[55]

تبصرہ اویسی غفرلہ:

اللہ تعالیٰ تو آداب سکھائے "لا تقدمو بین یدی اللہ ورسولہ (26الحجرات) اور شب معراج تمام انبیاء علیہم السلام کی نماز میں امام بنا کر آپ (ﷺ) سب کے آگے یہاں خواب (جو بیداری کے حکم میں ہے) میں حاجی صاحب کے پیچھے اور پھر اسے کتاب میں درج کر کے تشہیر کرنا گستاخی کے پروگرام نہیں تو اور کیا ہے یہ صرف عوام کو اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے خواب گھڑا گیا۔

---

[53](رسالة الامداد ، 35/3 ، مطبوعه مطبع امداد المطابع ، سن اشاعت صفر المظفر 1335 ھ)

[54](حکیم الامت از عبدالماجد دریابادی، ۱۹۴۱ء، ص540، ایم شمس الدین تاجران کتب، مسلم مسجد، لاہور، باراول ۱۹۶۷ء)

[55](اصدق الرویا، النور بباته ماه جمادی الاولی 1355ھ، حصه دوئم ، 26/2، غیر مطبوعه)

منگھڑت خواب:

1292ھ‘1876ء میں جب دارالعلوم دیوبند کی بنیادرکھی گئی تو اس وقت کے مہتمم حضرت مولانا رفیع الدین نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ دارالعلوم میں تشریف فرماہیں اور اپنے مبارک ہاتھوں کے ساتھ عَصائے (لاٹھی) مبارک سے اِحاطہ کا نقشہ کھینچ کر فرمایا کہ اس جگہ مدرسہ تعمیر کیا جائے دن کو دیکھا تو واقعی نشان موجود تھے۔[56]

تبصرہ اویسی غفرلہ: فقیر اس خواب کو منگھڑت اس لئے کہتا ہے کہ یہ دیوبندی مذہب کے سراسر خلاف ہے اسلئے کہ اس خواب سے مندرجہ عقائد و مسائل ثابت ہوتے ہیں دیوبندی ان کے نہ صرف منکر ہیں بلکہ ایسے عقائد پر شرک کا فتوٰی داغتے ہیں۔یعنی مذکورہ بالا خواب سے حضور اقدس نبی کریم ﷺ کا علم غیب و حاضر و ناظر اور حَیات النبی (نبی کریم ﷺ کا زندہ) ہونا ثابت ہے اور یہ ماناپڑے گا۔

(1) حضور پرنور کا خواب میں تشریف لانا بیداری میں تشریف لانا ہے۔(2) **تقویت الایمان** کے برعکس یہ ماناپڑے گا حضور ﷺ آج بھی زندہ موجود ہیں۔(3) آپ ﷺ جہاں چاہیں جس وقت چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں۔(4) آپ کو پوری زمین کا علم ہے اگر آپ حَیات النبی ہوں تو دیوبند تشریف لاکر عَصائے (لاٹھی) مبارک سے نقشہ کس نے کھینچا کہ مدرسہ یہاں بناؤ نشان موجود ہیں اگر آپ کو پوری زمین کا علمِ غیب نہ ہوتا تو آپ کو پتہ کیسے چلتا کہ فلاں جگہ مدرسہ بن رہا ہے۔اگر آپ میں متعدَّد (کثیر) مقامات پر تشریف لے جانے کی طاقت نہ ہوتی تو آپ دیوبند پہنچ کر نقشہ کیسے بناتے۔

اس پر ہمارا سوال یہ کہ یا دیوبندی تسلیم کریں کہ حضور حَیات النبی ہیں حاضر و ناظر ؒ آپ کو علم غیب ہے ٗ یا پھر اس کہانی کے جھوٹ ہونے کا اِعتراف کریں۔

خواب سوفیصد منگھڑت ھے:

ہمارا یقین ہے کہ یہ خواب منگھڑت ہے سب سے پہلی دلیل وہی ہے جو فقیر نے اوپر لکھی ہے دوسرا یہ کہ دیوبندی فرقہ کے اکابر مصنوعی (بناؤٹی) مقبولیت کے لئے اس قسم کے واقعات گھڑنے کے ماہر ہیں یقین نہ آئے تو مندرجہ ذیل کہانی پڑھ کروہ کہناپڑے گا جو ہم نے کہا۔

نانی کی کھانی مولوی اشرف علی تھانوی کی زبانی:

سوانح نگار نے لکھا کہ (اشرف علی تھانوی) کے والد کی اولاد نرینہ زندہ نہ رہتی تھی اس کی ظاہر وجہ مرض خارش نے آگھیرا اور کسی صورت سے یہ مرض دفع نہ ہوتا کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے ایسی دوائی کھائی تھی جو دافع خارش تو تھی مگر قاطع ثابت ہوئی یعنی تھانوی کا باپ نامرد ہوگیا۔خوش دامن (ساس) صاحبہ کو پتہ لگا تو وہ سخت پریشان ہوگئیں۔حافظ غلام مرتضٰی صاحب پانی پتی سے عرض کی کہ میری لڑکی (تھانوی کی ماں) کے ہاں لڑکے زندہ نہیں رہتے ہیں حافظ صاحب نے فوراً مجذوبانہ انداز میں فرمایا کہ عمر و حضرت علی رضی اللہ عنھما کی کشاکش (کھینچاتانی) میں مرجاتے ہیں اب کی باری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کردینا۔اس مُعَمَّہ (معاملے) کو کوئی بوجھ نہ سکا۔لیکن حکیم الامت کی والدہ کے ذہن رسا نے اس کے راز کو پالیا وہ کہہ اٹھیں کہ حافظ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کی دَدھیال طرز پر تھے۔اب کی بار جب لڑکا ہو۔تو نَنھیال وزن پر رکھا جائے۔جس کے آخیر میں علی ہو۔حافظ صاحب یہ سن کر ہنس پڑے۔اور فرمایا لڑکی بڑی ہوشیار ہے میرا منشاء بھی یہی تھا پھر فرمایا اور بڑے جوش سے فرمایا۔ان شاءاللہ اس کے دو لڑکے ہوں گے اور وہ زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی رکھنا اور دوسرے کا نام اکبر علی۔ایک میرا ہوگا اور وہ مولوی ہوگا اور دوسرا دنیادار ہوگا چنانچہ اس درویش نے جو کچھ **تو کلا علی اللہ** کہا تھا حرف حرف وہ پورا ہوا۔"**قلندرھرچہ گوئید دیدہ گوئید**"(بوادر النوادر 31)

---

[56](مبشرات دار العلوم دیوبند، رفیع الدین کی مبشرات، ج1،ص44الی45، مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دیوبند)

اور یہ واقعہ مولوی اشرف علی تھانوی نے خود بھی **الافاضات الیومیہ** میں بار بار دہرایا ہے۔اور **شرف السوانح**[57] اور **مُدَلَّل بهشتی** زیور کے مقدمہ میں بھی ہے وغیرہ وغیرہ۔

تبصرہ اویسی غفرلہ:

(1)نانی پیر کے پاس بچہ لینے گئی تو۔۔۔

(2)عمرو علی کی کشاکش یعنی جھگڑا میں ہمارے سنی مسلک بریلوی کی پہلی تائید تو یہ کہ اللہ والے زندہ ہیں۔اور انہیں اپنے مُتعلقین و مُتوسّلین کے دکھ سکھ کا علم ہے۔

(3)نیز یہ کہ **باذنہ تعالیٰ** وہ مارنے جِلانے(زندہ کرنے) کی قدرت بھی رکھتے ہیں۔

(4)یہ کہ ان کو اپنی طرف منسوب ہونے سے خوشی ہوتی ہے۔جیسے ہم کہتے ہیں کہ قادری،چشتی،وغیرہ،۔

تجھ سے در در سے سگ،اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا[58]

(5)یہ کہ ان سے منسوب ہونے سے دنیوی واُخروی فوائد نصیب ہوتے ہیں۔

(6)مجذوب نے فرمایا دو لڑکے ہوں گے اس میں **علم مافی الغد** یعنی کل کیا ہو گا اور **مافی الارحام** یعنی بچہ ہو گا یا بچی ہو گی کا دعویٰ ہے جو مخالفین کے نزدیک حضور ﷺ کے لئے ماننا شرک ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا ہے۔(**معاذ اللہ**) لیکن یہاں ایک مجذوب کے لئے نہ صرف مانا جارہا ہے بلکہ عین حقیقت بتائی جارہی ہے۔

(7)دونوں کی مکمل سوانح عمری اِجمالی(مختصر) طور پر بتادی کہ ایک مولوی ہو گا دوسرا دنیادار اس میں کتنا بڑا دعویٰ ہے۔لیکن کسی نبی وولی کے لئے ہم اہلِ سُنَّت ایسا کہیں۔تو شرک اور خود کہیں تو توحید۔

(8)جو کچھ مرد درویش نے کہا حرف حرف پورا ہوا۔

فائدہ: اگر ہم کہہ دیں یارسول اللہ ﷺ تیرے منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کے رہی تو پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔یعنی مشرِک،مشرِک،اور بے شمار دفعہ مشرِک، خود کہیں تو موَحّد۔موَحّد۔موَحّد۔

"قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید" (قلندر جو کچھ کہتا ہے دیکھ کر کہتا ہے)

یعنی: قلندر ولی اللہ جو کہتا ہے۔وہ لوح محفوظ کو دیکھ کر کہتا ہے۔

انصاف: ناظرین زرا تھوڑی دیر انصاف کا دامن تھام کر صاف گوئی سے کام لیں کہ اگر ہم جملہ اُمور انبیاء واولیاء **علی نبینا و علیہ السلام** کے لئے

[57] ("اشرف السوانح ، ولادت ، 46/1 ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ، 1427ھ)

[58] (حدائق بخشش از اعلیٰ حضرت احمد رضا خان ، 21/1 ، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی ، سن اشاعت ،1433ھ/2012ء)

عقیدہ رکھیں تو مشرک اور یہ صاحبان صرف مجذوب کے لئے مانیں تو عین ایمان۔ یا تو ہمارے ساتھ ہو کر جھگڑا ختم کریں یا پھر یہ دیکھیں کہ سرے سے یہ واقعہ تھانوی نے خود گھڑا تاکہ لوگ سمجھیں کہ تھانوی صاحب۔

لطیفہ: تھانوی صاحب کی نانی صاحبہ نے پیر صاحب کو یہ بھی بتادیا کہ میاں دوائی کھانے سے نامرد ہو گیا ہے۔اس سے کیا سمجھا آپ صاحبان نے۔۔۔۔

ہم تو پیروں، فقیروں سے بچہ ملنے کی دعا کراتے ہیں۔ لیکن نانی نے پیر سے بچہ بھی مانگا اور بیج بھی۔

فائدہ: قارئین یادرہے کہ یہ حافظ غلام مرتضٰی مجذوب تھے اور مجذوب کا مرتبہ اَغواث اور اَقطاب سے کم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب کی نانی کا ان کے پاس جانا اور مرادیں مانگنا کئی مشرِکوں پر مشتمل ہے۔ پھر ان کے نزدیک غلام مرتضی شرکیہ نام ہے۔اب نتیجہ نکلا کہ یہ اُمور اگر ناجائز اور شرک ہیں تو تھانوی کے خاندان کے لئے جائز بلکہ فخر اور اہلِ سُنَّت کے لئے حرام اور شرکت (شرک) کیوں۔ (نکتہ)

واقعہ سے ثابت ہوا کہ تھانوی صاحب مجذوب بخش (مجذوب کے عطاکردہ) ہیں۔

حسین بخش، پیر بخش نبی بخش وغیرہ!

ایسے اَسماء پر جھگڑے اٹھتے ہیں۔ ہمارے عوام اہلِ سُنَّت میں ایسے اسماء بکثرت ہیں۔ ان کو شرک سے ڈرا دھمکا کر پریشان کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اسماء شرک نہیں۔اس لئے کہ بخش اگر بمعنی۔ بخشنے والا ہو تو بھی صحیح ہے کیونکہ قیامت میں اولیاء کی شفاعت حق ہے۔ تو بخشنے والا مجازاً ہے۔ چونکہ یہ شفاعت سے منکر ہیں۔اسی لئے صاف انکار تو نہیں کرتے۔ اسی لئے ہیرا پھیری سے کام لیتے ہیں۔ اگر بخش کا معنی پیر کی عطا ہے تو بھی جائز ہے۔اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ پیر کی عطا سے پیدا ہوا۔ یہ بھی مجاز ہے۔ تو ایسا مجاز قرآن مجید میں موجود ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بی بی مریم سے کہا "لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا" تاکہ میں تمہیں ستھرا بیٹا بخشوں۔اس سے ظاہر ہے کہ بیٹا تو اللہ تعالی نے بخشا ہے۔ لیکن جبرائیل علیہ السلام نے اس بخشش کو اپنی طرف منسوب کر دیا۔اسی طرح عملی طور تو تھانوی صاحب بھی مجذوب کی بخشش ہیں۔ تو کیا مجذوب پیر فقیر نہیں ہیں؟ مسئلہ کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "عبدالنبی وعبدالرسول نام رکھنا"۔[59]

گنگوهی کا نانا اور نانوتوی کا دادا:

ہمارے اسلاف رحمهم الله تعالٰی علیهم میں یہ اسماء تو بکثرت ہیں۔ لیکن ان کے اکابر کی لسٹ اٹھا کر دیکھئے تو ان میں بھی یہ اسماء کچھ کم نہ ہوں گے۔ چنانچہ تذکرۃ الرشید میں گنگوہی کے دادا کا نام پیر بخش[60] اور سوانح قاسمی میں نانوتوی کے دادا کا نام محمد بخش صاحب تو "ماهو جوابكم فهو جوابنا"[61]

ازاله وهم:

فرقہ دیوبندیہ "اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" پڑھ کر عوام کو بہکاتے ہیں۔اور کہتے ہیں۔ کہ جب نماز میں اور قرآن پڑھ کر تم اقرار کرتے ہو کہ ہم صرف تجھ سے مدد چاہتے ہیں تو پھر انبیاء واولیاء سے کیوں دومانگتے ہو۔ مثلاً ہم اہلِ سُنَّت پڑھتے ہیں:

إِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ هَمٍّ مُغْرَقٌ   خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا أَشْكَالَنَا

---

59)(فتاوی رضویہ ، نام رکھنے کا بیان ، ج24 ص672 الی 675 ، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور ، سن اشاعت ، 1423ھ/2003ء)

60)(تذکرۃ الرشید، ولادت ، 13/1 ، ناشر :ناظم کتب خانہ یحیوی متصل مظاہر علوم ، سہارنپور، 1987ء)

61)(سوانح قاسمی ، نسب نامہ ، 113/1 ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور ، سن اشاعت 1373ھ)

یا قصیدہ بردہ شریف میں اس شعر کا وظیفہ کرتے ہیں:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ   سواك عند حلول الحادث العمم[62]

ایسے کلمات کو نظم یا نثر ان کے نزدیک کفر و شرک ہے۔ طُرفہ (تماشہ) یہ کہ استمداد (طلبِ مدد) اور غائبانہ پکارنے کو جائز بھی کہتے ہیں چند حوالے حاضر ہیں۔

بانی دارالعلوم دیوبند:

قصائید قاسمی میں مولوی قاسم نانوتوی فرماتے ہیں۔

مدد کر اے کرم حمدی کہ تیرے سواء
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

(ف) اس میں حضور ﷺ ہی سے مدد مانگی ہے اور عرض کیا ہے آپ کے سواء میرا کوئی نہیں ہے۔[63]

اسماعیل دھلوی:

ترجمہ: صراط مستقیم اردو خاتمہ تیسرا افادہ 103 پر مولوی اسماعیل صاحب نے لکھا ہے کہ اسی طرح ان مَراتِب عالیہ اور مناصبِ رفیعہ کے صاحبان عالمِ مثال اور عالمِ شہادت میں تَصرُّف کرنے کے ماذونِ مُطلق اور مجاز ہوتے ہیں۔[64] "حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں۔

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
تم اب چاہے ڈوباؤ تیراؤ یا رسول اللہ ﷺ[65]

گنگوھی: فتاوی رشیدیہ جلد اول کتاب العلم 49 میں لکھتا ہے: اور بعض روایات میں جو آیا "اعینونی یا عباد اللہ" یعنی اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو تو وہ فی الواقع کسی میت سے اَستِعانت نہیں ہے بلکہ عبادِ اللہ (اللہ کے بندے) جو صحرا میں موجود ہوتے ہیں۔ ان سے طلبِ اِعانَت ہے کہ حق تعالی نے ان کو اس کام کے واسطے وہاں مقرّر کیا ہے۔[66]

(ف) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جنگوں میں کچھ اللہ کے بندے اللہ کی طرف سے اس لئے رہتے ہیں کہ لوگوں کی مدد کریں۔ ان سے مدد مانگی جائز ہے مدعا ہمارا بھی یہی ہے کہ اللہ کے بندوں سے استمداد ہے۔ اسے شرک کرنا اسلام اور شریعت پر بہتان باندھنا ہے۔ لیکن افسوس کہ الٹا اس اِفتراء پر دازی (الزام تراشی) کو توحید سمجھنا جائز ہے۔

---

[62] (قصیدہ بردہ, الفصل العاشر في المناجات و عرض الحاجات, 24/1, مطبوعه دار القرآن لنشر والتوزیع)

[63] (قصائد قاسمیه, 8/1, مطبوعه کتب خانه رشیدیه دہلی ہند)

[64] (الصراط المستقیم, دوسرا باب, خاتمه, دوسرا افاده, ج1/ص138 الی 139, مطبوعه ادارة الرشید دیوبند, ضلع, سهارنپور)

[65] (کلیات امدادیه, گلزار معرف, غزل نعتیه, 205/1, مطبوعه دار الاشاعت کراچی پاکستان)

[66] (فتاوی رشیدیه, کتاب العلم, ملفوظات, اہل قبور سے استعانت, 1,151, مطبوعه دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

دیوبند کا شیخ الهند:

محمود الحسن صاحب ادله کامله میں لکھتے ہیں:

> آپ اصل میں بعدِ خدا مالکِ عالَم ہیں، جمادات ہوں، یا حیوانات ہوں، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم ۔۔۔القصہ (المختصر) آپ اصل میں مالک ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ عدل و مہر آپ کے ذمہ واجب نہ تھا۔ [67]

اسمعیل دہلوی نے لکھا "اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے لئے شیخین پر بھی ایک گونہ فضیلت ثابت ہے۔ اور وہ فضیلت آپ کے فرمانبرداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات ولایت بلکہ قُطبیت و غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسی باقی خِدمات آپ کے زمانے سے لے کر دنیا ختم ہونے تک آپ ہی کی وَساطت (وسیلے) سے ہوتا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو دَخل ہے۔ جو عالمِ ملکوت کی سَیر کرنے والوں پر مخفی (پوشیدہ) نہیں۔ [68]

(صراط مستقیم افادہ اول)

(ف) اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ سلطنت امیری ولایت، غوثیت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں کو ملتی ہے۔ تھانوی **امداد الفتاوی** مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب جلد نمبر 3 **کتاب العقائد والکلام** صفحہ نمبر 99 میں جو استعانت و استمداد باعتقاد علم و قدرت مستقل ہو وہ شرک ہے اور جو باعتقاد علم و قدرت غیر مستقل ہو۔ اور وہ علم قدرت کسی دلیل سے ثابت ہو جائے تو جائز ہے خواہ مُستَمِد مِنہ (مددگار) حَیّ (زندہ) ہو یا میّت (مردہ)۔ مخلوق کو غیر مستقل قدرت مان کر ان سے اِستمداد جائز ہے (الخ) [69]

حیران نہ ہوں:

عوام حیران نہ ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ جسے شرک و کفر کہتے ہیں پھر عین توحید و اسلام بتاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ اسکی وجہ ظاہر ہے کہ شتر مرغ کی چال چلتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ دیوبندی شتر مرغ۔

قرآن پر پیشاب کا خواب:

(1) میں نے خواب دیکھا ہے میرا اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے حضرت نے فرمایا میاں بیان تو کرو! ان صاحب نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن پر پیشاب کر رہا ہوں حضرت نے فرمایا یہ تو اچھا خواب ہے۔ [70] (مزید المجید تھانوی 166)

(2) آپ نے فرمایا یہ بہت مبارک ہے۔ (الافاضات الیومیہ ج7)

---

[67] (ادلہ کاملہ از محمود الحسن، حضور تمام کائنات کے مالک ہیں، ص 152، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی ا)

[68] (الصراط المستقیم ، دوسرا باب ، دوسری ہدایت ، پهلا فائده ، 79/1 ، مطبوعه ادارة الرشید دیوبند ، ضلع ، سهارنپور)

[69] (امداد الفتاوی ، کتاب العقائد ، معنی استمداد از ارواح مشائخ ، ج 11 ، ص 537 الی 538 ، مطبوعه مکتبه زکریه سهارنپور)

[70] (ملفوظات حکیم الامت ، کتاب العقائد ، معنی استمداد از ارواح مشائخ ، 182/15 ، اداره تالیفاتِ اشرفیه ، ملتان)

تبصرہ اویسی غفرلہ:

تھانوی نے چالاکی سے اس کی تعبیر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃاللہ کی طرف کردی ہے تاکہ سانپ بھی مر جائے لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ ہم نے شاہ صاحب رحمۃاللہ علیہ کی تصانیف میں یہ تعبیر نہیں پائی۔ اگر کسی میں ہو تو یہ بھی دیوبندیوں کی کارِستانی(سازش) ہوگی اس لئے کہ کتابوں میں ایسی عبارت کو گھسیٹنا بلکہ کتابوں کا نام تک مصنف کے نام لگادینا ان کے ہاتھ کا کھیل ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب التحقيق الجلي في مسلک شاہ ولی میں دیکھئے۔

بہر حال یہ خواب بھی وہی بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہے کہ یہ جب صاحبِ قرآن ﷺ کی گستاخی میں کَسر(کمی) نہیں چھوڑتے قرآن کی بے ادبی کرنے میں کونسی کَسر چھوڑیں گے۔ جبکہ قرآن کی بے ادبی کے دیوبندی فتاویٰ بھی اس کی تائید کرتے ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "قرآن نہ جلاؤ"

دیوبندی فِرقہ کا قُطب عالم:

اہلِ اسلام کے نزدیک قُطبِ عالم ایک بہت بڑا مقام ہے جو سیدنا حضرت غوث اَعظم شیخ عبدالقادر جیلانی یاسیدنا غریب نواز اجمیری جیسے اولیاءِ کبار رضی اللہ عنہم کے لائق ہے۔ لیکن دیوبندیوں نے یہ لقب مولوی رشید احمد گنگوہی کے لئے تجویز کیا ہے اس قُطبِ عالم کے خواب کے نمونے(مثالیں) ملاحظہ ہوں۔

گنگوہی اور نانوتوی کا نکاح:

خلیفہ تھانوی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے مولوی رشید احمد گنگوہی کی سوانح حیات پر ایک کتاب لکھی ہے "تذکرۃ الرشید" اسی کتاب کی جلد اول کے 245 پر لکھا کہ آپ ایک مرتبہ خواب بیان فرمانے لگے کہ مولوی محمد قاسم کو میں نے دیکھا کہ دولہن بنے ہوئے ہیں اور میرا نکاح ان کے ساتھ ہوا پھر خود ہی تعبیر فرمائی کہ آخر ان کے بچوں کی کفالت(پرورش) کرتا ہوں۔(تذکرۃ الرشید 245)[71]

فائدہ: یہ تعبیر تو صرف تعبیر ہے اور غلط بھی اس لئے کہ دوسرے خواب میں ہے کہ مجھے ان سے جو فائدہ ہوا قاسم کی اولاد کی کفالت کی لیکن مولوی قاسم فوت ہوا تو گنگوہی کو اس سے کیا فائدہ پہنچا وہی ہم ان کے لئے کہتے ہیں کہ دل بہلانے کے لئے یہ خواب اچھا ہے۔

ملاحظہ ہو دوسرا خواب:

مولوی عاشق لٰہی میرٹھی اپنے دادا مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

ایک بار ارشاد فرمایا:

میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عُروس(دلہن) کی صورت میں ہیں اور میرا نکاح ان سے ہوا ہے۔ سو جس طرح زَن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔[72](تذکرۃ الرشید 289/2)

انتباہ: گنگوہی کا وہ صرف خواب نہیں بلکہ پختہ خیال تھا یہ مولوی اشرف علی سے پوچھئے وہ فرماتے ہیں کہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دن میں جس بات کا خیال زیادہ تر بسا رہتا ہے وہی رات میں خواب کی شکل میں نظر آتا ہے خیال ہی تو تھا جو بندھ گیا ہوگا چنانچہ خواب کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں: ہمارے خواب کی حقیقت تو اکثر یہ ہوتی ہے کہ دن بھر جو خیالات ہمارے دماغ میں ہے ہوئے رہتے ہیں وہ ہی رات کو سوتے میں اسی صورت میں یا کسی دوسری صورت میں نظر آجاتے ہیں۔(الافاضات الیومیہ 55/5)

---

[71](تذکرۃ الرشید، سفر حج ، 245/1، ناشر: ناظم کتب خانہ یحیوی متصل مظاہر علوم ، سہارنپور ، 1987ء)

[72](تذکرۃ الرشید، ، 289/2 ، ناشر: ناظم کتب خانہ یحیوی متصل مظاہر علوم ، سہارنپور ، 1987ء)

نیز ایک اور جگہ مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں:

خواب اگر وہم بھی ہو' تاہم علامتِ محبت ہے کبھی رائی (دیکھنے والے) کی طرف سے کبھی مَرئی (جس کو دیکھا اُس) کی طرف سے کبھی دونوں کی طرف سے۔[73] (ارواح ثلاثہ '366)

یقین ہو گیا: فقیر نے گنگوہی کا خواب پھر خیال لکھا تو اب وہ واقعہ پیش کروں جو خواب و خیال تھا وہ عین الیقین ہو گیا۔ گو یا وہ خواب گنگوہی کی عین مراد بن کر بھرے مَجمع میں دندناتا ہوا تشریف لایا۔ چنانچہ کتاب ارواح ثلاثہ کے مُصنّف لکھتے ہیں "حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب و عُمّ محترم مولانا حبیب الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مَجمع تھا۔ حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرماتھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چِت (اوپر کی طرف منہ کرکے) لیٹ گئے حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا۔ جیسے کوئی عاشق صادق (سچا عاشق) اپنے قلب (دل) کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔ (ارواح ثلاثہ 285)[74]

یہ لواطت (امرد بازی) نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یہ اتنا خطرناک فعلِ بد ہے، جس سے انسان تو انسان شیطان بھی خوف کھاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو شیطان اس خوف سے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں یہ لعنت اس پر نہ آ جائے۔

فائدہ: اس فعل بد کی قَباحَت (برائی) اور تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف (القَباحَة (برائی) في اللواطة)۔

انکشافات: گنگوہی صاحب بڑھاپے تک قوتِ باہ (قوت مردانگی) کے تَصوُّر میں رہے۔ بینائی تو پہلے چلی گئی جب دانت بھی جواب دے گئے تو حلوہ خوری کی فرمائش فرماتے تھے (تذکرۃ الرشید)[75]

اور اَطِبّاء (ڈاکٹرز) کو معلوم ہے کہ حلوہ میں کیا تاثیر ہے مولانا محمد الیاس صاحب کا ایک زمانہ گنگوہ میں گزرا۔ جب گنگوہ آئے تو دس گیارہ سال کے بچے تھے۔

جب ۱۳۲۳ھ میں مولانا گنگوہی نے وفات پائی تو بیس سال کے جوان تھے گو یا دس برس کا عرصہ مولانا کی صُحبت میں گزارا (مولانا الیاس اور ان کی دعوت 53)[76]

(سوال) ایسی باتیں فرقہ دیوبند کے قُطب گنگوہی کی طرف منسوب کرنا موزوں (مناسب) نہیں۔

(جواب) ہم کب منسوب کر رہے ہیں ان کے سوانح نگار خود ہی انہیں بیان فرما رہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر منسوب کی گئی ہیں۔ چنانچہ خلیفہ تھانوی مولوی عاشق الہی میرٹھی بھی نقل فرماتے ہیں ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک نوعمر دیہاتی بے تَکَلُّف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ۔ (تذکرۃ الرشید 20 ج)[77]

---

[73] (ارواح ثلاثہ از اشرف علی تھانوی، ص361، اشرف التبلیغ النبیہ، 1950ء)

[74] (ارواح ثلاثہ، رشید گنگوہی کی حکایات، حکایت نمبر 304، 228/1، مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق کراچی، اشاعت اول 2009ء)

[75] (ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص)، 93/2، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، سن اشاعت 1423ھ)

[76] (مولانا محمد الیاس دیوبندی اور ان کی دینی دعوت، رشید گنگوہی کی وفات، ص56، مطبوعہ ادارہ اشاعت دینیات، سن اشاعت، 2005ء)

[77] (تذکرۃ الرشید، 100/2، مطبوعہ بلالی سیٹم سادھوہ)

فائدہ! گویا گنگوہی صاحب تو ایسی سب بے حیائی کی باتوں میں کافی ایکسپرٹ(Expert) تو تھے ہی اور انہیں اس کا اچھا تجربہ بھی تھا کیونکہ جب وہ مرد سے بھی محبت کرنے سے نہیں شرماتے تھے تو عورتیں ان کے لئے کونسی بڑی بات ہیں؟ اور عورتوں کا کونسا جسمانی عضو ان سے پوشیدہ رہ سکتا ہے؟ اسی لئے بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ۔

اس کے آگے جہاں اور بھی ہیں!

ناظرین حیران نہ ہوں اس سے بڑھ کر دیوبند کے مجدّد نے فرمایا۔ مولوی اشرف علی تھانوی بہشتی زیور صرف عورتوں کے لئے لکھی گئی ہے اس میں ذیل کے طبّی چٹکلے درج فرمائے۔

ذکر پتلا یا موٹا:

ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جاوے۔(بہشتی زیور، بہشتی گوہر، ج134/11)[78]

ذَکر میں ضُعف یا ڈھیلا پن:

خواہشِ نفسانی بحال خود ہو مگر عُضو تناسُل میں کوئی نُقص(عیب) پڑ جائے اس وجہ سے جِماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضُعف اور ڈھیلا پن ہو۔(بہشتی زیور اج133)[79]

مجامعت: دوسرے یہ کہ خواہش بدستور ہے، مگر عضوِ مخصوص میں فُتور(خرابی) پڑ جائے، جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ ہو۔(بہشتی زیور126)[80]

خصیہ: خُصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا اس مرض سے چنک بھی ہو جاتی ہے(بہشتی زیور14/11)[81]

نوٹ: دیوبندی مولوی جب عَضو مخصوص کے مختلف تَصوُّرات و حالات کے اَسباق دیوبندی نوجوان دوشیزاؤں کو پڑھاتے ہونگے تو پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے شاید۔۔۔۔۔اور جب لڑکیاں اس کتاب کا مطالعہ کرتی ہوں گی تو ان کے نفسیاتی جذبات ذکر و خصیوں کے تَصوُّر میں ڈوب کر ان پر کیا کیا نہ کر گزرتے ہونگے۔

بوس و کنار: کنار و بوس سے دونا ہوا عشق　　　　مرض بڑھتا رہا جوں جوں دوا کی۔[82](الافاضات الیومیہ119/5)

لڑکیوں کا کورس: یاد رہے کہ کتاب بہشتی زیور صرف لڑکیوں کے لئے لکھی ہے۔ چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی خود لکھتا ہے کہ مدت دراز سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علم دین کو اردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھلا یا جائے۔(بہشتی زیور)[83]

---

[78](بھشتی زیور (دیوبندی) ، گیارہواں حصہ ،ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان ، 123/1 ، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع ، کراچی)

[79](بھشتی زیور (دیوبندی) ، گیارہواں حصہ ،ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان ، 122/1 ، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع ، کراچی)

[80](بھشتی زیور (دیوبندی) ، گیارہواں حصہ ،ضعف باہ اور سرعۃ انزال کا بیان ، 1117/1 ، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع ، کراچی)

[81](الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ از اشرف علی تھانوی ، ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مجلس خاص بوقت صبح یوم چھار شنبہ ، 119/5 ، اشرف المطابع ، تھانہ بھون)

[82](بھشتی زیور (دیوبندی) ، مقدمہ ، 3/1 ، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع ، کراچی)

[83](بھشتی زیور (دیوبندی) ، مقدمہ ، 3/1 ، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع ، کراچی)

آخر 1320 ہجری میں جس طرح بن پڑا 'خدا کا نام لے کر اس کو شروع کر دیا اور نام اس کا بمناسبت مذاق نِسوان کے بہشتی زیور رکھا گیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کے لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہو گئی ہے ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں، اور مضامینِ کتاب ہذا میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔(بہشتی زیور ج 1)[84]

چنانچہ آج تک تقویۃ الایمان کے بعد بہشتی زیور کا ہر دیوبندی کے گھر میں ہونا ضروری ہے تجربہ کر لیں کہ دیوبندی ہو اور اس کے گھر میں تقویۃ الایمان اور بہشتی زیور نہ ہو یہ نہیں ہو سکتا بلکہ ہر دیوبندی اپنی لڑکی کو جہیز میں بہشتی زیور کتاب کا دینا لازم رکھتا ہے آزما کر دیکھئے۔

دیوبندی فِرقہ کا مُجدِّد حکیم الامت:

تھانوی کو فِرقہ دیوبند مجدّد مانتا ہے اور حکیم الامت بھی۔اس کی بچپن اور جوانی کی مجددانہ وحکیمانہ باتیں سنئے۔

عجیب تخیل: مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ اس حفاظت شریعت کا ایک واقعہ ان ہی ماموں صاحب کا اور یاد آیا حیدر آباد سے اول بار کانپور میں تشریف لائے تو چونکہ جلے بُھنے بہت تھے۔ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔عبدالرحمن صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق ومعارِف سن کر بہت مُعتقِد(عقیدتمند) ہوئے۔عرض کیا کہ حضرت وعظ(نصیحت) فرمایئے تاکہ سب مسلمان مُنتفع ہوں۔ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ رِندانہ(والہانہ) دیا۔کہا کہ " خان صاحب میں اور وعظ صلاح کار کجاؤ من خراب کیا"۔پھر جب زیادہ اِصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح سے کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے۔عبدالرحمن خان صاحب بیچارے متین(سنجیدہ) بزرگ تھے سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہو سکے یہ سن کر بہت اِشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسُل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں " بھڑوا ہے رے بھڑوا' بھڑوا ہے رے بھڑوا" اور اس وقت میں حقائِق ومعارِف بیان کروں (الافاضات الیومیہ 212/127 وحفتم 82)[85]

فائدہ! ماموں جان نے تو شریعت سے مذاق اڑایا لیکن بھانجے کو کیا سوجھی کہ وہ حکیم الامت اور مجدّدِ زمان ہو کر اس کے تمسخر ومذاق کو کیوں بیان فرمایا یہ صرف "اذا تکرر تضوع " کرتے ہیں کیونکہ مجدّد صاحب بچپن سے ہی ایسی لذیذ اور چٹ پٹی باتوں سے جی بہلاتے تھے۔سچ ہے خدا جب دین لیتا ہے تو حماقت آہی جاتی ہے۔حکیم الامت اور مجدّدِ زمان مولوی اشرف علی تھانوی نے فرمایا کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر.میں مزا نہیں آتا میں نے کہا مزا ذکر میں کہاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بیوی سے مُلاعَبت(بوس وکنار) کے وقت خارج ہوتی ہے یہاں کہاں مزا ڈھونڈ ھتے پھرتے ہو۔[86]

(الافاضات الیومیہ 32/317)

(بیوی بننے کا شوق) خواجہ عزیز الحسن نے عرض کی:

میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ "کاش میں عورت ہوتا حضور کے نکاح میں "اس اظہار محبت پر حضرت والا غایت(انتہائی) درجے سرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔آپ شکی محبت ہے ثواب ملے گا ثواب ملے گا۔(اشرف السوانح 2/28)[87]

---

[84](بھشتی زیور (دیوبندی) ، مقدمه ، 5/1 ، مطبوعه نور محمد اصح المطابع ، کراچی)

[85](الافاضات الیومیه من الافادات القومیه، حصه ہفتم ، 82/7 ، مطبوعه ناشر : جید برقی پریس، دہلی ، مقام اشاعت: دلی، انڈیا، اشاعت 194:ء)

[86])(ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص) ذکر میں پہلا سا مزا نہ ہونا ، ج2 / ص31 الی 32 ، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ، سن اشاعت 1423ھ)

[87])اشرف السوانح ، جوش محبت کا عجیب اظہار ، 64/2 ، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ، 1427 ھ)

فائدہ: دیکھا حکیم الامت کی حکمت کہ خواجہ صاحب کی تمنا اور آرزو پر نہ صرف اظہارِ مسرّت (خوشی کا اظہار) فرمایا بلکہ اسے اجرِ عظیم کی نَوید (بشارت) بھی سنادی۔

دلچسپ اور چٹ پٹا واقعہ حکیم الامت اور مُجدِّد زمان:

مولوی اشرف علی تھانوی مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ بعد نماز جمعہ اپنی ایک مجلس معرفَت میں بے حیاء عورت کی حیاء کی مثال دیتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں: ایک شخص کسی کے مکان پر اس کو دریافت کرنے آیا تو اس کی بیوی نئی بیاہی ہوئی تھی۔ زبان سے کیسے بولے اور بتلانا ضرور تھا۔ اس لئے کہا تو نہیں لہنگا اٹھا کر اور موت کر اور اس پر کو پھاند (پھلانگ) کر گئی جس سے بتلادیا کہ دریا پار گیا ہے بس یہ شرم کی کہ منہ سے تو نہیں بولی اور شرم گاہ دکھادی۔

(الافاضات الیومیہ 2/28)

معلوم ہوا کہ یہ واقعہ کتاب تھانوی کے پسندیدہ واقعات میں بھی درج ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعہ انہیں بہت پسند تھا۔

انتباہ: یہ واقعات معمولی مولوی کے نہیں دیوبندی فرقہ کے مجدّد کے ہیں۔

مُجدِّد دین وملت: یہ بھی اسلام کا بڑا عہدہ ہے جو ہر صدی کے سرے پر کسی بندہ خدا کو من جانب اللہ (اللہ کی طرف سے) خود بخود عطا ہوتا ہے کسی کے اپنے دعویٰ یا کسی کے چند مُعتَقِدین کی تجویز نہیں ہوتی۔ دیوبندیوں نے اگرچہ مولوی اشرف علی تھانوی کو مشہور کر رکھا ہے لیکن وہ بھی اس پر متفق نہیں بلکہ اوروں کا بھی ڈھنڈورہ پیٹا ہے اس کے باوجود اہلِ انصاف کے لئے چودھویں صدی کے مجدّد برحق تجدید عرب و عجم کے عُلَماء مشائخ کے ہاں مسلم ہے ان کے کردار کا تو یہ حال ہے ان کی ہر ہر ادا سُنَّت مصطفی تھی اور علم کا یہ عالم ہے کہ اس دور کے بڑے بڑے آپ کے علم کا لوہا مان گئے یہاں صرف ایک واقعہ پر اکتفا کیا جاسکتا ہے نواب رامپور دوران گفتگو فرمایا:

آپ ماشاءاللہ فقہ و دینیات میں بہت کمال رکھتے ہیں ہمارے یہاں مولانا عبدالحق خیر آبادی مشہور مَنطقی موجود ہیں بہتر ہو آپ قُدماء کی تصانیف سے کچھ انتہائی کُتُب ان سے پڑھ لیں اتفاق سے اس وقت مولانا عبدالحق خیر آبادی بھی تشریف لے آئے نواب صاحب نے تعارف کرایا اور فرمایا کہ باوجود کمسِنی کے سب کتابیں پڑھ چکیں ہیں اور فارغ التحصیل ہیں مولانا فضل الحق خیر آبادی کے متعلق مشہور ہے وہ کہتے تھے کہ دنیا میں اڑھائی عالم ہیں ایک مولانا بحرالعلوم دوسرے والد ماجد (مولانا فضل حق خیر آبادی) اور نصف بندہ ناچیز وہ ایک کم عمر لڑکے کو کیا عالم مانتے پوچھا آپ نے منطق کی انتہائی کتاب کونسی پڑھی؟ جواب دیا "قاضی مبارک" یہ سن کر مولانا خیر آبادی نے دریافت کیا" شرح تھذیب پڑھ چکے ہو حضرت بریلوی نے فرمایا کیا جناب کے ہاں "شرح تھذیب" "قاضی مبارک" کے بعد پڑھائی جاتی ہے؟ علامہ خیر آبادی نے یہ سن کر گفتگو کا رُخ بدلتے ہوئے پوچھا۔ بریلی میں آپ کا کیا شُغل ہے؟ فرمایا تدریس" تصنیف اور فتوی نویسی" پوچھا کس فن میں تصنیف کرتے ہیں؟ امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا" جس مسلئے میں ضرورت دیکھی نیز فرِق باطلہ کے رد میں"۔[88]

مُجدِّد بریلوی قُدِّس سِرُّہ کا بچپن:

آئندہ اَوراق میں فقیر کچھ واقعات فرقہ دیوبند کے مجدّد کے بچپن کے حالات کا پیش کرے گا اسی لئے مناسب سمجھتا ہے کہ اپنے مجدّد برحق امام احمد رضا محدث بریلوی قُدّس سرُّہ کے بچپن کے کچھ حالات عرض کردوں تاکہ اہلِ اسلام دیوبندی بریلوی کا نَزاع (اختلاف) کا فیصلہ خود کر سکیں۔

---

[88] (حیات اعلیٰ حضرت ، حاضری جوابی ، 128/1 ، مطبوعہ اکبر بک سیلرز ، سن اشاعت 2014ء)

مولانا محمد اقبال اختر کراچی نے لکھا کہ شہر سرور بریلی شریف ہے گرمی کا زمانہ ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ اپنی رحمتیں برکتیں خوب لٹا رہا ہے بریلی شریف کے محلہ سوداگراں کے ایک علمی خاندان میں ایک بچہ کی روزہ کشائی ہے بچہ کو صبح سحری میں اٹھایا گیا اور حسبِ ضرورت سحری کرادی گئی کاشانہ مبارکہ میں روزہ کشائی کی تیاریاں ہورہی ہیں آج عزیز و اقارب کو انتظار کرانے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ سہ پہر کا وقت ہوا تو سامان افطار کی تیاری شروع ہوگئی ایک الگ کمرے میں پھل فروٹ اور دیگر سامان کے علاوہ فرنی کے پیالے بھی چنے ہوئے ہیں۔

سخت گرمی ہے بوجہ گرمی لوگوں کا براحال ہے ہر کوئی چاہتا ہے کہ جلد وقت افطار ہو جائے تاکہ روزہ افطار کیا جائے یکایک بچہ کے والد اپنے بچہ کو لے کر اس کمرے میں جاتے ہیں اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے ہیں پھر ایک فرنی کا پیالہ اٹھا کر اپنے بیٹے کی طرف بڑھاتے ہیں اور امتحاناً کہتے ہیں: "لو اسے کھالو" بچہ حیران ہو کر عرض کرتا ہے "ابا حضور! میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں" اس پر والد صاحب نے کہا میاں کھا بھی لو بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے میں نے دروازہ بند کر دیا ہے اب کوئی دیکھنے والا نہیں جلدی سے کھالو" یہ سن کر بچہ نے ادب سے عرض کیا: ابا حضور! جس کے حکم پر روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے بچہ کا جواب سن کر والد کی آنکھوں سے بے اختیار اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا فَرطِ مسرّت میں اپنے ہونہار فرزند کو گلے لگالیا سینے سے چمٹالیا اور پیار کرتے ہوئے باہر لے آئے اور پھر اوقات کار کے مطابق بچے نے روزہ افطار کیا۔ [89]

یہ بچہ کون تھا (نہایت خوشی سے کہہ دو احمد رضا) 5۔6 برس عمر کا لڑکا اپنے گھر سے باہر کسی کام سے نکلا ایک بڑا کرتا زیب تن کئے یہ بچہ خراماں خراماں (آہستہ آہستہ) جارہا ہے کہ سامنے سے چند زنان بازاری (طوائف) کا گذر ہوا بچہ نے جب ان کو دیکھا تو کُرتے کے دامن سے اپنا منہ چھپالیا بچے کی یہ حرکت دیکھ کر ان میں سے ایک نے طنزاً کہا "میاں ستر کی تو خبر لو" بچہ نے جب سنا تو منہ چھپائے چھپائے ہی برجستہ (فوراً) جواب دیا " نظر بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے، دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے" بچہ کا جواب سن کر زنانبازاری شرمندہ ولاجواب ہوگئی اور اپنا رستہ لیا سننے والے بچہ کی اس ذہانت اور حاضر جوابی سے دنگ رہ گئے۔ یہ بچہ کون تھا (احمد رضا) [90]

شہر عُلوم بریلی شریف میں ایک مدرسہ میں دینی تعلیم دی جارہی ہے بچے آتے ہیں اور اپنا سبق سنا کر جو استاد نیا سبق پڑھاتے ہیں پڑھتے جاتے ہیں انہی بچوں میں ایک بچہ جب سبق لینے آیا تو استاد کسی آیت کریمہ میں بار بار ایک لفظ کی اِصلاح کرتے ہیں مگر بچے کی زبان پر نہیں چڑھتا اتفاقاً اتنے میں اس بچے کے جدامجد (دادا) اپنے وقت کے عالم جلیل تشریف لائے انہوں نے جب بچہ کی تکرار سنی تو دوسرا قرآن پاک منگوا کر دیکھا تو وہاں پر کاتب کی غلطی تھی زیر کی جگہ زبر لگادیا تھا انہوں نے پہلے توضیح (وضاحت) کی پھر بچہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ استاد کی بات احتراماً تسلیم کر لینی چاہیے بچہ نے جواب عرض کیا کہ میں تو حکم کی تعمیل چاہتا تھا مگر زبان ہی نہ لوٹتی تھی بچہ کی یہ بصیرت دیکھ کر انہوں نے اس کے حق میں دعا کی اس بچہ سے اکثر اسی قسم کی باتیں سَرزد ہوتی رہتی تھیں ایک مرتبہ بچہ کے استاد نے حیرانی کے عالم میں کہا کہ "تم جن ہو یا انسان"۔ [91]

یہ بچہ کون تھا (کہہ دو احمد رضا) ایک بار استاد موصوف بچوں کو پڑھانے میں مشغول تھے کہ ایک بچہ آیا اور سلام کرکے بیٹھ گیا استاد نے جواباً کہا کہ " جیتے رہو " اتنے میں ایک بچے نے بَرجَستہ کہا یہ تو جواب نہ ہوا آپ بھی جواباً سلامتی بھیجئے۔ مولوی صاحب نے فوراً کہا "و علیکم السلام " بچہ کی بروقت تنبیہ سے بہت خوش ہوئے اور دعائیں دینے لگے۔ یہ بچہ کون تھا (کہہ دو احمد رضا) یہ بچہ کوئی عام بچہ نہ تھا۔ اس بچہ کو تو قدرت نے عالمِ اسلام اور خاص کر ہندوستان کے سادہ لوح

---

[89] (حیات اعلی حضرت، بچپن کے حالات، 51/1، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، سن اشاعت 2014ء)

[90] (حیات اعلی حضرت، بچپن کے حالات، 49/1، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، سن اشاعت 2014ء)

[91] (حیات اعلی حضرت، تعلیم، 53/1 مطبوعہ اکبر بک سیلرز، سن اشاعت 2014ء)

مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے بریلی شریف میں مَبعوث فرمایا آگے چل کر دنیائے اسلام میں عظیم شخصیت بن کر اُبھرا جس کو علمائے عَرب و عَجم نے مجدّدِ دین و ملت تسلیم کیا وہ کون ہے کہہ دو احمد رضا رضی اللہ عنہ۔[92]

امام احمد رضا خان محدث بریلوی، وہ امام احمد رضا جنہوں نے کم عمری میں زمانے کے منہ پر زنّاٹے دار طمانچہ رسید کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ (برصغیر پاک و ہند) دار الغرب نہیں دار السلام ہے اور یوں ہندوستان کے سادہ لوح مسلمانوں کو ذِلّت و غُربت کی موت مرنے سے بچا لیا۔ وہ امام احمد رضا جنہوں نے سب سے پہلے اس وقت دو قومی نظریہ کا پرچار کیا جب قائدِ اَعظم اور علامہ اقبال بھی متحدہ قومیت کے حامی تھے۔[93]

وہ امام احمد رضا۔۔۔ جن کی خدمات پاکستان کے لئے بابائے قوم اور شاعرِ مشرق سے کسی بھی طرح کم نہیں۔

وہ امام احمد رضا۔۔۔ کہ ایسے عالم 'وہ کونسا علم ہے جو کہ ان سے نہ آتا ہو وہ فن ہی کیا ہے؟ جس سے وہ واقف نہ ہوں۔

وہ امام احمد رضا۔۔۔ ایسے مفتی کہ ان کے "فتاویٰ رضویہ شریف" کی چند جلدیں مطالعہ کرنے کے بعد شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ "میں نے دورِ آخر میں ان (مولانا احمد رضا خاں) جیسا فقیہ نہیں دیکھا۔ مولانا جو رائے ایک بار قائم کر لیتے ہیں اسے دوبارہ بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنا موقف پیشہ خاصی سوچ و بچار کے بعد اختیار کرتے ہیں۔ ہاں سَر عشق رسول ﷺ کی وجہ سے ان کی طبیعت میں شدت نہ ہوتی تو وہ اپنے دور کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہوتے۔

وہ امام احمد رضا۔۔۔ جو علم و فضل کے ایک وَسیع سمندر تھے وہ سمندر جس کے اندرونی رُموز و اَسرار (راز) سے مکمل آشنائی (آگاہی) تو ایک طرف تاہنوز (اب تک) ساحل (کنارے) تک بھی رسائی نہیں ہو سکی۔

وہ امام احمد رضا۔۔۔ جو زُود نویسی' برجستہ تحریر' اور تصنیفی اِستعداد کو تمام اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور تھے۔

وہ امام احمد رضا۔۔۔ جن کی وُسعت علمی' فن تحریر اور محاسن "کنز الایمان" کا یہ عالم کہ اگر علم و فن کے بڑے بڑے آئمہ کرام کو مشاہدے کا موقع ملا تو خدا کی قسم وہ شریک تلمُّذ کی آرزو کرتے۔

وہ امام احمد رضا۔۔۔ جنہیں دنیا آج "اعلیٰ حضرت" "امام اہلِ سُنَّت فاضل بریلوی کے نام سے یاد کرتی ہے۔

آپ نے 10 شوال المکرم 1272ھ جون 1856ء بوقتِ ظہر اس دنیائے فانی کو اپنے قُدوم مَیمَنتِ لزوم (مبارک قدموں) سے سرفراز فرمایا۔[94]

والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ نے آپ کا نام محمد تجویز فرمایا اور جدّ اَمجد مولانا رضا علی خان علیہ الرحمہ نے (احمد رضا) تاریخی نام (المختار) رکھا گیا جس سے آپ کا سنِ ولادت 1272 برآمد ہوتا ہے۔ حضور رحمت عالم ﷺ کی سچی غلامی پر فخر کرتے ہوئے آپ اپنے نام سے پہلے "عبد المصطفیٰ" کا اضافہ کرکے یوں لکھا کرتے تھے "عبد المصطفیٰ رضا خان"۔

[92] (حیات اعلی حضرت، بچپن کے حالات، 49/1، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، سن اشاعت 2014ء)

[93] (فتاوی رضویہ، اعلام الاعلام بأن ہندوستان دار الاسلام، 106/14، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور)، سن اشاعت، 1412ھ/1991ء)

[94] (حیات اعلی حضرت، وصال، 752/3، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، سن اشاعت 2014ء)

آپ کی پیدائش کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ مَسنونہ ہوا اسی دن آپ کے جدّ امجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر تھی کہ یہ فرزند اَرجُمند فاضل و عارف ہوگا۔ چنانچہ آپ نے چار سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم فرمایا اور چھ سال کی عمر میں ماہ ربیع الاول شریف میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر فرمائی۔[95]

دعوتِ انصاف: یہ ہے وہ بچہ جسے عَرب و عَجم کے بلند پایہ عُلَماء و مشائخ نے مجدّد برحق مانا۔اس بچہ کی بچپن کی کیفیت بطور نمونہ عرض کر دی گئی ہے اب دیوبندی فرقہ کے مجدّد اور اس بیمار قوم کے حکیم صاحب کا حال ملاحظہ ہو۔

مُجدِّد دیوبندیت کا بچپن:

مولوی اشرف علی تھانوی 17 شوال المکرم 1350ھ بروز جمعرات بعد نماز ظہر اپنی ایک مجلس معرفت میں اپنے بچپن کے واقعات کا تذکرہ فرماتے ہوئے یوں بیان کرتے ہیں۔ایک روز سب لڑکوں اور لڑکیوں کے جوتے جمع کر کے ان کو برابر رکھا اور ایک جوتے کو سب سے آگے رکھا وہ گویا کہ امام تھا اور رنگ کھڑے کر کے اس پر کپڑے کی چھت بنائی وہ مسجد قرار دی۔(الافاضات الیومیہ:2/474)

فائدہ: جس کی مسجد اور امام ایسا ہو اس گروہ کا مجدّد کیسا ہوگا۔اس مجدّد کی بچپن کی شرارت ملاحظہ ہو۔

خود حضرت تھانوی نے فرمایا: ایک مرتبہ میرٹھ میں میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد ہے سب نمازیوں کے جوتے جمع کر کے اس کے شامیانہ پر پھینک دیئے نمازیوں میں غل (شور) مچا کہ جوتے کیا ہوئے ایک شخص نے کہا کہ یہ لٹک رہے ہیں مگر کسی نے کچھ نہ کہا یہ خدا کا فضل تھا۔

(الافاضات الیومیہ2/475)

ایک اور شرارت:

خود تھانوی جی نے فرمایا: ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کَمِسریٹ (دفتر) سے گرمی میں بھوکے پیاسے پریشان گھر آئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہوئے گھر کے سامنے بازار ہے میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا پِلہ (بچہ) چھوٹا سا پکڑ کر گھر لا کر ان کی دال کی رِکابی (برتن) میں رکھ دیا۔بیچارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہوگئے اور کچھ نہیں کہا۔[96]

(الافاضات الیومیہ2/475)

تبصرہ اویسی غفرلہ: وہ اشرف علی تھانوی جو اپنے بھائی کے سر پر پیشاب کرنے کا تجربہ کار ہو' وہ اگر بڑا ہو کر اولیائے کرام کو مشرک و بدعتی و کافر بتائے اور انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کرے تو کیا کوئی بڑی بات ہے۔

ایک اور شرارت:

[95])حیات اعلی حضرت ، ولادت با سعادت ،ملخصاً ، ج1، ص 47 الی 51 ، مطبوعہ اکبر بک سیلرز ، سن اشاعت 2014ء)

[96])ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص) بچپن کے واقعات ، ج4/ص 260 الی 262 ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ، سن اشاعت 1423ھ)

خود مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ ہم لوگ والد صاحب کے پاس رہتے تھے، تین چارپائیاں برابر بچھی ہوئی تھیں، والد صاحب اور ہم دونوں بھائیوں کی میں نے رسی لے کر سب کے پائے ملا کر خوب کس کر باندھ دیئے اور لیٹ کر سوگئے پھر والد صاحب بھی آکر لیٹ گئے اتفاق سے بارش آئی تو والد صاحب اٹھے اور اپنی چارپائی گھسیٹی اب وہاں تینوں چارپائیاں ایک ساتھ چلی آرہی ہیں بیحد غصے ہوئے اور فرمایا کہ ایسی ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔[97]

(الافاضات الیومیہ 4/273)

بازاروں میں چلتے ہوئے کھانا:

میں دروازے پر کھڑے ہو کر یا راستے میں چلتے ہوئے کسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا اگر کبھی اسلامی سلطنت ہو جائے تو زائد سے زائد میری شہادت قبول نہ ہوگی۔[98]

تبصرہ اویسی غفرلہ:

کھڑے ہو کر یا چلتے ہوئے کھانے سے نہ صرف گواہی قبول نہیں ہوتی بلکہ گناہ بھی ہے لیکن مجدّدِ دیوبندیت کو کیا اس کو تو گناہ مرغوب ہے جو مجدّد گناہ سے پیار کرتا ہے تو وہ خاک تجدیدی کام کرے گا۔

مشہور شرارتی اشرف علی تھانوی:

جہاں اس قسم کی کوئی بات شوخی (بے حیائی) کی ہوتی تھی۔ لوگ والد صاحب کا نام لے کر کہتے ان کے لڑکوں کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔[99]

(الافاضات الیومیہ تھانوی 4/273)

تبصرہ اویسی غفرلہ:

ایسے شرارتی اور چوٹی کے شرارتی کو دیوبندی فرقے کے موَحِّدین اپنا مجدد مانتے ہیں۔

زن مرید اشرف علی تھانوی:

دیوبندیوں کے مُجدّد صاحب نے اپنی عورت کی معمولی وجہ سے نماز توڑ ڈالی چنانچہ خود کہتا ہے کہ میں صبح کی سُنّتیں پڑھ رہا تھا کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا دوڑا ہوا یہ خبر لایا کہ آپ کی بیوی گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں میں نے یہ خبر سُنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔ (اشرف المعمولات مطبوعہ تھانہ بھون)

نوٹ: دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز میں اگر حضور کریم ﷺ کا خیال آجائے تو یہ خیال محمدی اپنے گدھے کے خیال میں سراسر ڈوب جانے سے بھی کئی درجہ بدتر ہے، چنانچہ دیوبندیوں کا اول امام لکھتا ہے۔

"گو جناب رسالت ماب باشند بچندیں مرتبہ بد تر از استغراق درگاؤ خر خود است" (صراط مستقیم فارسی مصنفہ اسمعیل 58) ۔[100]

---

[97] (ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص) بچپن کے واقعات ، ج4/ص 260 الی 262 ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ، سن اشاعت 1423ھ)

[98] (ملفوظات حکیم الامت ، ملفوظ 513، انا للہ کے معنی اور دعوت کی تین قسمیں، 292/3 ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

[99] (ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص) بچپن کے واقعات ، 4/ 261 ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ، سن اشاعت 1423ھ)

[100] (صراط مستقیم ، دوسرا باب بدعات سے بچنا، فصل ثالث ، دوسری ہدایت ، پہلا افادہ ، 169/1 مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور)

اب اہلِ دل ان دیوبندیوں وہابیوں کی قلبی شَقاوَت (دل کی سختی) کا ملاحظہ کریں کہ ایک طرف تو یہ محبوب دوعالم کے مقدّس تَصوُّر کو گدھے سے بدتر بتائیں اور دوسری طرف ان کے تھانوی صاحب اپنی بیوی کے لئے سرے سے نماز ہی توڑ ڈالے تو اس کے تَصوُّف میں ذرہ فرق نہ آئے۔

اَکابر دیوبند کی عادات کے نمونے

دیوبند کو بچوں کے کمربند کھولنے کی عادت:

ایک دفعہ بنو پہلوان نے جو دیوبند کا رہنے والا تھا' باہر کے کسی پہلوان کو پچھاڑ دیا' تو مولانا محمد قاسم صاحب کو بڑی خوشی حاصل ہوئی' اور فرمایا ہم بھی بنو اور اس کے کَرتب دیکھیں۔ بچوں سے ہنستے بولتے اور جلال الدین صاحبزادہ محمد یعقوب صاحب کے بچے تھے بڑی ہستی کیا کرتے تھے کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمربند کھولتے تھے۔ مولوی محمد قاسم کو لڑکوں کے پاجامے کھولنے کی یہ عادت کیا اچھی تھی؟

لڑکے سے عشق:

حضرت والد صاحب مرحوم نے فرمایا کہ مولانا منصور علی خان صاحب مرحوم مرادآبادی حضرت نانوتوی کے تلامذہ (شاگردوں) میں سے تھے طبعیت کے بہت پختہ تھے جدھر طبعیت مائل ہو جاتی پختگی اور اِنہماک (توجہ) کے ساتھ ادھر جھکتے تھے انہوں نے اپنا واقعہ خود مجھ سے سنایا کہ مجھے ایک لڑکے سے عشق ہو گیا اور اس قدر اس کی محبت نے طبعیت پر غلبہ پایا کہ رات دن اس میں گزرنے لگے میری عجیب حالت ہو گئی تمام کاموں میں اِختِلال (خلل) ہونے لگا۔ الخ[101]

(اشرف التنبیہ)

دیوبندی مُجدِّد کی ایک اور شرارت:

خود اشرف علی تھانوی نے فرمایا: میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آکر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ بھائی پیشاب کر رہے تھے میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا اتفاق سے اس وقت والد صاحب تشریف لائے فرمایا یہ کیا حرکت ہے میں نے عرض کیا ایک روز انہوں نے میرے سر پر پیشاب کیا تھا۔ بھائی نے اس کا بالکل انکار کر دیا پھر آگے فرماتے ہیں فرض جو کسی کو نہ سوجھتی تھی وہ ہم دونوں بھائیوں کو سوجھتی تھی۔[102]

بڑی دور کی سوجھی:

گویا کہ تھانوی صاحب نے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی بجائے اینٹ کا جواب اینٹ ہی سے دیا۔

موجی لوگ: دیوبندی موجی لوگ ہیں موج میں آئے تو امام الانبیاء ﷺ کا انکار کر دیا۔ موج میں آئے تو نانی کو نبی علیہ السلام سے بڑھا دیا۔ چنانچہ مفتی عزیز الرحمن فاضل دیوبند لکھتے ہیں: امی جی حضرت مولانا محمد یحیٰ صاحب و حضرت مولانا الیاس صاحب کی نانی ہوتی ہیں نہایت عابِدہ زاہِدہ و خاتون تھیں جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا، عجیب و غریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔[103]

(تذکرہ مشائخ دیوبند حاشیہ46)

---

[101] (ملفوظات حکیم الامت. قاسم نانوتوی کا بچوں سے مزاق. ج11/ ص69 الی 70. مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ. سن اشاعت 1423ھ)

[102] (ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص) بچپن کے واقعات. 262/4. مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ. سن اشاعت 1423ھ)

[103] (تذکرہ مشائخ دیوبند. مظفر حسین کاندھلوی. 42/1. حاشیہ نمبر 1. مطبوعہ: ادارہ مدنی دار التالیف. بجنور. مقام اشاعت: بجنور, انڈیا سن اشاعت 196: ء)

تبصرہ اویسی غفرلہ! یہ نانی تھی یا عطر تیار کرنے والی فیکٹری؟

اگر ہم ایسی بات کسی ولی کامل تو کیا خود حضور ﷺ کے لئے بیان کریں تو دیوبندی آسمان کو سر پر اٹھالینگے بلکہ آسمان سر پر اٹھالیا۔

چنانچہ فقیر نے 1946/1384 میں بہاولپور میں ایک تقریر میں کہا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے فُضَلات (پیشاب و پاخانہ 'پسینہ) پاک بلکہ خوشبوناک تھے اس پر شہر کے دیوبندیوں نے آسمان سر پر اٹھالیا۔ فقیر نے جب **شفا شریف** اور **مواہب لدینہ** اور **خصائص کبریٰ** کی اَحادیث مبارکہ دکھائیں تو حسب عادت کہا کہ یہ روایات ضعیف ہیں میں نے کہا تمہارا ایمان ضعیف (کمزور) ہے اَحادیث صحیح ہیں اس کے بعد فقیر نے اس موضوع پر دو کتابیں لکھیں ان میں تفصیل کے ساتھ اَحادیث بھی ثابت کر دکھلائیں۔

نانی کا پوتڑا تبرک:

عاشق الٰہی میر ٹھی بھی لکھتے ہیں: بی امی کی عمر طویل ہوئی اور انہوں نے نواسوں کی اولادوں کو بھی دیکھا، اخیر عمر میں بَصارت (بینائی) اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی تھیں اور مرضِ الموت میں تین سال کامل صاحبِ فراش (وہ بیمار جو چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو اور بستر پر لیٹا رہے) رہیں۔ مگر نہ قلبی و لسانی ذکر اللہ میں فرق آیا اور نہ صبر و رضا بر قضا میں کمی لاحق ہوئی۔ جس مریض کو تین سال مرض میں اس طرح گذریں کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار ہو اس کے متعلق یہ خیال بہ موقع نہ تھا کہ بستر کی بدبو دھوبی کے یہاں بھی نہ جائے گی۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا غسل کے لئے چارپائی سے اتارنے پر ایسی نرالی مہک پھوٹتی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد و عورت تعجُّب (حیرت) کرتا تھا چنانچہ بغیر دھلوائے ان کو تَبَرُّک بنا کر رکھ لیا گیا (تذکرۃ الخلیل 97/96)[104]

تبصرہ اولی غفرلہ:

دیوبندی ایک طرف تو نبی ﷺ کے تَبَرُّکات پر اعتبار نہیں کرتے انہیں حرام و ناجائز اور بدعت کہتے ہیں ادھر نانی کے پوتڑے (کپڑے کے ٹکڑے) کو متبرِّک بنا رہے ہیں عجیب رنگ ہیں زمانے کے۔

تَبَرُّکات اور اہلِ سُنَّت:

اہلِ سُنَّت حضور ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کرام کے تَبَرُّکات کو حِرزِ جان (جان سے زیادہ بڑھ کر پیارا) و ایمان سمجھتے ہیں۔ دیوبندی اس کے منکر ہیں بلکہ تَبَرُّکات کے خلاف مُناظروں پر اتر آتے ہیں۔ اور دلائل میں کہتے ہیں اگر تَبَرُّکات فائدہ دیتے تو حضور ﷺ اپنا مبارک پیراہن ابی بن ابی سَلول منافق کو اس کے مرنے کے بعد پہنایا۔ ایسے ہی تَبَرُّکات کی دشمنی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شَجرِ رضوان کٹوا دیا تھا۔ ایسے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حَجرِ اسود کو فرمایا تیرا نفع و نُقصان کچھ نہیں حضور ﷺ تجھے نہ چھوتے تو ہم تجھے کبھی نہ چومتے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہاں پانی کا گندا پوتڑا تَبَرُّک بنا کر رکھ لیا گیا۔ اس سے ہم انہیں کیا سمجھیں۔ (خود بتلاؤ یا کہ بتلائیں ہم)[105]

مذکورہ بالا اعتراضات کے جوابات کے لئے فقیر کی تصانیف "**التحریر المنجمد** اور **ابرکات فی التَبَرُّکات**" کا مطالعہ کیجئے۔

---

104 (تذکرۃ الخلیل، دادی کے معمولات، ج 1/ ص 78 الی 79، مطبوعہ: کتب خانہ اشاعت العلوم، سھارنپور)

105 (جاء الحق، حصہ اول، عرس کا بیان، اعترض، جواب، اعتراض نمبر 3، 270/1، مطبوعہ قادری پبلیشر، لاھور)

فُضَلات الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

عالم اسلام کے جملہ عُلَماء ومشائخ مُتّفِق ہیں کہ تمام فُضَلات (خون'پیشاب'پاخانہ'پسینہ) طَیِّب طاہر بلکہ مُعَطَّر و مُعتبر تھے یہاں تک دیوبندیوں کا مجدِّد مولوی اشر فعلی تھانوی بھی (نشر الطیب) یہاں پر فقیر مختصراً چند حوالے لکھ رہا ہے تاکہ شکی مزاج شک میں نہ رہے۔

شفاء شریف:

ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃاللہ علیہ اپنی کتاب **الشفاء** مطبوعہ مصر میں رقم فرماتے ہیں:

"فقد. قال قوم من اهل العلم بطهارة هذين الحدثين منه صلى الله عليه وسلم وهو قول بعض اصحاب الشافعي"[106]

یعنی: یقیناً بعض اہلِ علم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حَدَثَین (پیشاب'پاخانہ) کے پاک ہونے کے قائل ہیں اور یہی قول بعض شافعی حضرات کا بھی ہے۔

ابن حجر کی شرح بخاری:

فتح الباری شرح بخاری ص218 میں ہے:

صحح بعض أئمة الشافعية طهارة بوله صلى الله عليه وسلم وسائر فضلاته، وبه قال أبو حنيفة كما نقله في المواهب اللدنية عن شرح البخاري للعيني وصرح به البيري في شرح الأشباه.[107]

یعنی: بعض شافعی ائمہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشاب مبارک کے پاک ہونے بلکہ تمام فُضَلات کے طاہر ہونے کے قول کو صحیح قرار دیا ہے اور یہی قول امام اَعظَم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی کا ہے جس طرح مواہب اللدینہ میں شرح بخاری عینی سے منقول ہے۔ (عینی شرح البخاری ص'829' ج'1'ص'777'ج'1' اور عقود الدریۃ ص365 ج2) میں مرقوم ہے:

"وتكاثرت الأدلة على طهارة فضلاته صلى الله عليه وسلم وعد الائمة من خصائصه"[108]

یعنی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فُضَلات کے پاک ہونے پر کثرت سے دلائل موجود ہیں اور ائمہ کرام نے اس کو آپ کے خَصائِص (خصوصیات) میں شمار کیا ہے۔ کُتُبِ مذکورہ میں یہ عبارت بھی موجود ہے:

"ان فَضَلَاته عليه الصلوة والسلام طاهرة كما جزم به البغوى وغيره وهو المعتمد و ذكر احاديث ثم قال وهذه الاحاديث مذكورة في كتب الصحيح"[109]

---

[106] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى. الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنيوية فيه نسقا. الفصل الثالث نظافته صلى الله عليه وسلم، 155/1 ، مطبوعه دار الفيحاء – عمان الطبعة: الثانية 1407 هـ)

[107] (الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الطهارت، ، باب الانجاس، 318/1)

[108] (فتح الباري شرح صحيح بخاري لابن حجر , كتاب الطهارة، باب الماء، 272/1 ، الناشر: دار المعرفة بيروت، 1379هـ)

[109] (العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية.مسائل وفوائد شتى من الحظر والإباحة وغير ذلك.فائدة من مات على الكفر أبيح لعنه إلا والدي رسول الله صلى الله عليه وسلم، 331/2 ، مطبوعه دار المعرفة بيروت)

یعنی: یقینانبی پاک ﷺ کے فُضَلات پاک ہیں جس طرح کہ علامہ بَغوی وغیرہ نے جَزم (یقین) کیااوراسی پر اعتماد کیا گیا ہے۔اور کافی حدیثیں ذکر کرنے کے بعد کہا یہ حدیثیں صحیح کتابوں سے ذکر کی گئی ہیں۔

وقال قوم بطهارة الحدثين منه صلى الله عليه وسلم أي البول والغائط وكذادمه وسائر فُضَلاته[110]

(مجمع البحار ص244ج1)

یعنی: اورایک گروہ نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے حَدَثین یعنی پیشاب وپاخانہ اور خون اور تمام فُضَلات کو پاک وطیب کہا ہے۔

عقیدت صحابہ رضی اللہ عنہم:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر قرآن وحدیث اور دین کو سمجھنے والا اور کون ہوگا انہوں نے فُضَلات کو نوش فرمایا اَحادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکار دوعالم نورِ مجسم ﷺ کا خون مبارک نوش فرمایا اور حضور ﷺ نے ان پر کوئی مؤاخذہ اور گرفت نہیں فرمائی بلکہ انہیں دوزخ سے آزادی کی بَشارت (خوشخبری) دی جس سے اَظْهَرَ مِنَ الشَّمْس ثابت ہوا کہ آپ کا خون پلید وحرام نہیں بلکہ طیب و منزّہ ہے مزید یہاں ایک صحابیہ سے حضور کا پیشاب پینا بھی ثابت ہے۔

عبداللہ بن زبیر ومالک بن سنان شفاء شریف ص۔1۔4۔ج۔1 میں ابوالفضل قاضی عیاض علیہ الرحمہ رَقمطراز ہیں:

"ومنه شرب مالک بن سنان دمه يوم احد وقوله له لن تصيبه النار ومثله شرب عبد الله بن الزبير دم حجامته ولم ينكر عليه"[111]

یعنی: اورانہی راویات میں سے حضرت مالک بن سنان کا اُحد (غزوہ اُحد) کے دن خون مبارک نوش کرنا اور آپ کا انہیں یہ فرمانا کہ ان کو ہر گز آگ نہیں پہنچ سکتی۔ نیز اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کے پچھنے لگوانے کا خون پینا اور آپ کا اس پر برا نہ منانا ثابت کرتا ہے کہ آپ کا خون مبارک پاک ہے۔

ابوسعید خدری: مظاہر حق ص136۔ج-5 میں ہے: ابوسعید خدری نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون چوسا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میرا خون چوسا اس کو آگ مَس نہ کرے گی۔[112]

عبداللّٰہ بن زبیر المدینة المزجاة 99 میں مولانا محمد عنایت اللہ لکھنوی نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ پچھنے لگوائے اور خون حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیا کہ اس کو کسی علیحدہ جگہ ڈال آؤ۔

---

[110] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى. الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنيوية فيه نسقا. الفصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقذار وعورات الجسد.64/1. مطبوعه دار الفيحاء – عمان الطبعة: الثانية 1407 هـ)

[111] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى. الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنيوية فيه نسقا. الفصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقذار وعورات الجسد.64/1. مطبوعه دار الفيحاء – عمان الطبعة: الثانية 1407 هـ)

[112] (نسيم الرياض. فصل في نظافة جسمه. 29/2. دار الكتب العلمية. الطبع الاولى 1421هـ 2001م)

حضرت عبداللہ نے اس کو پی لیا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم کو آگ نہ چھوئے گی مگر قسم اتارنے کے لئے یعنی۔ (ان منکم الا واردھا کان علی ربك حتما منقضیا) کو پورا کرنے کے لئے۔[113]

ام ایمن: قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے الشفاء ص44، ج1 میں یہ حدیث بھی درج فرمائی:

"وقد روی نعم من ھذا عنه في امرأة شربت بوله فقال لها لن تشتكی وجع بطنك ابدا و حديث هذه المرأة التي شربت بوله صحيح الزم الدار قطني مسلما والبخاری اخراجه في صحيح واسم هذه المرأة بركه واختلف في النسب وقيل هي ام ايمن وكانت تخدم النبي صلى الله عليه وسلم 'قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم قدح من عيدان يوضع تحت سريره يبول فيه من الليل فبال فيه ليلة ثمه افتقده فلم يجد فيه شيئا فسال بركة عنه فقالت قمت وانا عطشانته فشربته"

یعنی: اور ضرور انہیں سے اس کی مثل یہ بھی روایت کیا گیا ہے اس عورت کے متعلق جس نے نبی کریم ﷺ کا پیشاب نوش کیا تو آنحضور ﷺ نے اسے فرمایا کہ تجھے ہر گز پیٹ کی تکلیف نہ ہو گی۔ اور اس عورت کی حدیث جس نے آپ کا پیشاب پیا صحیح ہے۔ امام دار قطنی نے اس حدیث کو امام مسلم و بخاری پر الزام لگایا کہ اپنی صحیح میں کیوں اس کو بیان نہ کیا۔ اس عورت کا نام برکہ ہے اس کی نسب میں اختلاف ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اُمّ اَیمن ہے جو کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھی۔ اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے عیدان لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا جاتا تھا حضور رات کو اس میں پیشاب فرماتے تھے، ایک رات حضور ﷺ نے اس میں پیشاب فرمایا پھر اس پیالہ کو خالی پایا، تو اُمّ اَیمن برکہ سے دریافت فرمایا تو اس نے عرض کی کہ حضور ﷺ (میں نیند سے) اٹھی اور پیاسی تھی تو میں نے اسے پی لیا۔[114]

عارف رومی علیہ الرحمہ نے بھی اپنے اس عقیدہ کو برملا الفاظ میں ظاہر فرمایا ہے:

این خورد گردد پلیدی زیں جدا
داں خورد گردد ہمہ نور خدا

دنیا کے لوگ طرح طرح کی بہترین غذائیں اور پھل سبزی کھائیں تو ان سے پلیدی اور غلاظت بن کر نکلتی ہے اور وہ (حبیب خدا ﷺ) تناول فرمائیں تو سب کا سب نورِ خدا بن جاتا ہے۔

فائدہ: ہماری گرفت پر دیوبندی تو پھر بھی بن جاتے ہیں کہ واقعی حضور ﷺ کے فُضَلات طاہر و مُطَہر اور مُعَطّر و مُعتبر تھے۔ لیکن غیر مقلدین وہابی ضد کے پکے ہیں نہیں مانتے حالانکہ دار قطنی کی سند صحیح ہے، اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ اپنی خواہش کے بندے ہیں حدیث کا دعوی لفظی ہے در حقیقت یہ منکرین حدیث ہیں چکڑالوی (منکرین حدیث) مذھب انہی کا تیار کردہ ہے۔

انتباہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے فُضَلات مبارکہ (پاخانہ 'پیشاب اور پسینہ 'خون) کو طاہر و مُطَہر اور مُطَہر و مُعتبر مانتے ہیں۔ لیکن کسی ولی اللہ کے لئے بھی ہم نے ایسی جرات نہیں کی لیکن دیوبندیوں سے سطحی طور علیہ السنہ کے لئے مذکورہ بالا مسئلہ (طہارۃ وخوشبوئے فُضَلات) پوچھو تو تجربہ کر لو فوراً کہیں گے توبہ توبہ۔

---

[113](الهدية المزجاة لقراء المشكوة. اسماء الرجال متعله مشكاة. حرف العين. 91/1۔ مطبوعه: منشی نول کشور. لکھنؤ. سن اشاعت 1936ء)

[114](الشفا بتعريف حقوق المصطفى. الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنيوية فيه نسقا. الفصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقذار وعورات الجسد. 64/1. مطبوعه دار الفيحاء – عمان الطبعة: الثانية 1407ھ)

لیکن جب نانی کا حوالہ دکھاؤ تو ٹھنڈے پڑ جائیں۔افسوس ہے کہ موج میں آجائیں تو نانی کا پانخانہ خوشبوناک مان لیں، بے ایمانی پر آجائیں تو نبی علیہ السلام کے کمالات کا انکار کردیں۔

حسین احمد کانگریسی خلیل علیہ السلام کا امام (معاذاللّٰہ)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب کسی حجرہ میں تشریف فرماہیں اور مُتَّصل(قریب ہی)ایک دوسرے کمرے میں کُتُب خانہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کُتُب خانہ سے ایک مُجَلَّد(جلد والی) کتاب اٹھائی۔ جس میں دو کتابیں تھیں ایک کتاب کے ساتھ دوسری کتاب تھی وہ خُطبات جمعہ کا مجموعہ تھا۔اس مجموعہ خطبات میں وہ خطبہ نظرانور سے گزرا جو مولانا حسین احمد مدنی مدظلہ خطبہ جمعہ پڑھا کرتے ہیں،۔جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مُصَلّیوں(نمازیوں) کا مجمع تھا۔مُصَلّیوں نے فقیر(مولانامرغوب) سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل علیہ السلام سے سفارش کروکہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں! فقیر نے جرات کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا کی اِقتداء میں نماز جمعہ ادا فرمائی فقیر بھی مُقتَدیوں میں شامل تھا(الجمیعۃ، شیخ الاسلام نمبر 164۔کالم 114)

فائدہ: کیا یہ حیرت واِستِعجاب(تعجب) کی بات نہیں کہ مولانا مدنی کے عاشق صادق جناب مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہنے کی جرات وہمت کیسے کی کہ وہ نماز نہ پڑھائیں بلکہ خود حضرت خلیل اللہ ایک غیر نبی کی اِقتداء کریں؟ کیا غیر نبی کے پیچھے نماز پڑھنا'نبی اور رسول کے پیچھے نماز پڑھنے سے افضل ہے؟ کیا امامت کے مستحق مولانا مدنی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام سے زیادہ تھے؟ کیا ایک بَرگزیدہ نبی کو غیر نبی بلکہ معمولی مولوی کا مُقتَدی بنانے کی کوشش فَسادِ قلب نہیں تو اور کیا ہے۔

دیوبند کے جھونپڑے ہی بہشت ہیں:

بہشت(جنت) کی تعریف قرآن واَحادیث میں واضح ہے لیکن دیوبندیوں کی بہشت کچھ اور طریقہ کی ہے، مولوی اشر فعلی تھانوی نے لکھا کہ ان ہی حضرات کی برکت تھی، مقبولیت پر یاد آیا'حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے خواب میں دیکھا کہ جنت ہے اور اس میں ایک طرف چھپر کے مکان بنے ہوئے ہیں فرماتے ہیں کے میں نے دل میں کہا کہ اے اللہ! یہ کیسی جنت ہے، جس میں چھپر ہیں، جس وقت صبح کو مدرسہ آیا مدرسے کے چھپر پر نظر پڑی تو ویسے ہی چھپر تھے(الاضافات الیومیہ تھانوی (22) [115]

اھلِ سُنَّت کی جنت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

لبنة من ذهب و لبنته من فضة وملا طها المسك الاذفر وحصبا رها اللولو و الياقوت وتر بتها الزعفران[116]

(مشکوۃ مطبوعہ نور محمد کراچی)

---

[115](مبشرات دارالعلوم دیوبند، مولوی یعقوب کی مبشرات ، ج1،ص32، مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دیوبند)

[116](مشكاة المصابيح ،كتاب احوال القيامة وبدء الخلق ، باب صفة الجنة واهلها،الفصل الثاني ، 1566/3 ، الحديث 5630، مطبوعه المكتب الاسلامي بيروت ،الطبعة الثالثة ،1985ء)

یعنی: جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور کستوری عمدہ سے اس کا گارہ ہے' اور اس کے سنگریزے (کنکر) موتی اور یاقوت اور اس کی مٹی زعفران ہے، مگر دیوبندی کہتے ہیں کہ جنت چند چھپروں کا نام ہے معلوم ہوا کہ دیوبندی اللہ تعالی اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے فرمائے ہوئے بہشت کے منکر ہیں اور جنت و حشر و نشر پر ان کا ایمان نہیں، بلکہ ان کے نزدیک جنت صرف مدرسہ دیوبند کا ہی نام ہے اور جو اس میں داخل ہو گیا وہ بہشتی ہو گیا۔ پھر وہ خواہ کفر کرے یا کچھ اور کیوں جناب؟ حضرت گنج شکر فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ سرکار پاکپتن شریف کے دروازے کو تو بہشتی دروازہ کہنا گناہ ہوتا ہے، مگر مدرسہ دیوبند کو بہشت کہنا کیسے جائز ہو گیا؟ یہ تو تھا دیوبندی امت کا بہشت اب ان کی حوریں بھی ملاحظہ فرمائیے۔(دیوبند مذہب)

ہندوستانی عورتیں حوریں:

میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں حوریں ہیں۔[117] (الافاضات الیومیہ تھانوی ج237سطر15)

نوٹ: مرزا صاحب نے بھی اپنی امت کے لئے حوریں بنائی تھی تو تھانوی صاحب نے بھی اپنی ذُرِّیت (اولاد) کے لئے کوشش فرمائی اور ہندوستانی شاید اس لئے فرمایا کہ دیوبندی مذہب ہندوستان کے ہندوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے، بعض صاحبان بزرگان اسلام کے دروازہ پر بہشتی دروازہ کا لفظ بولنے سے بہت چڑتے ہیں، یہ شاید اس لئے ہو کہ اس دروازے سے گزرنے والے کہیں گھر گھرانے کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ان کا مقصد یہ نہیں ہوتا بلکہ وہ تو فرمان مبارک نبوی ﷺ "القبر روضة من رياض الجنته" (کنز الاعمال) کی نسبت سے اس لفظ کا اِطلاق کیا کرتے ہیں۔[118]

خواب چھیچھڑے:

نکل آئی نہ وہی بات کہ بلی کے خواب چھیچھڑے کہ وہی خواب دیوبندیوں نے دیکھے اس لئے کہ کہاں جنت خداوندی اور دیوبند کے گندے چھپر ایسے ہی کہاں جنت کی حسین و جمیل حوریں اور کہاں یہ ہندوستان کی کالی کلوٹی عورتیں۔ لیکن چونکہ دیوبندیوں 'وہابیوں کو بہشت نصیب ہی نہ ہو گی تو وہ خیالی اور خواب جیسی جنت اور حوروں سے دل بہلا رہے ہیں۔

عورت کا فرج میٹھا تھا یا کڑوا؟

مُکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا مزہ ہے حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا اور رات بھر روٹی لگا لگا کر کھائی مزاح کیا خاک آنا، صبح کو لڑکوں پر خَفا (ناراض) ہوتے ہوئے آئے کہ سرے کہتے تھے کہ بڑا مزا ہے بڑا مزا ہے ہم نے روٹی لگا کر کھائی ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی۔ لڑکوں نے کہا حافظ جی مارا کرتے ہیں، آج شب حافظ جی نے بے چاری کو خوب زدوکوب کیا 'دے جوتہ 'دے جوتہ' تمام محلہ جاگ اٹھا اور جمع ہو گیا اور حافظ جی کو برا بھلا کہا پھر صبح کو آئے اور کہنے لگے سُسرے نے دِق (رسوا) کر دیا 'رات ہم نے مارا بھی کچھ بھی مزا نہ آیا' اور رسوائی بھی ہوئی 'تب لڑکوں نے کھول کر حقیقت بیان کی کہ مارنے سے یہ مراد ہے 'اب جو شب آئی تب حافظ جی کو حقیقت مُنکشِف (ظاہر) ہوئی، صبح کو جو آئے تو مونچھوں کا ایک ایک بال کھل رہا تھا اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے 'الخ[119] (الافاضات الیومیہ ج'4'714'ق'ج'س'111)

---

[117] (ملفوظات حکیم الامت از اشرف علی تھانوی، ملفوظ 123: عورتوں کی عفت اور پردے کی فطری ضرورت، 130/1، ناشر: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

[118] (كنز العمال، كتاب الموت من قسم الافعال، ذكر الموت، 700/15، الحديث، 42797، مطبوعه مؤسسة الرساله، الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981ء)

[119] (ملفوظات حکیم الامت از اشرف علی تھانوی، 286/1، ناشر: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ نے سید احمد بریلوی کو نھلایا اور سیدہ فاطمہ نے کپڑے پھنائے:

سید صاحب نے ایک روز خواب میں ولایت باب حضرت علی کرم اللہ وجھہ اور حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا کو دیکھا، حضرت علی ضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے دستِ مبارک سے غسل دیا اور اپنے ہاتھ سے سید صاحب کی خوب شُست وشو کی جیسے کہ ماں باپ بچہ کو نہلاتے وقت شست وشو (صفائی) کرتے ہیں۔اور حضرت فاطمہ ضی اللہ عنہا نے آپ کو عمدہ لباس پہنایا۔(مخزن احمدی از سید محمد علی۔24)[120]

تبصرہ اویسی غفرلہ:

1۔سید صاحب کے مریدین نے اس خواب کو سچا سمجھا اور سید صاحب کی بزرگی میں بطور دلیل پیش کیا۔

2۔سید صاحب نے اس حیا سوز اور اَخلاق باختہ (بد چلن) خواب کو مریدوں کے سامنے اپنی ہوائی اور بزرگی کے طور پر پیش کرتے ہوئے حیا محسوس نہ فرمائی۔

3۔برہنگی (عریانی) کی حالت میں آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ ضی اللہ عنہا کو دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایسے غسل دیا جیسے ماں باپ بچہ کو غسل دیتے ہیں اور سید صاحب کے بدن کی خوب صفائی کی۔

4۔اس 25 سالہ معصوم بچہ کو حضرت فاطمہ نے عمدہ لباس پہنایا سید صاحب غالباً سات ہی روز میں بے حیائی کی ساری منزلیں طے کر کے اس مقام تک پہنچ گئے تھے 'بے حیا باش وہرچہ خواہی کن (بے حیا ہو جاؤ پھر جو چاہے کرو)

5۔اصل بات یہ ہے کہ سید صاحب کو اپنی بزرگی اور برتری کا خبط (خیال) تھا اس لئے مریدین سے اس کا ذکر کیا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ غسل دے رہے ہیں اور حضرت فاطمہ ضی اللہ عنہا عمدہ لباس پہنا رہی ہیں تو اس سے بزرگی میں اضافہ ہوگا مریدین کی حُسن عقیدت میں زیادتی ہوگی اس خیال میں حیا کو بھول گئے۔

نوٹ: یہی خبط دیوبندیوں کے لیڈروں مولویوں کو عام ہے تبھی تو اس قسم کے خواب انہیں نظر آتے ہیں۔

میلاد خواں ونعت خواں کو زیارت:

مولوی اشر فعلی تھانوی نے لکھا کہ ایک بہت مُعمّر (عمر رسیدہ) حافظ صاحب تھے جو بعد میں قصبہ بَڑوت میں جا کر رہنے لگے تھے ان کو ہمارے اول طبقہ کے اکابر حضرات جیسے حضرت حاجی امداداللہ صاحب سے خاص تعلق تھا گو اس وقت کسی سے بیعت نہ تھے۔ان کو مولود شریف اور اشعار نعتیہ کا بہت شوق تھا اور بہت اہتمام تھا۔انہوں نے مجھ کو اپنا ایک خواب لکھا تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرمارہے ہیں کہ ہم اس سے خوش نہیں ہوتے جو ہماری بہت تعریف کرے بلکہ اس سے خوش ہوتے ہیں جو ہمارا اِتباع کرے۔(الملفوظات حصہ ہفتم مولانا اشر فعلی تھانوی صفحہ 185)[121]

فائدہ: اگرچہ اس میں کچھ تھانوی کی اپنی حرکت اضافی کو بھی دخل معلوم ہوتا ہے لیکن یہ تو ثابت ہو گیا کہ میلاد شریف اور نعت خوانی شرعاً محبوب و مرغوب عمل ہے۔اگر یہ اُمور بدعت ہوتے جیسے دیوبندی فرقہ کا فتویٰ تو ہمارا سوال ہے کہ بدعتی کو حضور ﷺ کی زیارت کا کیا معنی۔

---

[120](مخزن احمدی ۔ فارسی ۔ 24/1 ۔ناشر: مطبع مفید عام ۔ آگرہ۔مقام اشاعت: آگرہ, انڈیا۔سن اشاعت1882ء)

[121](الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ۔185/7 ۔ مطبوعہ: جید برقی پریس۔ دہلی۔مقام اشاعت: دلی۔انڈیا۔سن اشاعت۔1941ء)

اشرفعلی تھانوی کی خوش فہمی:

تھانوی کا ایک مرید لکھتا ہے کہ محسن کاکوروی مشہور نعت گو شاہر کے فرزند مولانا انوار الحسن کاکوری رحمۃ اللہ علیہ کا خواب ذیل میں درج ہے جس سے حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرفعلی تھانوی کے من جانب اللہ (اللہ کی طرف سے) مقام ارشاد پر فائز ہونے اور اپنے وقت کے مجدّد ہونے کی بَشارت (خوشخبری) ملتی ہے۔

فرماتے ہیں میں نے سفرِ حج میں بمقام مدینہ طیبہ حضرت تھانوی کے متعلق خواب دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں مجھ کو مولانا تھانوی سے کوئی خاص عقیدت بھی نہ تھی البتہ ایک بڑا عالم ضرور سمجھتا تھا اور میرا خاندان بھی علمائے حق کا کچھ زیادہ مُعتقِد (عقیدتمند) نہ تھا۔ غرض مدینہ طیبہ میں مولانا تھانوی کا مجھے کوئی بعید (دور) سے بعید خیال بھی نہ تھا کہ ایک شب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک چارپائی پر بیمار پڑے ہوتے ہیں اور حضرت مولانا تھانوی تیمار داری فرمارہے ہیں اور ایک بزرگ دور بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب ہیں۔ آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تو خیر کیا بیمار ہیں البتہ آپ کی امت بیمار ہے اور مولانا تھانوی اس کی تیمار داری یعنی اصلاح فرمارہے، لیکن وہ بزرگ طبیب جو دور بیٹھے نظر آرہے تھے وہ سمجھ میں نہ آئے کون تھے۔ واپس ہندوستان پر میں نے مولانا تھانوی کی خدمت میں یہ خواب لکھ کر بھیجا اور جتنی تعبیر میری سمجھ میں آئی تھی وہ بھی لکھ دی اور یہ بھی لکھ دیا کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ وہ بزرگ طبیب کون تھے جو دور بیٹھے تھے۔ مولانا تھانوی نے جواب تحریر فرمایا کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں اور چوں کہ وہ ابھی زماناً بعید ہیں اس لئے خواب میں بھی مکاناً بعید دکھائی دیئے۔[122]

(حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی۔اے عثمانیہ-90)

فائدہ: اس خواب کے تیور پڑھیئے تھانوی کا مرید لکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پڑے ہوئے ہیں 'یہ پڑے ہیں کا محاورہ ذہن میں رکھیئے کہ کیا یہ جملہ گستاخانہ تونہیں۔ پھر خواب کی تعبیر بھی عجیب ہے کہ حضور ﷺ کی امت بیمار ہے اور اشرفعلی تھانوی تو حضور ﷺ کے قریب بیٹھے تھے اور امام مہدی رضی اللہ عنہ دور۔ اس کی تعبیر بھی غلط۔

انتباہ: یہ خواب اس لئے گھڑا گیا کہ تھانوی کو شوق ابھرا کہ لوگ اسے حکیم الامت مانیں چنانچہ مجدّد کے ساتھ اسے حکیم الامت بھی لکھا جاتا ہے۔

تھانوی حضور ﷺ کے مشابہ:

تھانوی کا ایک مرید لکھتا ہے کہ جناب آج چند دن ہوئے کہ اس خاکسار نے جناب القدس رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی آپ ﷺ گویا ایک نہر کے کنارے جارہے ہیں مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جناب کی صورت سے مشابہ ہیں۔ (واللہ اعلم) میں فوراً قدموں میں گر گیا اور عرض کیا کہ آپ تو تشریف لے جارہے ہیں میرا کیا حال ہوگا۔ آپ ﷺ نے جواب یہ عطا فرمایا کہ تجھے اجازت ہے کہ ہر روز عصر کے بعد میرے روضہ کی سیر کر یا زیارت کر، سیر کر یا زیارت میں شبہ ہوگیا۔ بس آنکھ کھل گئی اور یہ خیال ہوا کہ شاید مراد آپ ﷺ کی لفظ زیارت یا سیر سے درود ہوگی مگر دل میں خَلجان (اضطراب) ہے کہ شاید کچھ اور مراد ہو اس وجہ سے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے بیان فرمادیں کہ تَشفّی (تسلی) حاصل ہو۔ (اصدق الرویا حصہ دوم بابت ماہ صفر المظفر 1255) نہایت مناسب تعبیر ہے مگر درود کے ساتھ اِتباع اور ملالیا جائے (مولانا تھانوی)[123]

---

[122] (حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی اے ، عثمانیه ، باب دوئم ، اصلاحیات ، ج1/ص89 الی 90 ، مطبوعه کلیم پریس کراچی)

[123] (اصدق الرویا، حصه دوم بابت ماه صفر المظفر 1355ھ، حصه دوئم ، 10/2، غیر مطبوعه)

فائدہ: یہ بھی تھانوی گپ(بکواس) ہے کہ حضور ﷺ کے مشابہ بن کر اپنا کلمہ (اشر فعلی رسول اللہ) کے خبط(خیال) میں تھا حدیث شریف میں ہے کہ خواب میں ابلیس بھی حضور ﷺ کے مشابہ نہیں ہو سکتا[124]۔ لیکن تھانوی ہو گیا تو کیا ہم کہنے پر مجبور نہیں کہ تھانوی ابلیس سے دو قدم آگے۔

اشرفعلی خواب میں بھی بے ادب نظر آیا:

کل شب میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں آپ ﷺ جس وقت تشریف لائے ہم سب کھڑے ہونے لگے، آپ ﷺ نے ہم سب کو بیٹھنے کا ارشاد فرمایا، آپ(مولانا اشرفعلی تھانوی) اور جو جو تخت پر بیٹھے تھے یا تو اترنے لگے اور یا صَدر(سامنے) کی جگہ سے ہٹنے لگے۔

حضور ﷺ نے آپ سے فرمایا کہ آپ یہاں تشریف رکھیں اور حضور ﷺ خود بھی ایک طرف تخت پر بیٹھ گئے۔ چہرہ مبارک بہت نورانی تھا اور ریش مبارک بالکل سفید 'قد نہ بہت لمبا تھا نہ بہت چھوٹا بالکل جناب کے قد کے مطابق تھا۔اس جلسہ میں ایک شخص نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی پہلی صورت اور دیکھی تھی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو جس طرح ہوتا ہے وہ اس صورت میں مجھ کو دیکھتا ہے، آپ ﷺ کا یہ فرمانا مجھ کو خوب یاد ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد سے اب تک ایک حالت نہایت سرور کی ہے اور وَساوِس(وسوسے) سب موقوف ہیں۔[125]

(اشرف السوانح حصہ سوم بقلم عزیز الحسن صاحب وعبدالحق صاحب صفحہ 187')

فائدہ! اس خواب کے تیور دیکھئے کہ حضور ﷺ تشریف لائیں تھانوی کو قیام تعظیمی کی توفیق ہی نہ ہوئی اور تھانوی کے قد کا تشابہ یہ بھی قابل غور ہے یہ سب من گھڑت افسانے ہیں اور نبوت کے منصب پر ہاتھ صاف کرنے کا پروگرام تھا لیکن قادیانی بازی لے گیا۔

(لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

کتاب سیرۃ النبي:

سید سلیمان ندوی سیرت النبی جلد پنجم میں رقمطراز ہیں کہ وہ ایک مقدّس بزرگ جن کے ساتھ مجھے پوری عقیدت تھی اور جن کی زبان سے اِستحقاق کے باوجود کبھی مدعیانہ فِقرہ نہیں نکلا انہوں نے مجھ سے فرمایا" یہ کتاب وہاں مقبول ہو گئی "کہاں مقبول ہو گئی؟

یہ کس بزرگ کا مشاہدہ اور بیان ہے؟ تذکرہ سلیمان کے مصنف غلام محمد صاحب نے خود حضرت سید سلیمان ندوی سے اس کی تفصیل پوچھی فرمایا کہ یہ میرے والد ماجد تھے۔ عالمِ رُویا میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرّف ہوئے اور دیکھا کہ سیرۃ النبی بارگاہ رسالت میں پیش کی گئی حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس کو قبول فرمایا اور اس پر اظہار خوشنودی سے مزید سرفرازی ہوئی حضرت مصنف کی محنت ٹھکانے لگی اور جیتے جی اس کی بَشارت(خوشخبری) پالی یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔(تذکر سلیمان از غلام محمد صاحب بی اے عثمانیہ 74)[126]

---

[124]) مشکاۃ المصابیح ,کتاب الرؤیا, الفصل الاول , 2/1297 , الحدیث 4609, مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ,الطبعۃ الثالثۃ, 1985ء)

[125])اشرف السوانح , ا کیسواں باب , بشارت مناميہ , 3/152, مطبوعہ تالیفات اشرفیہ سن اشاعت ,1427ھ)

[126])تذکرہ سلیمان ندوی از غلام محمد ,باب دوئم شباب سے آغاز پختہ عمری تک , سیرت النبی کتاب لہ مقبولیت کا مزدہ , 1/82 , مطبوعہ ادارہ نشر المعارف کراچی , طبع ثانی 1284ء)

سیرة النبی شبلی کا تعارف:

یہ خواب سیرت النبی کتاب کی مقبولیت اور ساتھ ہی مصنف شبلی و سلیمان ندوی کی بزرگی کے لئے گھڑا گیا ہے ظاہر ہے کہ اگر یہ کتاب سیرۃ النبی بارگاہ رسول ﷺ میں مقبول ہوتی تو اسے مسلمان حرزِ جان (اپنی جان سے عزیز) بناتے جیسے احیاء العلوم امام غزالی کی کتاب بارگاہ حبیب ﷺ میں پیش ہوئی تو پھر ایسی مقبول ہوئی کہ تا حال اہلِ اسلام کے زیر مطالعہ ہے اور کئی زبانوں میں تراجم ہوئے یہاں تک دیوبندیوں کے نانوتوی نے ترجمہ کیا ایک ترجمہ فقیر اویسی کا حال ہی میں شائع ہو رہا ہے۔ اور سیرت النبی کی محرومیت کا یہ حال ہے کہ دیوبندیوں کے مُجدِّد حکیم الامت نے الافاضات الیومیہ میں بری طرح دُرگت بنائی ہے دانا پوری اپنی تصنیف اصح السیر میں [127] اور ادریس کاندھلوی نے خوب تردید کی [128] اور یہ سیرت النبی انگریزوں کے زیرِ اثر لکھی ہے۔ غلط مضامین درج کئے علامہ نور محمد توکلی کی غزواتِ نبوی ﷺ دیکھئے۔

غلط خواب:

سید حسین احمد صاحب مدنی قُدّس سرُّہٗ فرماتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی سید احمد مرحوم کی اہلیہ مرحومہ میری والدہ ماجدہ مرحومہ کی حقیقی بھتیجی تھیں اور باقی دو بہوئیں غیر خاندانوں کی تھیں، دوران قیام مدینہ منورہ وہ چاہتی تھیں کہ تمام نظامِ خانہ داری (گھر کا سارا نظام) ہر ایک کا علیحدہ کر دیا جائے مگر سرمایہ کی کمی اجازت نہ دیتی تھی۔ ناگوار (ناپسند) اُمور پر صبر کرنا اور کرانا ضروری سمجھا جاتا تھا، ایک روز والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا کہ حجرہ مُطہّرہ نبویہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) میں قبر شریف پر چارپائی بچھائی ہوئی ہے اور اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ لیٹے ہوئے آرام فرمارہے ہیں اور والدہ ماجدہ پیچھے بیٹھی ہوئی کمر دبا رہی ہیں۔ یکایک سامنے سے بڑے بھائی صاحب مرحوم کی اہلیہ آئیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے والدہ ماجدہ کو مخاطب کرکے فرمایا تم ان کو جدا کیوں نہیں کر دیتی ہو یہ خواب صبح والدہ ماجدہ نے والد ماجد سے ذکر کیا جس پر والد صاحب نے اسی روز سب کو جدا کر دیا۔ (نقش حیات جلد اول 70 از حضرت مولانا سید حسین احمد کانگریسی) [129]

تبصرہ اویسی غفرلہ:

یہ خواب اس لئے غلط ہے کہ حضور ﷺ اپنی زندگی میں غیر محرم بیبیوں سے ہاتھ نہیں ملاتے ہیں اور یہاں ایک ہندی عورت کو کمر دبانا بتایا گیا ہے اور حضور ﷺ کا معاملہ بیداری اور خواب میں یکساں ہے۔ یہ خواب اس لئے گھڑا گیا تاکہ لوگ سمجھیں کہ حسین احمد کانگریسی کا تمام خاندان ہمہ خانہ چراغ است کا مِصداق ہے۔

اپنے منہ میاں مٹھو:

اپنی خود نَوِشت (خود کی لکھی ہوئی) سوانح جلد اول میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قُدّس سرُّہ تحریر فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف کے قیام کے دوران میں نے دیکھا خواب کی شکل میں کہ باب السلام سے (مسجد نبوی سے سب سے بڑا دروازہ جو کہ بجانب مغرب واقع ہے) مسجد میں داخل ہوا اور حجرہ مطہرہ کی جانب جارہا ہوں اور آنحضرت ﷺ قبر مبارک پر ایک کرسی پر رونق افروز ہیں۔ قبلہ کی طرف آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہے، میں داہنی جانب سے حاضر ہوا جب پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھ کو چار چیزیں عطا فرمائیں ان میں سے ایک علم ہے باقی تین اشیاء یاد نہ رہیں کہ کیا تھیں اس کے بعد کرسی کے پیچھے سے ہوتا ہوا ایک باغ میں (جو کہ بجانب قبلہ حضور ﷺ کے آگے تقریباً دس بارہ گز دوری پر واقع ہے) داخل ہوا اس میں میوہ دار درخت ہیں جن کی اونچائی قدِ آدم سے کچھ تھوڑی ہی زیادہ ہے ان درختوں کے

---

[127] (اصح السیر ، ج1 / ص 17 الی 20 ، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی ، سن اشاعت 1979ء)

[128] (سیرۃ المصطفی ، از ادریس کاندھلوی ، مقدمہ ، 9/1 مطبوعہ الطاف اینڈ سنز کراچی)

[129] (نقش حیات از سید حسین احمد مدنی ، علیحدگی خورد و نوش ، ج1 / ص77 الی 78 ، مطبوعہ مکتبہ برھان اردو بازار جامع مسجد دہلی)

پتے سیب کے پتوں جیسے ہیں اور ان میں پھل کالے کالے لگے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ ان درختوں میں سے پھل چن چن کر کھا رہے ہیں میں نے بھی ان سیاہ پھلوں کو توڑ کر کھایا مقدار میں یہ پھل چھوٹے انجیر کے برابر تھے مگر ان کا مزا ان موجودہ تمام پھلوں سے علیحدہ اور اس قدر لذیذ تھا کہ اس قدر لذیذ پھل میں نے کبھی نہ کھائے اس کے بعد میں نے ایک درخت اس باغ میں بڑے شہتوت کا دیکھا جس میں شہتوت لگے ہیں جن کے پکے ہوئے پھل زرد رنگ کے ہیں میں نے اس میں سے پکے ہوئے شہتوت توڑے اور میں سمجھ رہا ہوں کہ حضرت رسول ﷺ کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے اور یہ شہتوت آپ ﷺ کے واسطے لے جا رہا ہوں۔[130]

تبصرہ اویسی غفرلہ:

یہ خواب گھڑا تو گیا ہے حسین احمد کانگریسی کی اپنی شخصیت کو اجاگر کرنے کے لئے لیکن مذہب دیوبند کا بیڑا غرق کر دیا۔ اس لئے اس میں حاضر و ناظر اور علم غیب اور مختارِ کل جیسے نزاعی (اختلافی) مسائل کا بیان ہے جو ہمارے نزدیک عین اسلام ہیں اور دیوبندیوں کے نزدیک شرک ہمارا سوال ہے کہ دیوبندی یہ مانیں کہ یہ عقائد حق اور عینِ اسلام ہیں۔

چھوٹے میاں سبحان اللہ:

مظفر گڑھ کے ایک مولوی صاحب کو حضور ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ وہ اس طرح کہ ایک جلسہ گاہ ہے صدر مقام پر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، آپ ﷺ نے مولوی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ احمد علی کو میرا اسلام کہنا تا کہ ختم نبوت کا کام خوب جم کر کرے۔[131]

(خدام الدین بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی شیر انوالہ دروازہ لاہور 23 فروری 1963ء صفحہ 16)

فائدہ: سب کو معلوم ہے کہ احمد علی لاہوری خود اور اس کے مریدین خوابوں کے بادشاہ تھے گستاخ کو سلام نبوت (توبہ) یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اس خواب کا جھوٹ واضح ہے کہ ختمِ نبوت میں احمد علی لاہوری نے کونسا بڑا کام کیا بلکہ اس کی زندگی میں تحریکِ ختم نبوت پیسے لے کر دم توڑ گئی پھر اس کے مرنے کے بعد تحریک ختم نبوت کامیاب ہوئی کہ بھٹو دور حکومت میں مرزائیت کو اَقلیت قرار دیدیا گیا اور وہ ہمارے علمائے اہلِ سُنَّت مولانا شاہ احمد نورانی علامہ عبد المصطفیٰ ازہری اور علامہ ظفر علی نعمانی وغیرہ کی جرات وہمت سے ورنہ قادیانی سربراہ تو قاسم نانوتوی کی عبارت (تحذیر الناس دیوبندی)[132] حوالہ دکھا کر کامیاب ہو رہا تھا۔

مَجذوب کی بڑ (بکواس):

مجھے ایک ثقہ اور معتبر آدمی نے فرمایا جو اہل سُنَّت والجماعت میں سے ہیں اور لائل پور کے رہنے والے ہیں اور 1372ھ میں حج کر کے آئے ہیں تبلیغی سلسلہ میں ملک شام کے اندر بھی گئے وہاں کے بزرگوں اور اولیائے کرام کی زیارت کا شرف حاصل کیا کہ وہاں کے ایک بہت بڑے عالم کامل اور ولی باخدا نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا کہ

---

[130] (نقش حیات از سید حسین احمد مدنی، بشارات و رؤیا صالحہ، ج1/ ص105 الی 106، مطبوعہ مکتبہ برھان اردو بازار جامع مسجد دہلی)

[131] (خدام الدین بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی شیرانوالہ دروازہ لاہور، 22 فروری 1963ء، چند سبق آموز واقعات، 16/1، لاہور)

[132] (تحذیر الناس، ختم نبوت کی بحث، 4/1، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

"اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو بلند کرنے اور چمکانے کا اِرادہ کرلیا ہے۔"

پس اے مسلمانو! ہمت اور اخلاص سے تعلیم، تدریس، تبلیغ، جہاد اور ذکر الٰہی وغیرہ دینی کام ذوق اور شوق سے انجام دیتے رہو۔ اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے۔[133] (مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے از مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی صفحہ 47)

فائدہ: ادریس کاندھلوی ہمارے سامنے مرا ہے اس خواب کو اپنی بڑائی کے لئے گھڑا لیکن غلط اس لئے ہے کہ اب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو چمکانے کا اِرادہ کرلیا ہے تو پھر کاندھلوی کی زندگی میں کیسے چمکا اور اس کے مرنے کے بعد کتنا چمکا ہے؟ یا تو یہ تسلیم کریں کہ کانگریسی خواب منگھڑت ہے میرا یقین ہے کہ دیوبندی سولی پر لٹک سکتے ہیں لیکن ان عقائد کو تسلیم نہیں کریں گے تو پھر ہم حق بجانب ہیں کہ کہہ دیں یہ خواب منگھڑت ہے کانگریسی کہتا ہے مجھے خواب میں حضور ﷺ نے علم عطا فرمایا[134] تو جسے آپ سے ملے وہ جہالت سے بچ گیا لیکن کانگریسی کی جہالت بلکہ وقت مشہور ہے علامہ اقبال سے پوچھئے،

مورخہ 4 دسمبر 1957ء کو صوفی عاشق محمد صاحب نے بر مکان حاجی محمد سلیم صاحب رات کو سوتے ہوئے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان صاف ستھرا ہے جس میں قافلہ جارہا ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ ایک اونٹنی پر سوار ہیں قافلہ بیت اللہ شریف کی طرف جارہا ہے اور ہم باری باری سے سوار ہورہے ہیں، صوفی محمد علی صاحب امام مسجد دار السلام ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی سے حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم بھی سوار ہو جاؤ اس پر صوفی صاحب اونٹنی پر سوار ہو جاتے ہیں تو پھر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صوفی صاحب امام الاولیاء ہیں بات یہ ہے کہ صوفی عاشق محمد صاحب نقشبندی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ حضرت رسول ﷺ کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے میں نے کہا کہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے ہیں تو مجھ سے مل کر بیٹھ جاتے ہیں اب اللہ تعالیٰ نے خود ان کو میری حالت بتادی کہ میرا حضرت رسالت ماب ﷺ سے کتنا تعلق ہے اور کیا عقیدہ ہے اور خود حضرت رسول ﷺ نے میری طرف سے جواب دیا۔

فائدہ! سبحان اللہ یہ صاحب امام الاولیاء بن گئے، اہلِ کراچی جانتے ہیں کہ یہ کیسے امام الاولیاء ہیں کہ جسے خود اپنے نہیں جانتے اور نہ ہی اس کی امامت پر اتفاق ہے اس وقت تو اہلِ لاہور بلکہ اکثر دیوبندی مولوی حسین احمد کانگریسی اور احمد علی لاہوری کو امام الاولیاء مانتے ہیں حالانکہ یہ بھی امام الاولیاء نہیں بلکہ امام الاَعداء (دشمنوں کے امام) تھے۔ بلکہ امام الاولیاء تو صرف اور صرف سیدنا و مرشدنا و مرشد الاولیاء والصالحین الشیخ السید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں نہ صرف اہلِ ارض بلکہ اہلِ سماء بھی اور نہ صرف انسان بلکہ جن وملک بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ امام الاولیاء جانتا اور مانتا ہے۔

اختتام: اگرچہ اس سے مزید بہت سے خواب دیوبندیوں نے گھڑے ہیں اور ان سب کا مقصد اپنی اور اپنے متعلقات کی عزت افزائی مطلوب ہے لیکن الحمد للہ ان کی کیا عزت ہونی تھی ذِلّت وخواری کے گھاٹ اترنے اور مرنے کے بعد براحشر نصیب ہوا۔ اس لئے کہ جو حضور اکرم ﷺ پر بہتان باندھے اس کا انجام براہوتا ہے۔ اگرچہ فقیر نے تحقیقی طور پر خواب کی تردید موقعہ بہ موقعہ لکھ دی ہے لیکن دیوبندیوں کے بعض نادان مولوی بجائے اس کے کہ اعتراف کریں کہ واقعی ان کے اکابر سے غلطی ہوئی ہے کہ ان خوابوں کو سچا کر دکھلانے پر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں اور یہ اپنی بری عادت پر مجبور ہیں اس لئے کہ ان کے جن اَکابر کی عبارات کو علمائے عَرب وعَجم نے صریح (واضح) کفر کیا ہے ان کی بھی تاویلیں گھڑ رہے ہیں۔[135] تفصیل دیکھئے۔

(حسام الحرمین والصوارم الندیہ)

---

[133] (مسلمان کون ہے اور کافر کون از ادریس کاندھلوی، اہلِ اسلام کے لئے بشارت، ص 47، مطبوعہ ادارہ الصدیق ملتان)

[134] (نقش حیات از سید حسین احمد مدنی، بشارات و رؤیا صالحہ، ج/1 ص105 الی 106، مطبوعہ مکتبہ برھان اردو بازار جامع مسجد دہلی)

[135] (حسام الحرمین، حرف آغاز عبد الحکیم شرف قادری، 8/1، مطبوعہ مکتبہ نبویہ، گنج بخش لاہور، سن اشاعت 2009ء)

خواب کے ساتھ خیال:

اہلِ اسلام نے دیوبند کے خواب پڑھے ہیں تو ان کا ایک خیال بھی پڑھ لیجئے تا کہ یقین ہو کہ (ایں چراغ همه تن تاریک است) مولوی اسماعیل دیوبندیوں وہابیوں کے امام و مقتداء نے لکھا کہ:

"ازوسوسه زنا خیال مجامعت زوجه خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن ازمعظمینگو رسالت ماب باشند بچندیں مرتبه بدتر از استغراق درصورت گاؤخر خود است"۔[136]

ترجمہ: خلاصہ یہ کہ زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا خیال بہتر ہے بیل اور گدھے کے خیال سے بزرگوں اور حضور ﷺ کا خیال کئی درجہ بدتر ہے۔ (صراط مستقیم)

جواب دیوبندی:

نماز خاص اللہ کی عبادت ہے تو اس میں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے تو نماز میں فرق آتا ہے۔

جواب الجواب:

یہ تو کلمہ حق (اريد به الباطل) والا قصہ ہے' نماز بے شک عبادت الٰہیہ ہے مگر جب تک ذکر محمدی ﷺ کی مہر نہ لگ جائے اور "السلام علیک ایھاالنبی" نہ پڑھ لیا جائے تو نماز ہرگز مقبول ہی نہیں ہوتی تو تمہیں چاہیئے کہ یہ سلام بھی چھوڑ دو۔

دیوبندی سوال؟:

یہ سلام ہم دل سے تو نہیں پڑھتے بلکہ خدا تعالی نے جو حضور ﷺ کو معراج میں سلام دیا تھا اس کی نقل کرتے ہیں۔

سنی جواب!

تمہارا یہ "السلام علیک ایھاالنبی" دل سے نہ پڑھنا تصریحاتِ اکابرین اسلام کے خلاف ہے کیونکہ فقہ اسلام کی تمام مُعتبر کتابیں فرماتی ہیں کہ بارگاہ نبوت میں یہ سلام دل سے کہنا چاہیئے نہ کہ حکایۃً' چنانچہ فتاویٰ عالمگیری و در مختار میں صاف موجود ہے:

ويقصد بالفاظ التشهد معانيها مرادة له على وجه الانشا كانه يحيي الله تعالى ويسلم على نبيه وعلى نفسه وأوليائه لا الاخبار عن ذالك الخ (در مختار 358 سطر 9)

یعنی: التحیات میں یہ الفاظ دل سے پیدا کر کے اپنی طرف سے سلام دینا چاہیئے اور واقعہ معراج کی حکایت و خبر کے طور نہیں کہنا چاہیے اسی قول کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں: "ای لا يقصد الاخبار والحكاية عما وقع في المعراج"[137]

یعنی: معراج کی حکایت نہ کرے بلکہ خود اپنے سلام کی نیت کرے تو دیوبندیوں کا دل سے سلام نہ دینا بارگاہ نبوت سے مکمل بیزاری ہے اور کُتبِ اسلام سے صاف غداری ہے۔ (الخ فتاویٰ شامی' ج1' 358' سطر 9' مطبوعه مصر)

---

136)(صراط مستقیم، دوسرا باب بدعات سے بچنا، فصل ثالث، دوسری ہدایت، پہلا افادہ، 169/1 مطبوعه اسلامی اکادمی لاہور)

137)(الدر المختار و رد المحتار، كتاب الصلاة، فروع قرأ بالفارسية أو التوراة أو الإنجيل، 510/1، مطبوعه دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ 1992ء)

دیوبندی دھوکہ:

نماز میں اگر رسول پاک ﷺ کا خیال آجائے تو بوجہ اُلفت کے ہمارے حضور قلب میں فرق آتا ہے۔

اسلامی کوڑا:

اچھا جی اب تم صوفی بن گئے اچھا دیکھو کہ تمہارا سب سے بڑا بناسپتی حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی اپنا ایک نماز کا واقعہ لکھتا ہے کہ میں صبح کی سُنّتیں پڑھ رہا تھا کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں، میں نے یہ خبر سُنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔

(اشرف المعمولات'14'سطر 11)

تواب بتاؤ 'کہ تمہارے سب سے بڑے متصوف تھانوی صاحب تواپنی بوڑھی بیوی کا خیال آتے ہی سرے سے ہی نماز ہی توڑ دی' تو نہ ان کے تصوّف میں کوئی فرق آئے 'اور نہ ان کا حضورِ قلب خراب ہے' اور نہ تم ان پر کوئی طعن کرو اور اگر کوئی عاشقِ مصطفیٰ اپنے محبوب ﷺ کو دل میں حاضر کر کے حضور ﷺ کو "السلام علیک ایھا النبی" عرض کرے تو تم اس پر شرک کے فتوے لگادو اور اس محبوب دو عالم میں کے نورانی اور سراسر رحمت خیال مبارک کو بیل اور گدھے کے خیال سے بھی کئی درجہ بدتر بتاؤ یاد رکھو کہ: "إن الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة وأعد لهم عذابا مهينا" کی وعید ہے تم نماز میں عورتوں کے تصوّر میں اس قدر غرق کہ نماز میں ہی صفاچٹ اور ہم اپنے محبوب کا خیال کریں تو مجرم دین تو نہ ہوا دیوبند کی فٹبال ہوئی، جدھر چاہا کک (Kick) لگادی۔

فیصلہ غزالی:

اس کا فیصلہ ہم اس امام غزالی رحمۃاللہ علیہ سے کراتے ہیں جنہیں حضور ﷺ نے شب معراج عالم ارواح سے بلا کر سید نا موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کرائی تھی جنہیں شب معراج موسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا کیا تمہاری امت میں بھی کوئی ایسا عالم دین ہے[138] (انوار الباری شرح البخاری دیوبند)

امام غزالی نے فرمایا بحالتِ تشہد "أحضر في قلبك النبي صلى الله عليه وسلم و شخصيه الكريم وقل سلام عليك"[139]

(احیاء العلوم 21-51 مطبوعہ مصر)

اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے فقیر کی تصنیف "رفع الحجاب فی تشھد اہلِ الحق واہلِ الغراب" خوب ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

جھوٹے خوابوں کی سزا:

بہر حال دیوبندیوں کے خواب ہوں یا خیال دونوں جھوٹے ہیں اور حضور ﷺ پر اِفتراء (جھوٹ) اور بہتان ہے۔ نبی کریم ﷺ کے مندرجہ ذیل وعیدیں پڑھیئے۔

---

138)(شمائم امدادیه، حصه دوئم، 70/1 مطبوعه کتب خانه شرف الرشید شاه کوٹ، پاکستان)

139)(احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلاة، الباب الثالث فی الشروط الباطلة من اعمال القلب، بیان تفصیل ما ینبغي أن يحضر في القلب عند كل ركن وشرط من أعمال الصلاة، 169/1 مطبوعه دار المعرفة بیروت)

(1)**بخاری شریف** کی یہ حدیث پاک جس کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہماہیں [140]، ہمیں جھوٹا خواب بیان نہ کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ جھوٹ تو ویسے بھی گناہ کبیرہ ہے خداوند تبارک و تعالی نے اس سے اِجتناب (پرہیز) کی ہدایت ہی نہیں فرمائی، جھوٹوں پر اپنی لعنت کا اعلان بھی فرمایاہے حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ السلام والصلوۃ نے اہلِ ایمان کو جھوٹ سے بچانے کے لئے سخت وعیدیں دی ہیں۔

اَحادیث کا ایک قابل ذکر ذخیرہ ہمیں جھوٹ سے باز رہنے کی تلقین کرتا ہے حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ ہمیں خواب کے حوالے سے بھی جھوٹ نہ بولنے کی ہدایت ہے جاگتے میں تو ہم اگر کوئی جھوٹی بات کہتے ہیں تو اس کا براہ راست اثر دوسروں پر پڑ سکتا ہے لیکن اپنے خواب کے حوالے سے اگر ایسی بات کریں جو درست نہ ہو اور اس کا اثر براہ راست کسی دوسرے پر نہ پڑتا ہو تو بھی آقا حضور ﷺ نے مسلمانوں کو سختی سے اس سے منع فرمایاہے اور اس سے سچ کا دائرہ وسیع تر فرمادیاہے کہ کسی حالت میں بھی صَداقت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور جھوٹ کا شائبہ کسی مومن کی زندگی کے کسی پوشیدہ سے پوشیدہ گوشے پر بھی نہ پڑے۔

بخاری و مسلم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور **بخاری شریف** کی ایک اور حدیث پاک میں حضرت ابوہریرہ اللہ سے روایت ہے آقا حضور ﷺ نے اچھے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ فرمایاہے [141]۔ **بخاری شریف** کی ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبوت کے آثار میں ہے اب کچھ باقی نہیں رہا سوائے مُبَشّرات کے یعنی نبوت میرے بعد ختم ہو جائے گی اور آئندہ آنے والے واقعات کو معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ مُبَشّرات کے سوا باقی نہیں رہے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ یہ مُبَشّرات کیاہیں؟ فرمایا اچھے خواب، [142]۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اچھے خواب نبوت کے آثار میں سے ہیں اور آقا حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں، پھر اگر کوئی شخص خواب کچھ دیکھے اور لوگوں سے کچھ اور بیان کرے یا سرے سے کوئی خواب ہی نہ دیکھے اور لوگوں کو کچھ بیان کردے کہ اس نے ایسا ایسا خواب دیکھا ہے تو یہ بہت بڑی جسارت ہوئی اس لیے رحمت عالم ﷺ نے اسے سب سے بڑا بہتان فرمایا۔

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ میں ہے حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا خواب جھوٹا نہ ہو گا اس لئے کہ جو چیز نبوت کے اجزاء میں سے ہو وہ کبھی جھوٹ نہیں ہو سکتی [143] پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا اور رسول خدا (جل شانہ وصلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کا دعویدار بھی ہو مسلمان بھی کہلائے اور خود جھوٹ بھی بولنے لگے نبوت کے آثار کے نام پر جھوٹ بولے 'اپنی آنکھوں پر بہتان تراشے۔

اَحادیث مبارکہ میں ہے کہ بعض خواب شیطان کے زیر اثر ہوتے ہیں، صحیحین میں ہے کہ حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا: اچھا خواب خدا کی طرف سے ہے 'اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو اسے صرف اس شخص سے بیان کرے جس سے اسے محبت ہو، اور برا خواب دیکھے تو اس کی برائی سے اپنے خدا کی پناہ مانگے اور کسی سے وہ خواب بیان نہ کرے [144]۔۔۔ تو پھر جو خواب اچھا ہے اور خدا کی طرف سے ہے اس میں جھوٹ شامل کر کے اگر کوئی شخص بیان کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا جرم بہت بڑھ جاتا ہے اور برا خواب چونکہ شیطان کی

---

140)(الصحيح البخاري، كتاب التعبير، باب من كذب في حلمه، 43/9، الحديث، 7043، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

141)(الصحيح البخاري، كتاب التعبير، باب الرؤيا الصالحة، 30/9، الحديث، 6988، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

142)(الصحيح البخاري، كتاب التعبير، باب المبشرات، 31/9، الحديث، 6990، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

143)(الصحيح البخاري، كتاب التعبير، باب القيد في المنام، 37/9، الحديث 7017، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

144)(الصحيح المسلم، كتاب الرؤيا، 1772/4، الحديث، 2261، مطبوعه دار إحياء التراث العربي—بيروت)

طرف سے ہے وہ سچا بھی ہو تو اسے بیان کرنے کی ممانعت ہے چہ جائیکہ کوئی شخص اس میں جھوٹ شامل کر کے یا سرے سے جھوٹا خواب گھڑ کر ہی بیان کر دے۔

اسی لئے آقا حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھادے جو آنکھوں نے نہیں دیکھی یعنی آنکھوں پر بہتان باندھے اور جھوٹا خواب بیان کرے۔[145]

فائدہ: غور فرمایئے کہ دیوبندیوں کے اکابر نے کتنی بے جا جرات کی ہے کہ ایک طرف حضور ﷺ پر بہتان تراشا دوسری طرف اپنے اعزاز و اکرام کے اِرادہ پر نبی پاک ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی کر ڈالی۔

فقیر نے ایک کتاب مرتب کی ہے "خوابوں کی دنیا" اس میں سچے اور جھوٹے خوابوں کی نشانیاں بھی بتائی ہیں اس کا مطالعہ کیجئے اس سے یقین ہو گا کہ واقعی دیوبندیوں کے خواب بلی کے خواب چھیچھڑے کے مکمل مِصداق ہیں۔

خواب کے قواعد:

مثل مشہور ہے کہ "بلی کے خواب چھیچھڑے" وہ اس لئے کہ بلی بیچاری کو شب و روز چھیچھڑے کا خیال رہتا ہے اور عَربی کا مقولہ ہے:

(الاناء یترشح بما فیه) برتن سے وہی شے نکلتی ہے جو اس میں ہوتی ہے ایسے خوابوں کا تجربہ فقیر کو یوں ہوا کہ 1952ء میں فقیر نے اپنے غریب خانہ حامد آباد ضلع رحیم یار خان مدرسہ منبع الفیوض کا آغاز کیا تو قحط سالی نے بھی اس سال پاکستان میں زور پکڑا طلبہ بکثرت داخل ہوئے کھانے کا انتظام امیرانہ نہیں تھا درویشانہ تھا۔ دیہات سے چند روٹیوں پر گزارہ ہوتا تھا۔ ایک طالبعلم کھانے کا شوقین تھا چند روٹیوں پر بکثرت طلبہ کا گزارا ہوتا۔ اس شوقین طالبعلم نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ مدرسہ میں روٹیاں ہی روٹیاں ہیں۔ صبح کو اس نے مجھے خواب بتایا تو میں نے کہا بلی کے خواب چھیچھڑے۔ یقین کر لیں کہ دیوبندی' وہابی کو ہر آن گستاخی و بے ادبی کا تَصوُّر رہتا ہے بنابریں انہیں خواب میں بھی گستاخی و بے ادبی نظر آتی ہے اور یقین کیجئے اکثر باتیں ان کی اپنی مَنگھڑت ہوتی ہیں سمجھ لیں کہ ایسے خواب صدیوں پہلے کسی کو کیوں نہ آئے جبکہ ان گنت اولیاء کرام کے خوابوں کے واقعات کتابوں میں موجود ہوتے نہیں یقیناً کہنا پڑتا ہے کہ یہ ہیں بلی کے خواب چھیچھڑے۔

نیز دیوبندی وہابی غضب کے بے ادب و گستاخ ہیں اور گستاخ ِ رسول ﷺ باتفاق علمائے عَرب و عَجم مرتد ہیں اور مرتِد کو زیارتِ رسول ﷺ 'توبہ' تو یہ اس سے بھی یقین ہوتا ہے کہ یہ خواب خود گھڑتے ہیں اگر کچھ ہو بھی تو وہ بھی ان کا گھڑا ہوا خیال ہے چنانچہ مولوی اشر فعلی تھانوی بھی مانتا ہے دن میں جو خیال زیادہ بسا رہتا ہے وہی رات میں خواب کی شکل میں نظر آتا ہے چنانچہ مولوی اشر فعلی تھانوی نے لکھا کہ ہمارے خواب کی حقیقت تو اکثر یہ ہوتی ہے دن بھر جو خیالات ہمارے دماغ میں بسے ہوئے رہتے ہیں وہی رات کو سوتے میں اسی صورت میں یا کہ دوسری صورت میں نظر آتے ہیں۔

(الافاضات الیومیه (56/55)

ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ کی زیارت بھی ہو پھر وہ جہنم میں جائے حدیث شریف میں:

1۔عن انس رضی الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من راني في المنام فلن يدخل النار

یعنی: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

---

[145] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، حديث واثلة بن الأسقع، 190/28، الحديث، 16983، مطبوعه مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، 1421 ھ 2001ء)

2۔عن سعید بن قیس رضی اللہ عنہ عن أبیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یدخل النار من راني في المنام

[146](منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام لابن سیرین من عُلَماء القرن الاولی الھجري)

یعنی: وہ جہنم میں ہر گز داخل نہیں ہو گا جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔

اب فوائد پڑھیئے:

فائدہ 1: یہ کُتبِ رویاء کی تعبیر میں مشہور ہیں اور دیگر حوالاجات بھی مُستند ہیں۔

فائدہ 2: حضور ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی کا خواب اور ان میں کمی اور نُقص (عیب) دیکھنا دراصل اپنا نُقص (عیب) اور کمی دلیل ہے۔

علامہ خلیل بن شاہین اپنی کتاب اشارات في علم العبارات 44/ج1) میں فرماتے ہیں:

من رای احدا من لانبیاء فیه نُقصان (عیب) فانه یدل علی نُقصان (عیب) دین الرائی

یعنی: جس نے نبی ﷺ میں کوئی نُقص (عیب) اور عیب دیکھے تو سمجھو کہ وہی عیب و کمی خواب دیکھنے والے کو ہے۔اسی کتاب کے 45ج1' میں ہے:

و من رای احدا منهم وفیه نُقص (عیب) ان او عیب فانه قلته دین۔[147]

یعنی: خواب میں کمی دیکھے تو سمجھو کہ دیکھنے والے میں دین کی کمی ہے۔

و من رای انه یسب نبیا فانه یطعن فیما الی به

یعنی: جو شخص کسی نبی علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہوا خواب میں دیکھے تو وہ اس خرابی میں مبتلا ہو گا۔[148]

فائدہ: دیوبندیوں کے خوابوں کو غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ وہ خواب حضور ﷺ کی توہین اور گستاخی ہے یا نہیں اور شرعی قاعدہ کے مطابق حضور ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کا دوسرا نام گالیاں دینا اور سب بکنا ہے چنانچہ حضرت شہاب الدین خفاجی حقی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اس کتاب میں منقول ہے کہ:

فان من قال فلان اعلم منه صلی الله علیه وسلم فقد عابه و نُقصه في قوله حکمه الساب من غیر فرق منه۔[149]

(نسیم الریاض 335 ج1)

یعنی: جو کہے فلاں حضور ﷺ سے زیادہ عالم ہے اس نے اپنے قول میں حضور ﷺ پر عیب لگایا تنقید کی اس کا حکم گالی دینے والے کا ہے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔اور فرمایا:

---

146)(منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام لابن سیرین، (الباب الثاني) في رؤیا الأنبیاء والمرسلین عموماً ورؤیا محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصوصاً.57/1، شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابي الحلبي وأولاده سنة الطبع: 1359 1940ء)

147)(الإشارات في علم العبارات،(الباب السابع)، في رؤیا الأنبیاء والآل والصحابة والتابعین والخلفاء وأنسابهم .(فصل في رؤیا الأنبیاء)،618/1،مطبوعه دار الفکر بیروت)

148)(الإشارات في علم العبارات،(الباب السابع)، في رؤیا الأنبیاء والآل والصحابة والتابعین والخلفاء وأنسابهم .(فصل في رؤیا الأنبیاء)،619/1،مطبوعه دار الفکر بیروت)

149)(نسیم الریاض،الباب الاول فی بیان ماھو،335/4،المطبعة الأزھریة المصریة،،الطبع الاولی 1326ھ)

أجمع العلماء على أن شاتم رسول الله صلّى الله عليه وسلّم والمتنقص له كافر، والوعيد جاء عليه بعذاب الله له، وحكمه عند الأمة القتل، ومن شك في كفره وعذابه كفر [150] (نسيم الرياض 4/338)

یعنی: عُلَماء کا اجماع ہے کہ نبی علیہ ﷺ کو گالی دینے والا اور عیب بتانے والا کافر مرتد ہے اس پر وعید جاری ہے عذابِ الٰہی ہوگا مفتی کا فتویٰ ہے کہ یہ واجبِ قتل ہے جو اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اس لئے کفر پر رضا بھی کفر ہے۔اور فرمایا:

لا فرق بين المسلم والكافر في وجوب قتله بالسب [151] (نسیم الریاض 4/335)

یعنی: اس میں یعنی سب (گالی اور عیب) لگانے والا کافر ہو یا مسلمان اس کا قتل واجب ہے ان حوالہ جات سے نتیجہ نکلا کہ دیوبندیوں کے خواب بجائے اس کے وہ اس کی غلط تعبیر کریں یا غلط تعبیریں کیں نا قابل قبول ہیں۔

فائدہ: نبی پاک ﷺ کو خواب دیکھنے والے: يراه متغير الحال عابس الوجه فذلك يدل على سوء حال الرائي [152] (تعطیر الامام) (سیدی عبد الغني النابلسي رحمة الله 1/276)

یعنی: جو نبی کریم ﷺ کو دیکھے کہ وہ تُرش رو (بدخو) اور مُتغیر الحال ہیں تو سمجھو کہ اب دیکھنے والا کا انجام برباد اور خراب ہوگا۔

حضور ﷺ کو اچھی حالت میں خواب میں دیکھنا اپنی اچھائی پر دال ہے اور خامی یا نُقص (عیب) دیکھنا یا ان کے جسم میں کوئی عیب و نُقص (عیب) دیکھنا خرابی ہوگی اس لئے کہ وہ حضور ﷺ تو شیشہ کی مثل ہیں آپ سے وہی صورتیں نقش ہوگی جو دیکھنے والوں کی ہیں۔ [153]

ملا علی قاری فرماتے ہیں: دراصل خواب میں وہ باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو انسان میں اِعتقاد ہوتے ہیں 'جو قلب پر وارد ہوتے ہیں' جیسے بیدار انسان کے قلب پر وارد ہوتے ہیں۔

فائدہ: علمائے دیوبند کی بے ادبیاں اور گستاخیاں ضَرب المثل ہیں جنہیں عوام خوب لکھتے ہیں جب ان کے عقائد ہی برے ہیں پھر خواب کیوں نہ برے ہوں۔

اولاً تو ہم ان کے لئے حضور ﷺ کی زیارت کے قائل نہیں اگر ہو بھی تو وہ ہے جو عقیدہ باطلہ کا رنگ بدل کر دل پر اثر انداز ہوا اور وہی اپنا خواب سمجھ بیٹھے بَزُعْمِ خویْشْ (اپنے گمان میں) قُطب بننے لگے لیکن مُلّا قاری کے مطابق الثابقین کرا دیا کہ خود ان کے اپنے خواب ان کی بدعقیدگی کی دلیل ہیں۔

فائدہ: گذشتہ قوائد فنّ رُؤیا کے مطابق دیوبندیوں کے خوابوں کے مطابقت ہی نہیں اگر کسی شیر جوان کو ہمت ہے تو دکھلائے۔

نعمانی نے براہین قاطعہ کے خواب میں ہیرا پھیری سینہ زوری سے یہ تاویل گھڑی ہے جو سراسر غلط اور باطل ہیں۔

---

[150] (إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع، عقوبة من سب أصحاب رسول الله صلّى الله عليه وسلّم، 211/9، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، 1420 هـ 1999 م)

[151] (نسيم الرياض، الباب الاول في بيان ماهو، 401/4، دار الطيبة العامرة)

[152] (تعطير الأنام في تعبير المنام، باب النون، 351/1، مطبوعه دار الفكر بيروت)

[153] (ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص) خواب واقعہ میں موثر نہیں ہوتا، 5/ ص 71، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، سن اشاعت 1423ھ)

هیراپھیری:

چاہیئے یہ تھا کہ دیوبندی ایسے خواب سن کر ہی توبہ کر جاتے لیکن افسوس کہ ان کے جوابات گھڑے جو عذرِ گناہ بدتر از گناہ ہے ملاحظہ ہو۔

چنانچہ ان بعض خوابوں کی غلط تاویلات مولوی منظور نعمانی سنبھلی نے **سیف یمانی** میں بیان کی ہیں، فقیر نے **ردسیف یمانی** میں اس کی خوب خبر لی ہے یہاں بطور نمونہ عرض کئے دیتا ہوں۔

خواب:

حضور ﷺ کو دیوبند آنے جانے سے اردو آ گئی، کلام یعنی میری اَحادیث اس وقت سے اردو زبان میں شائع ہوئیں جب سے دارالعلوم دیوبند قائم ہوا اور اسی مدرسہ میں عُلَمَاء نے اپنی تحریر و تقریر سے اس خدمت کو انجام دینا شروع کیا۔

اس سے قبل اول تو اس مدرسہ علوم اسلامیہ کا شیوع (شہرہ) نہ تھا اور سلطنت مُغلیہ کے زمانہ سے جو کچھ بھی ان علوم کی اشاعت ہوئی وہ بیشتر فارسی زبان میں تھی اس وقت کی اسلامی کُتُب بھی عام طور فارسی زبان میں تھی۔(سیف یمانی 15)[154]

تبصرہ اویسی غفرلہ:

خلاصہ تعبیر یہ ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کے قیام سے قبل اردو زبان میں اَحادیثِ رسول ﷺ شائع نہیں ہوئیں۔ اگر ہوئیں تو نہ ہونے کے برابر۔(استغفر اللہ)

تَردید از اویسی غفرلہ:

یہ تعبیر بالکل اور سراسر غلط ہے جبکہ تاریخ کی شہادت اس تعبیر کے بالکل برعکس ہے اس لئے کہ دارالعلوم کے قیام کی تاریخ ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ '۱۸۶۶ء' یوم پنجشنبہ ہے۔(عُلَمَاء کا شاندار ماضی دیوبندی '1/83)[155]

اور اس دارالعلوم میں سب سے پہلے پانچ مولوی 'محمود الحسن دیوبندی' فخر الحسن گنگوہی' فتح محمد تھانوی' عبداللہ جلال آبادی '۹ ذیقعد' جنوری ۱۸۷۴ء میں فارغ ہوئے کتاب مذکورہ (۷۶۔۷۷، جلد ۱) پھر آہستہ آہستہ گاڑی چل پڑی۔[156]

ثابت ہوا جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی کی تعبیر "میرا کلام لینے میری اَحادیث اس وقت سے اردو زبان میں شائع ہوئیں جب کہ دارالعلوم دیوبند قائم ہوا" غلط اور سراسر غلط ہے کیونکہ یہ زبان آگئی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اَحادیث کا ترجمہ اردو میں نہیں تھا کیونکہ آگیا کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شہ کا وجود پہلے نہ ہو چنانچہ اردو ڈکشنری (لغت) میں ہے "آجانا ہے" "لازم" "آپہنچنا" "داخل ہونا" ناظرین انصاف فرمائیں کہ خواب کی حقیقت اور تعبیر میں کتنا فرق ہے اگر نعمانی یہ کہے کہ مدرسہ دیوبند کی ترقی میں بعدِ اشاعت و ترویج زور ہوا یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ کام دارالعلوم کے متعلقین کو ذرہ برابر بھی نصیب نہیں ہوا جو ہمارے علمائے اہلِ سُنَّت کو اس کی خدمت کا موقعہ ملا۔ سیدنا مجدّدِ اَعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قُدِّس سرُّہ کے علاوہ عُلَمَاء اہلِ سُنَّت کے کارنامے سنہری قلم سے لکھنے کے قابل ہیں چنانچہ تفصیل فقیر کی کتاب **"تذکرہ علمائے اہلِ سُنَّت"** میں ہے۔

---

[154] (سیف یمانی، 21/1، مطبوعہ المشرق للنشر والتوزیع اردو بازار لاہور)

[155] (تاریخ دار العلوم دیوبند، باب دوئم، دار العلوم دیوبند کا قیام، 155/1، مطبوعہ ادارہ اہتمام دار العلوم دیوبند، سن اشاعت 1992ء)

[156] (تاریخ دار العلوم دیوبند، باب دوئم، دار العلوم دیوبند کا قیام، ج1/ص166الی167، مطبوعہ ادارہ اہتمام دار العلوم دیوبند، سن اشاعت 1992ء)

اور علمائے دیوبند کے کارنامے صرف شرک وکفر فتاویٰ ہیں جو تاریخ سے اَن مٹ کی حیثیت رکھتے ہیں اگرچہ نعمانی نے صرف اس بات کا دعویٰ تو کیا لیکن دلیل ایک نہیں لکھی بلادلیل حالت وہی ہے نانکرین خود جانتے ہیں کہ اس طرح کے دعوؤں کو اگر مان لیا جائے تو پھر فرعون کا خدائی دعویٰ اس سے کچھ کم نہیں لیکن ہم نے نہ اس کو مانا اور نہ ہی نعمانی دعویٰ کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔

نعمانی کی عاجزی اور بے بسی کا نمونہ:

بے چارہ نعمانی مولوی انبیٹھوی کے خواب کی حقیقت ثابت نہ کر سکا بلکہ اسے یقین تھا کہ اور قلم کو رضوی شیر توڑیں گے تو اس نے اعلیٰ حضرت قُدّس سرُّہ کا خواب بیان کیا جس میں گستاخی اور بے ادبی کو دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ اہلِ علم اور ماہرین فن تعبیر کے محققین کے نزدیک اعلیٰ حضرت کا خواب شرعی قاعدے کے مطابق صحیح اور صادق ہیں۔[157]

خوابوں کے نمونے:

واقعی خواب ہو تو اس کی تعبیر بھی صحیح ہوتی ہے چند نمونے ملاحظہ ہوں:

1۔ایک بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے منہ میں سے تمام دانت گر گئے ہیں ایک مُعتبِر نے تعبیر دی کہ بادشاہ کی اولاد آقرباء سب اس کے سامنے مر جائیں گے بادشاہ نے غضب آلود ہو کر اس مُعتبِر کے منہ سے تمام دانت زنبور سے نکلوا کر اس کی بری تعبیر کی سزا دی اور دوسرے مُعتبِر کو بلا کر اس سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی دوسرا مُعتبِر سمجھدار تھا اس نے جواب دیا کہ تمام عزیز آقرباء سے بادشاہ کی عمر کارشتہ بہت دراز ہے خدا تعالیٰ عزوجل زیادہ عمر بخشے بادشاہ اس تعبیر سے خوش ہوا اور اس کو انعام مرحمت کیا۔[158]

فائدہ: دونوں تعبیروں کا ایک ہی مطلب تھا مگر طرزِ ادا نے ایک کو مَعتوب اور دوسرے کو ممتاز کر دیا۔

2۔سکندر بادشاہ جن دنوں دارا سے برسرپیکار تھا اسی تردد کے دوران اس نے ایک خواب دیکھا کہ وہ دارا سے کُشتی لڑ رہا ہے اور دارا نے اس کو چت گرا دیا ہے ایک نادان مُعتبِر نے سکندر کو مبارک باد دی اور کہا کہ دارا کی مقبوضہ زمین سکندر کو حاصل ہو گی اور یہ خواب مبارک ہے دارا کا سکندر بادشاہ کو زمین پر چیت گرانا اسی تعبیر کا مقتضی ہے۔

(3) نوشیروان بادشاہ نے خواب دیکھا کہ وہ ایک پانی کے برتن میں ایک خنزیر کے ساتھ اکٹھا پانی پی رہا ہے بادشاہ نے وزیر کو اس خواب پر مطلع کر کے اپنے وزیرِ اَعظم کو حکم دیا کہ تین دن کے اندر مجھے اس پریشان کن خواب کی تعبیر حاصل کرو۔ وزیر دو دن تک سخت پریشان رہا تیسرے دن ایک مشہور مبصر سے جو ایک پہاڑ کی غار میں گوشہ گیر تھا دریافت کرنے جا رہا تھا کہ راستہ میں لڑکے کھیل رہے تھے ایک لڑکے نے کہا کہ ہمارے ملک کا وزیر بادشاہ کی تعبیر میں حیران و پریشان ہے میں اس کی تعبیر دے سکتا ہوں وزیر نے لڑکے کی بات سن لی اور اس کو بلا کر پہلے اس کا نام پوچھا لڑکے نے اپنا نام بزر بتلایا خواب کی تعبیر کے متعلق لڑکے نے کہا کہ میں خود بادشاہ کو اس کے خواب کی تعبیر بتاؤں گا بادشاہ لڑکے کو دیکھ کر غضبناک ہوا بزر نے کہا کہ آپ اپنے مقصود کو دیکھیں میری عمر کو خیال نہ کریں بادشاہ نے کہا کہ میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ لڑکے نے جواب دیا کہ اس خواب کی تعبیر تنہائی میں عرض کر سکتا ہوں چنانچہ تنہائی میں بزر نے عرض کیا کہ "آپ کے حرم سرائے میں ایک کنیز ہے جس پر بادشاہ کی نظر عنایت ہے لیکن کنیز ایک بیگانہ بدمعاش (غلام) سے میل جول رکھتی ہے اور اس

---

[157] (سیف یمانی ، 22/1 ، مطبوعه المشرق للنشر والتوزیع اردو بأزار لاهور)

[158] (نسیم الریاض شرح الشفا لقاضی عیاض ، القسم الرابع ، قبیل باب الثانی ، 440/4 ، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

واقعہ کو بادشاہ کی ملکی اِستعداد نے خواب میں انتباہ کیا ہے" بادشاہ حیران ہو گیا اور تحقیقات کے بعد ثابت ہو گیا کہ بادشاہ کی ایک مرغوب طبع کنیز ایک حبشی غلام کے ساتھ ربط ضبط رکھتی ہے لڑکے (بزر) کو منصب وزارت عطا ہوا اور کنیز و غلام بدکار کو سزا دی گئی۔

امام المصبرین کے واقعات:

حضرت محمد ابن سیرین بصری رضی اللہ عنہ بہت بڑے عالم اکابر تابعین میں سے تھے آپ تعبیر خواب میں مشہور گزرے ہیں جن کی وفات 77 سال کی عمر (۱۱۰ھ) میں ہوئی آپ ہمیشہ تعبیر خواب قرآن مجید سے اِستدلال فرمایا کرتے آپ کی خدمت میں ایک شخص نے آکر ظاہر کیا کہ خواب میں میرے ناک سے بہت خون بہتا ہوا دیکھا ہے آپ نے اس کی تعبیر فرمائی کہ تیرا بہت سا مال ضائع ہو گا دوسرے نے بھی آکر یہی خواب بیان کیا تو اس کو فرمایا خدا تجھے غیب سے مال ضرور دے گا' ایک ہی طرح کے خواب کے یہ مُتضاد تعبیر حالات، وقت اور اَشخاص کے بیانوں کو مد نظر رکھ کر آیاتِ قرآن کی رو سے دی گئی۔

3۔ایک عورت نے آکر کہا کہ خواب میں میں نے ایک انڈا چوری کیا ہے اور لکڑیوں میں اسے چھپا دیا ہے آپ نے کلامِ الٰہی سے اِستدلال کے بعد اس کو تنبیہ کی کہ جس بدفعلی کی وہ مرتکب ہوئی تھی اس کا نقشہ ہے اس کے اِقبال (قبول) کرنے پر آپ نے اس کو توبہ کرائی۔

4۔ایک عورت نے بیان کیا کہ میرے بالوں میں سے نارنجی پیدا ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تو سچی ہے تو کسی حرام کاری سے حاملہ ہو چکی ہے چنانچہ فی الواقع یہی حالت اس سے ہوئی۔

5۔ایک شخص نے ظاہر کیا کہ میں خواب میں اذان دیتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تجھ کو حج کی نعمت نصیب ہو گی " واذن في الناس بالحج" سے اِستدلال فرمایا۔

6۔ایک شخص نے یہی بیان کیا تو اس کو فرمایا کہ تو چور ہے چوری سے توبہ کر" اذن موذن انكم لسارقون" سے تعبیر نکال کر وہی فرمایا جو مذکور ہوا۔[159]

7۔ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے خواب میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی ہے، آپ نے تعبیر فرمائی کہ تم نے جہاں نماز پڑھی ہے اس موقع پر تیرے قدموں کے تلے قرآن مجید کے اوراق موجود تھے چنانچہ مُصلٰی اٹھا کر دیکھا گیا تو فی الواقع ایسا ہی تھا۔[160]

انتباہ: پچھلے خواب پر غور فرمایئے کہ جبریل علیہ السلام کے پَروں پر کھڑا ہونا واقعی بے ادبی اور تعبیر بھی نکلی تو بے ادبی۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کے خواب منگھڑت ہیں اگر بقول اشرف علی تھانوی کوئی غلط خیال میں غَرق ہو کر خواب دیکھتا ہے تو اس کی تعبیر بھی اسی طرح ہو گی۔

مزید خوابوں کے متعلق تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب "خوابوں کی دنیا" میں پڑھیئے۔

مدینے کا بھکاری

---

[159](تفسير الأحلام لابن سيرين ، 86/1 ،الناشر : شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده ،سنة الطبع: 1359 1940 ء)

[160])(ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص) ،1 / 235 ، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ، سن اشاعت 1423ھ)

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء

بہاولپور۔ پاکستان